هذه رسالة مباركة المسمّاة

كرامات الصادقين

ولمن يأت برسالة مثلها فله إنعام

ألف من الورق غير مقلد

كان أو من المقلّدين

وانتها

قد طبعت بفضل الله ورحمته في پنجاب في پریس سیالکوٹ

باهتمام المنشي غلام قادر الفصيح مالك المطبع فالحمد لله رب العالمين

التنبيه

ايها المكفرون الذين اصروا على تكذيبي وهو اعظم ذنب جلاب اعلموا هداكم الله ان هذه الرسالة معيار لتنقيد
امري وامركم فان كنتم لا تتناهون عن سبّي وسبكم ولا تخافون قهر ربكم وتظنون انكم اعلام الشريعة واشياخ
الطريقة وعلماء الملة وفضلاء الامة فأتوا برسالة من مثلها ان كنتم صادقين وان لم تفعلوا ولن تفعلوا
فاتقوا الله الذي ترجعون اليه واتقوا نارا تأكل احشاء المجرمين - ووالله اني ما الّفت هذه الرسالة
الا لكسر نخوتكم واطفاء شعلة رعونتكم وكنت اطيق على رؤية ذلتي وسماع تحقيري ولكن اردت ان اظهر كيفية
حالكم على المنصفين - فثملت كتاباتي وتضمنت من درر البيان ما فوق شان ناقديها وان أتيتم بكلام من مثله
فلكم الالف بل ازيد عليه عشرين درهما للغالبين - ووالله اني ما ارى فيكم الا اجهال القرايح واكداء
الماتح والمايح وما ارى عندكم من ماء معين - واعجبني انكم مع كونكم خاوي الوفاض من المعارف الدينية تستكبرون
ولا تستحيون ولا تتبعون محجة المتقين - فو الذي بعثني لالزامكم وافحامكم لقد سئلت الله ان يحكم بيني وبينكم
ويوهن كيد الكاذبين - وما عرضت عليكم درهما ودينارا الا اختبارا فان ناضلتموني في تفسير او نظم فهو لكم
حتما واعلموا ان الله يخزيكم ويري الخلق جهلكم ويريكم ما كنتم تكذبون وتستعلون متكبرين - وقد نظمت
هذه القصائد بارتجال من غير اعمال في بلدة عنبرسر وكان ثم مشاهدي حزب من المسلمين - ولكني
امهلكم الى شهرين من وقت اشاعة هذه الرسالة وارقب ما تجيبون اتولون الدبر او تكونون من الناضلين
ان شيخ البطالة دعاني غضبان فنهضت اليه عجلان وقلت قم فها اني اتيت الآن ودانيته بالمصلح المتقد
ولكني اعلمته من قوم عمين - وهذه رسالة قد اودعت دقايق القرآن وضمخت بطيب العرفان وسقي اليه
شرب من تسنيم الجنان وسفرت عن مرأى وسيم وأرج نسيم وتراءت بوجه حسين - لعلها
ازدانت بالحسان وصليت القلوب بالنيران وهيجت البلابل في صدور المعاندين وكتبتها لئلا
يبقى للجدال مطرح ولا للمراء مسرح وليتبين الحق وليستبين سبيل المجرمين - وآخر دعوانا
ان الحمد لله رب العلمين ۝



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی لا تدرکه الابصار وهو یدرک الابصار - وتتباعد الافکار عن فهم کنهه تباعد اللیل من النهار - الذی دعی الناس بالقرآن ورسوله المصطفیٰ الی مادبة الجفلیٰ - من اهل الحضارة والفلا - والصلوة والسلام علی حبیبه محمد خاتم النبیین وفخر المرسلین - الذی جاء بالحجج والبراهین - واسعف الناس بحاجاتهم ویتمم اصلاح العالمین - فکم من محلق الی الهوی دخل فی الروحانیین - وکم من ذی لسان سلیط - وغیظ مستشیط صار من المهذبین المطهرین - اللهم فصل علی هذا الرسول النبی الامی الذی فاق الرسل کلهم فی کمالاته - وحاز کل فضیلة فی سیره وصفاته - والف بین قلوب قوم کانوا یداجون ولا یخلصون - واصلح قوما کانوا یشرکون ولا یوحدون - وطهر اناسا کانوا یفجرون ولا یتقون - ویمتطون مطایا نفوسهم ولا یسیرون

فی سبل الله ولا یتیقظون - وکان رصلے الله علیه وسلم) امّیاً لم یقرء شیئاً
من علوم الدنیا والدین وبلغ اشدہ فی قوم امیین وعمیین - ولم یر رصلی الله علیه وسلم)
وجه العالمین العارفین - بل لم یرم عن وجارہ - ولا ظعن عن الفه وجارہ -
ومع ذلک سبق العالمین والعالَمین فی عقله وعلومه برکاته وفیوضه وانواره
حتی غمرت مواهب هدایته المشارق والمغارب - والاجانب والاقارب -
واطال کل ذی ذیل ذیله الی برکاته - وامتدت ایدی الناس الی افاداته وخیراته
فاری الناس سبل السلام - ونجاهم من المسالک الشاغرۃ وطرق الظلام -
وطهرهم من شعب النفاق والشقاق والنزاع والمشاجرۃ وسیرا للسیامۃ
بصر العیون - واحسن الظنون - ونجی المسجون - حتی القی فی روع الناس
الاستسلام - وثبط جذبات کفرهم وثبت الاقدام - ونشطهم الی الثبات
والاستقامة والاقام فاصبروا اورثوا اسبلهم ومنازلهم وتخیروا المناخ - و
وردوا الورد النقاخ - وزکوا ومحصوا وطهروا حتی سموا اخیار الناس - وخلصوا
من کل نوع النعاس - وکملوا فی العلم الباطنی والخبر الروحانی الی ان ارتعوا بالمعاکس فی
الاکیاس - وحصص فهیم نور ینیر الناس - وبدلت شیمهم وقرائحهم - ونورت
نفوسهم ونشرت مدائحهم - واعتلقوا بالنبی الکریم اعتلاق الاثمار بالاعواد
ولووا اعنتهم من طرق الفساد الی مناهج السداد - حتی وصلوا منازل القرب
والمحبة والوداد - وبلغوا وانتهوا الی کمالات قدرها الله للعباد -
فالحمد لله الذی هدی عباده بهذا الرسول النبی الامی المبارک واحیی به
العالمین -

امابعد واضح ہو کہ موافق اس سنت غیر متبدلہ کے کہ ہر یک غلبۂ تاریکی کے وقت خدا تعالے
اِس اُمّت مرحومہ کی تائید کیلئے توجہ فرماتا ہے اور مصلحت عامہ کے لئے کسی اپنے بندہ کو خاص
کرکے تجدید دین متین کے لئے مامور فرما دیتا ہے یہ عاجز بہی اِس صدی کے سر پر خدا تعالے
کیطرف سے مُجدّد کا خطاب پاکر مبعوث ہوا اور جس نوع اور قسم کے فتنے دنیا مین پہیل رہے تھے
اُنکے رفع اور دفع اور قلع قمع کے لئے وہ علوم اور وسایل اس عاجز کو عطا کئے گئے کہ جبتک
خاص عنایت الٰہی آنکو عطا نہ کرے کسیکو حاصل نہین ہو سکتے مگر افسوس کہ جیسا قدیم سے ناتمام اور
ناقص الفہم علماء کی عادت ہے کہ بعض اسرار اپنے فہم سے بالاتر پاکر منبع اسرار کو کافر ٹہراتے رہے ہین اسی
راہ پر اس زمانہ کے بعض مولوی صاحبوں نے بہی قدم مارا اور ہرچند نصوص قرآنیہ وحدیثیہ سے سمجہایا گیا۔
مگر ایک ذرہ بہی صدق کی روشنی انکے دلون پر نہ پڑی بلکہ برعکس اسکے تکفیر اور تکذیب کے بارہ مین وہ
جوش و کہلایا کہ نہ صرف کافر کہنے پر کفایت کی بلکہ اکفر نام رکہا اور ایک مومن اہل قبلہ کے خلود جہنم
پر فتوے لکہے اِس عاجز نے بار بار خداوند کریم کی قسمین کہا کر بلکہ مسجد مین جو خانۂ خدا ہے بیٹھ کر
اُنپر ظاہر کیا کہ مین مسلمان ہون اور اللہ جلشانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر ایمان لاتا ہون
مگر اِن بزرگون نے قبول نکیا اور کہا کہ یہ منافقانہ اقرار ہے خاصکر انہیں سے جو میان محمد حسین بٹالوی
ہین انہون نے تو اپنی ضد کو کمال تک پہنچا دیا اور کہا کہ اگر مین بچشم خود نشان بہی دیکہون تو مین ہرگز
مسلمان نہ سمجہونگا اور ہمیشہ کافر کہتا رہونگا چنانچہ بعض نشان بہی ظاہر ہوئے مگر حضرت بٹالوی
صاحب نے انکا نام استدراج یا نجوم رکہا اور ہر ایک طور سے لوگون کو دہوکے دئیے چنانچہ منجملہ اُن
دہوکون کے ایک یہ بہی ہے کہ یہ شخص بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور مع ذالک
دجال اور مفتری جو خدا تعالیٰ سے بہی کچھ مدد نہین پاسکتا اور اپنی عربی دانی کو بہت کروفر سے بیان
کیا تا اِس وجہ سے اسکی عظمت دلون مین جم جاوے اور اس عاجز کو ایک جاہل اور امی اور علوم عربیہ سے

بیگانہ اور ملعون اور مفتری قرار دیکر یہ چاہا کہ عوام پر تمام راہیں نیک ظنی کی بند ہو جائیں لیکن عجیب
قدرت خداوند تعالی سے ہے کہ اس امر میں بھی اُسنے نہ چاہا کہ بطالوی صاحب اور انکے ہم مشرب علماء کی
کچھہ عزت اور راستی ظاہر ہو سو اگرچہ میں در حقیقت امیوں کی طرح ہوں لیکن محض اُسنے اپنے فضل سے علم اور
دقایق و حقایق قرآن کریم میں میری **وہ مدد** کی کہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ میں اُس خداوند
کا شکر ادا کر سکوں اور مجھہ کو بشارت دی کہ اگر میاں بطالوی یا کوئی دوسرا اُسکا ہم مشرب مقابلہ پر
آوے تو شکست فاش اُٹھا کر سخت ذلیل ہوگا اسی بنا پر مینے **اشتہار دیا** کہ میاں بطالوی چہد آب
ہے کہ میرے مقابل پر قرآن کریم کی ایک سورت کی **تفسیر** عربی فصیح بلیغ میں لکھے جو دس
جزو سے کم نہ ہو اور نیز ایک **قصیدہ** نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرے جو سو
شعر ہو اور ایسا ہی میرے پر واجب ہوگا کہ میں بھی اُسی سورۃ کی تفسیر عربی فصیح بلیغ میں لکھوں
اور نیز سو شعر کا قصیدہ بھی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تیار کروں اور پھر اگر عند المقابلہ
والموازنہ میاں بٹالوی صاحب کی تفسیر اور اُن کا قصیدہ میری تفسیر اور قصیدہ سے افصح اور ابلغ
اور اتم اور اکمل ثابت ہوا تو میں اپنے دعوے سے توبہ کروں گا اور سمجھہ لوں گا کہ خدا تعالی نے
بٹالوی صاحب کی تائید کی اور اپنی کتابیں جلا دونگا اور اگر میں غالب ہوا تو بٹالوی صاحب کو اقرار
کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے اِن بیانات میں سراسر کاذب اور دروغگو تھے کہ یہ شخص مفتری اور دجال
اور کافر اور ملعون ہے اور نیز علوم عربیہ سے ایسا جاہل کہ ایک صیغہ بھی درست طور پر نہیں آتا اور
ساتھ اسکے مینے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص ہم میں سے اِس مقابلہ سے مُنہ پھیرے یا بیجا
حجتوں اور حیلوں سے اِس طریق آزمایش کو ٹال دیوے تو اسپر خدا تعالی کی **دس لعنتیں**
ہوں مگر افسوس کہ بٹالوی صاحب نے ان لعنتوں کی کچھہ بھی پروا نہیں کی ۔ اور کئی عہد اور وعدے
توڑ کر آخر حیلہ جوئی کے طور پر یہ جواب دیا کہ اول ہم آپ کی عربی تالیفوں کو آزمائش کی نظر سے

دیکھینگے کہ وہ سہو اور نسیان سے مبرا ہین یا نہین اور کوئی غلطی صرف اور نحو کی رو سے انہین پائی جاتی
ہے یا نہین اگر نہین پائی جائیگی تو پہر بالمقابل تفسیر لکھنے اور ستّو شعر کا قصیدہ بنانے مین کچھ عذر نہ ہوگا۔
مگر دانشمندون نے سمجھ لیا کہ بطالوی صاحب نے اپنی جان بچانے کیلئے یہ حیلہ نکالا ہے کیونکہ ان کو خوب معلوم ہے
کہ عربی یا فارسی کی کوئی مبسوط تالیف سہو اور غلطی سے خالی نہین ہو سکتی اور حیلہ جو کیلئے کوئی نہ کوئی
لفظ جگہ سہو کاتب ہی بہی حجت پیش کرنیکے لئے ایک سہارا ہو سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انہون
نے بہت ہاتہہ پیر مارکر اور مثل مشہور مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کرکے یہ شرمناک عذر پیش کر دیا اور اپنے
دل کو اس بازاری چال بازی سے خوش کر لیا کہ کسی ایک سہو کاتب یا فرض کرو اتفاقاً کسی
غلطی کے نکلنے سے یہ حجت ہاتہہ آجائیگی کہ اب غلطی تمہاری کسی کتاب میں نکل آئی اسلئے اب بحث
کی ضرورت نہین رہی۔ لیکن افسوس کہ بطالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور کسی انسان کو
بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونیکا دعوے ہے۔ جو شخص عربی یا فارسی مین مبسوط کتابین تالیف
کریگا ممکن ہے کہ حسب مقولہ مشہورہ قلما سلم مکثار کے کوئی صرفی یا نحوی غلطی اس سے ہو جائے
اور بباعث خطاء نظر کے اس غلطی کی اصلاح نہ ہو سکے اور یہ بہی ممکن ہے کہ سہو کاتب سے کوئی غلطی
چہپ جائے اور بباعث ذہول بشریت مؤلف کی اس پر نظر نہ پڑے پہر اس یکطرفہ نکتہ چینی مین دونون
فریق کی علمی طاقتون کا موازنہ کیونکر ہو۔ غرض بطالوی صاحب کے ایسے بیہودہ جوابات سے
یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ علم تفسیر اور علم ادب مین قسام حقیقی نے انکو کچھ بہی حصہ نہین دیا اور
بجز لعن و طعن اور چال بازی کی مشق کے اور کچھ بہی ان کے دل اور دماغ اور زبان کو لوازم انسانیت
نہین ملی اسی وجہ سے اول مجھے ان کے اس قسم کے تعصبات کو دیکھ کر دل مین یہ خیال آیا تہا کہ
اب ہمیشہ کیلئے ان سے اعراض کیا جائے لیکن عوام کا یہ غلط خیال دور کرنے کیلئے کہ گویا میان محمد حسین
بطالوی یا دوسرے مخالف مولوی جو اس بزرگ کے ہمشرب مین علم ادب اور حقایق تفسیر کلام

الٰہی مین ید طولیٰ رکھتے ہین قرین مصلحت سمجھا گیا کہ اب آخری دفعہ **اتمام حجت** کے طور پر بطالوی صاحب اور اُن کے ہمشرب دوسرے علماء کی عربی دانی اور حقایق شناسی کی حقیقت ظاہر کرنیکے لیے یہ رسالہ شایع کیا جاوے اور واضح رہے کہ اس رسالہ مین **چار قصائد** اور ایک تفسیر **سورۃ فاتحہ** کی ہے اور اگرچہ یہ قصاید صرف ایک ہفتہ کے اندر بنائے گئے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ **چند ساعت** مین لیکن بطالوی صاحب اور انکے ہمشرب مخالفون کیلیے محض اتمام حجت کی غرض سے پوری ایک ماہ کی مہلت دیکر یہ اقرار شرعی قانونی شایع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس رسالہ کی اشاعت سے **ایکماہ کے عرصہ** تک اسکے مقابل پر اپنا فصیح بلیغ رسالہ شایع کردین جسمین اسی تعداد کے موافق اشعار عربیہ ہون جو ہمارے اس رسالہ مین ہین اور ایسے ہی حقایق اور معارف اور بلاغت کے التزام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر ہو جو اس رسالہ مین لکھی گئی ہے تو اُن کو **ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا** ورنہ آیندہ اُن کو یہ دم مارنے کی گنجایش نہیں ہوگی کہ وہ ادیب اور عربی دان ہین یا قرآن کریم کی حقایق شناسی مین کچھ بھی انکو مس ہے اور مینے سنا ہے کہ یہ گروہ علماء کا اپنے اپنے مکانوں میں بیٹھکر اس عاجز کو ایک طرف تو کاذب اور دجال اور کافر ٹھہراتے ہین اور دوسری طرف یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص سراسر جاہل ہے اور علم عربی سے کلی بیخبر۔ سو اس مقابلہ سے بتمام تر صفائی ظاہر اور ثابت ہو جائیگا کہ اس بیان میں یہ لوگ کاذب ہیں یا صادق اور چونکہ ان لوگوں کے دلونمیں دیانت اور خداترسی نہین اسلئے اب میں نہیں چاہتا کہ بار بار انکی طرف توجہ کروں۔ اور اگرچہ میں ایک صریح کشف کی رو سے ایسے متعصب اور کجدل لوگوں کے ساتھ مباحثات کرنیسے روکا گیا ہون جسکا ذکر میری کتاب آئینہ کمالات اسلام میں چھپ چکا ہے لیکن یہ مقابلہ نشان نمائی کے طور پر ہے اور بلحاظ تورع و تقویٰ سے آیندہ یہ عہد بھی کرتا ہون کہ اگر اب میاں محمد حسین بطالوی یا کسی دوسرے مولوی نے

بغیر کسی حیلہ و حجت کے میرے اِن قصائد اور تفسیر کے مقابل پر عرصہ ایکماہ تک اپنے قصائد اور تفسیر
شائع نہ کی تو پھر ہمیشہ کے لئے اس قوم سے اعراض کرونگا۔ اور اگر اِس رسالہ کے مقابل پر میاں
بٹالوی یا کسی اور مخالف ہم مشرب نے سیدھی نیت سے اپنی طرف سے قصائد اور تفسیر سورہ فاتحہ تالیف
کرکے بصورت رسالہ شایع کردی تو مین سچے دل سے وعدہ کرتا ہون کہ اگر ثالثوں کی شہادت سے
یہ ثابت ہو جاوے کہ اِن کے قصائد اور انکی تفسیر جو سورہ فاتحہ کے دقایق اور حقایق کے متعلق
ہوگی میرے قصائد اور میری تفسیر سے جو اُسی سورہ مبارکہ کے اسرار لطیفہ کے بارہ میں ہے
ہر پہلو سے بڑھکر ہے تو مین **ہزار روپیہ** نقد اُنہین سے ایسے شخص کو دونگا جو روز اشاعت سے
ایکماہ کے اندر ایسے قصائد اور ایسی تفسیر بصورت رسالہ شایع کرے اور نیز یہ بھی قرار کرتا ہون کہ بعد
بالمقابل قصائد و تفسیر شایع کرنیکے اگر اِن کے قصائد اور اِنکی تفسیر نحوی و صرفی اور علم بلاغت
کی غلطیوں سے مبرا نکلے اور میرے قصائد اور تفسیر سے بڑھکر نکلے تو پھر باوصف اپنے اِس کمال کے
اگر میرے قصائد اور تفسیر بالمقابل کے کوئی غلطی نکالین گے تو فی غلطی **پانچ روپیہ** انعام
بھی دونگا۔ مگر یاد رہے کہ نکتہ چینی آسان ہے ایک جاہل بھی کرسکتا ہے مگر نکتہ نمائی مشکل۔
تفسیر لکھنے کے وقت یہ یاد رہے کہ کسی دوسرے شخص کی تفسیر کی نقل منظور نہیں ہوگی بلکہ وہی
تفسیر لائق منظوری ہوگی جسمین حقایق و معارف جدیدہ ہون بشرطیکہ کتاب اللہ اور فرمودہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالف نہوں۔ اللہ جلشانہ قرآن کریم کی تعریف مین صاف فرماتا ہے کہ اسمین
ہر یک چیز کی تفصیل ہے پھر معارف اور حقایق کا کوئی حصہ کیونکر اُس سے باہر رہ سکتا ہے۔ ماسوا اسکے
خدا تعالی کا قانون قدرت بھی یہی شہادت دے رہا ہے کہ جو کچھ اُس سے صادر ہوا ہے خواہ ایک
مکھی ہو وہ بے انتہا عجائبات اپنے اندر رکھتا ہے پھر کیا ایک ایماندار یہ رائے ظاہر کرسکتا ہے کہ ایک
مکھی یا مچھر کی بناوٹ تو ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ اگر قیامت تک تمام فلاسفر اسکے خواص عجیبہ کے دریافت

کرنیکے بارہ مین سوچتے چلے جائین تب بھی اُن کو یہ دعوے نہیں پہونچتا کہ جسقدر اُنہیں خواص تھے اُنہون نے معلوم کرلئے ہین لیکن قرآن کریم کی عبارتیں صرف سطحی خیالات تک محدود ہین جو ایک جاہل مُلا اپنے سرسری نظر ڈالکر دعوی کرسکتا ہے کہ جو کچھ قرآن مین تھا مینے معلوم کرلیا۔ خداتعالی کا قانون قدرت ہرگز بدل نہین سکتا اور اسکی مخلوقات مین سے ایک پتہ بھی ایسا نہین جسکو چند معلومہ خواص مین محدود کہہ سکین بلکہ اسکی ہر ایک مخلوق خواص غیر محدودہ اپنے اندر رکھتی ہے اور اسیوجہ سے ہر ایک مخلوق مین صفت بےنظیری پائی جاتی ہے اور اگر تمام دنیا اسکی نظیر بنانا چاہے تو ہرگز اسکے لئے میسّر ہو جیسا کہ قرآن کریم مین اللہ تعالی نے آپ فرمادیا ہے کہ مکھی بنانے پر بھی کوئی قادر نہین ہوسکتا۔ کیون قادر نہین ہوسکتا اسکی یہی تو وجہ ہے کہ مکھی مین بھی اس قدر عجائبات صنعت صانع ہین کہ انسانی طاقتون بلکہ تمام مخلوق کی قوتون سے بڑھکر ہین پھر خداتعالی کا کلام کیون ایسا گرا ہوا اور ادنی درجہ کا سمجھا جاوے کہ جو اپنے خواص اور حقایق کے رو سے مکھی کے درجہ پر نہین۔ کیا یہی کلام نہین جسکے حق مین خداتعالی فرماتا ہے قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا یعنے اگر جن و انس اس بات پر اتفاق کرلین کہ اس قرآن کی نظیر بنادین تو ہرگز بنا نہین سکینگے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کرین۔ بعض نادان مُلا اخسنااہم اللہ کہا کرتے ہین کہ یہ بےنظیری صرف بلاغت کے متعلق ہے لیکن ایسے لوگ سخت جاہل اور دلون کے اندھے ہین انہین کیا کلام ہے کہ قرآن کریم اپنی بلاغت اور فصاحت کے رو سے بھی بےنظیر ہے لیکن قرآن کریم کا یہ منشاء نہین ہے کہ اسکی بےنظیری صرف اسیوجہ سے ہی بلکہ اس پاک کلام کا یہ منشاء ہے کہ جن جن صفات سے وہ متصف کیا گیا ہی ان تمام

صفات کے رو سے وہ بینظیر ہے مگر یہ حاجت نہیں کہ وہ تمام صفات جمع ہو کر بینظیری پیدا ہو بلکہ ہر ایک
صفت جداگانہ بینظیری کی حد تک پہنچی ہوئی ہے اب ضروری سمجھ کر قرآن کریم کی وہ صفات کاملہ
جو اس پاک کلام میں مندرج ہیں جنکی رو سے قرآن کریم بینظیر کہلاتا ہے بطور نمونہ کسی قدر ذیل میں
لکھی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

الر تلك ايات الكتاب الحكيم۔ يهدي الى الحق والى طريق مستقيم۔ ان
هو الا ذكر للعالمين۔ لمن يشاء منكم ان يستقيم۔ ما فرطنا في الكتاب من شيء۔
هذا بصائر للناس وهدى ورحمة لقوم يوقنون۔ فلا اقسم بمواقع النجوم وانه
لقسم لو تعلمون عظيم۔ انه لقرآن كريم في كتاب مكنون لا يمسه الا المطهرون
اصلها ثابت وفرعها في السماء تؤتي اكلها كل حين۔ ان هذا القرآن يهدي للتي
هي اقوم۔ انه لقول فصل۔ لا ريب فيه۔ حكمة بالغة۔ ومهيمنا۔ هدى
للناس وبينات من الهدى والفرقان۔ وانه لتذكرة للمتقين۔ وانه لحق
اليقين۔ وما هو على الغيب بضنين۔ قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين۔
يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ويخرجهم من الظلمات الى النور
باذنه ويهديهم الى صراط مستقيم۔ هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين
الحق ليظهره على الدين كله۔ يا ايها الناس قد جاءكم برهان من ربكم وانزلنا
اليكم نورا مبينا۔ اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت
لكم الاسلام دينا۔ الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها مثاني تقشعر منه
جلود الذين يخشون ربهم ثم تلين جلودهم وقلوبهم الى ذكر الله ذلك هدى الله
يهدي به من يشاء۔ قل الله يهدي الى الحق۔ انزل الكتاب بالحق والميزان۔

انزل من السماء ماءً فسالت اودية بقدرها۔ وما انزلنا عليك الكتاب الا لتبين
لهم الذي اختلفوا فيه۔ هو الذي ينزل على عبده اٰيات بينات ليخرجكم
من الظلمات الى النور۔ يا ايها الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم وشفاء لما
في الصدور۔ كتاب انزلناه اليك مبارك ليدبروا اياته وليتذكر اولوا الالباب
وتنذر به قوماً لدّا۔ وكل شيءٍ فصّلناه تفصيلا۔ وبالحق انزلناه وبالحق نزل۔
وانه لكتاب عزيز لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه۔ جعلناه نورًا
نهدي به من نشاء من عبادنا۔ تبيانًا لكل شيءٍ۔ روحًا من امرنا۔ بلسان عربي
مبين۔ فيها كتب قيمه۔ قل لئن اجتمعت الجن والانس على ان ياتوا بمثل
هذا القرآن لا ياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا۔

خلاصہ ترجمہ ان تمام آیات کا یہ ہے کہ قرآن حکیم ہے یعنی حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ راہ رست
کی تمام منازل طے کرا دیتا ہے اور ذکر للعالمین ہے یعنی ہر ایک قسم کی فطرت کو اسکے کمالات مطلوبہ
یاد دلاتا ہے اور ہر ایک رتبہ کا آدمی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے جیسے ایک عامی ویسا ہی ایک فلسفی
یہ اس شخص کیلئے اترا ہے جو انسانی ہتقاضت کو اپنے اندر حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی انسانی درخت
کی جس قدر شاخیں ہیں یہ کلام ان سب شاخون کا پرورش کرنیوالا اور حد اعتدال پر لانیوالا ہے۔ اور
انسانی قوی کے ہر ایک پہلو پر اپنی تربیت کا اثر ڈالتا ہے۔ کوئی صداقت اس سے باہر نہیں۔
اسکی تعلیمیں بصیرت بخشتی ہیں اور ایمان لانیوالون کو وہ راہ دکہاتی ہیں جس سے ایمان قوی ہوتا ہے
اور رحمانیت اور رحیمیت الہی انکے شامل حال ہو جاتی ہے جس سے وہ ایمان سے عرفان کے درجہ تک
پہنچتے ہیں اور پھر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میں مواقع النجوم کی قسم کہاتا ہون اور یہ بڑی قسم ہے اگر تمہیں
علم ہو اور قسم اس بات پر ہے کہ یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے اور اسکی تعلیمات سنت اللہ کے مخالف نہیں

بلکہ اسکی تمام تعلیمات کتاب مکنون یعنی صحیفہ فطرت مین لکھی ہوئی ہین اور اسکے دقایق کو وہی لوگ معلوم کرتے ہین جو پاک کیئے گئے ہین (اِس جگہ اللہ جلشانہ نے مواقع النجوم کی قسم کہا کر اِس طرف اشارہ کیا کہ جیسے ستارے نہایت بلندی کی وجہ سے نقطون کیطرح نظر آتے ہین مگر وہ اصل مین نقطون کیطرح نہین بلکہ بہت بڑے ہین ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علوشان کی وجہ سے کم نظرون کے آنکھون سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جاوے وہ انکو دیکھتے ہین اور اِس آیت مین اللہ جلشانہ نے قرآن کریم کے دقایق عالیہ کیطرف بہی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندون سے مخصوص ہین جنکو خدا تعالیٰ اپنے ہاتہہ سے پاک کرتا ہے اور یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندون سے خاص کیا گیا ہے تو دوسرون سے نافرمانی کیجات مین کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جسکو ایک کافر بہی سمجہہ سکتا ہے اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑہنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہجاتا۔ مگر حقایق معارف چونکہ مدار ایمان نہین صرف زیادت عرفان کے موجب ہین اِسلئے صرف خواص کو اس کوچہ مین راہ دیا کیونکہ وہ در اصل مواہب اور روحانی نعمتین ہین جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملا کرتی ہین۔) پہر بعد اسکے فرمایا کہ کلمات قرآن کے اس درخت کی مانند ہین جسکی جڑہ ثابت ہو اور شاخیں اسکی آسمان میں ہوں۔ اور وہ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنا پہل دیتا ہے یعنی انسان کی سلیم فطرت اسکو قبول کرتی ہے اور آسمان مین شاخون کے ہونیسے یہ مراد ہے کہ بڑے بڑے معارف پر مشتمل ہے جو قانون قدرت کے موافق ہین اور ہمیشہ پہل دینے سے یہ مراد ہے کہ دائمی طور پر روحانی تاثیرات اپنے اندر رکہتا ہے۔ اور یہ فرمایا کہ قرآن اُس سیدہی راہ کی ہدایت دیتا ہے جسمین ذرا کجی نہین اور انسانی سرشت سے بالکل مطابقت رکہتی ہے۔ اور درحقیقت قرآن کی خوبیون مین سے یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ ایک کامل دائرہ کیطرح بنی آدم کی تمام قوتے

پر محیط ہو رہا ہے اور آیت موصوفہ مین سیدہی راہ سے وہی راہ مراد ہے کہ جو راہ انسان کی فطرت سے
نہایت نزدیک ہے یعنے جن کمالات کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہی اُن تمام کمالات کی راہ اُسکو دکہلا دینا
اور وہ راہین اُسکے لئے میسر اور آسان کر دینا جنکے حصول کیلئے اُسکی فطرت مین استعداد رکہی گئی ہے
اور لفظ اَقْوَم سے آیت یہدی للتی ہی اقوم مین یہی راہتی مُراد ہے - پہر بعد اسکے
فرمایا کہ قرآن کریم تمام جہگڑون کا فیصلہ کرتا ہے اور یہ قول ہی اسبات کیطرف اشارہ ہی کہ اسمین تمام
اقسام حکمت الٰہی کے موجود ہین کیونکہ جو کتاب خود ناقص اور بعض معارف سے خالی ہو وہ عام طور پر
الہیات کے مخطیون اور مصیبون کیلئے قاضی اور حکم نہین ٹہر سکتی بلکہ اُسی وقت حکم ٹہریگی کہ جب
جامع جمیع علوم حکمیہ ہوگی - اور پہر فرمایا کہ یہ قرآن تمام شکوک سے پاک ہی اور اسکی تعلیمات مین شک اور شبہ
کو راہ نہیں یعنے علوم یقینیہ سے پُر ہے - اور پہر فرمایا کہ یہ قرآن وہ حکمت ہی جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی
ہے اور تمام الٰہی کتابون پر حاوی ہے اور تمام معارف دینیہ کا اسمین بیان موجود ہے وہ ہدایت
کرتا ہے اور ہدایت پر دلایل لاتا ہے اور پہر حق کو باطل سے جدا کرکے دکہلا دیتا ہے اور وہ
پرہیزگارون کو اُنکی نیک استعدادین جو اُنمین موجود ہین یاد دلا دیتا ہے اور اسکی تعلیم یقین کے
مرتبہ پر ہے اور وہ غیب گوئی مین بخیل نہیں ہے یعنے اُسمین امور غیبیہ بہت بہرے ہوئے ہین اور پہر
صرف اتنا نہیں کہ اپنے اندر ہی امور غیبیہ رکہتا ہے بلکہ اسکا سچا پیرو بہی منجانب اللہ الہام پاکر
امور غیبیہ کو پا سکتا ہے اور یہ فیض اسی پاک کتاب کا ہی جو بخیل نہین ہی اور دوسری کتابین اگرچہ
منجانب اللہ بہی ہون مگر اب وہ بخیل کا ہی حکم رکہتی ہیں جیسے انجیل اور توریت کہ اب اُنکی پیروی کرنیوالا
کوئی نور حاصل نہیں کر سکتا بلکہ انجیل تو عیسائیون سے ایک ٹہٹہا کر رہی ہے کیونکہ جو عیسائی ایمانداری کی
علامتین انجیل نے ٹہرائی ہین کہ وہ ناقابل علاج بیمارون یعنی مادرزاد اندہون اور مجذومون اور
لنگڑون اور بہرون کو اچہا کرینگے اور پہاڑون کو حرکت دینگی اور زہر کہانیسے نہیں مرینگے یہ علامتین

عیسائیوں میں نہیں پائی جاتیں بلکہ حضرت عیسیٰ نے یہ بات کہہ کر کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی
تم میں ایمان ہوتا تو یہ کام جو میں کرتا ہوں تم کرو گے بلکہ مجھ سے زیادہ کرو گے اس بات پر مہر لگا دی کہ تمام
عیسائی بے ایمان ہیں اور جب بے ایمان ہوئے تو اُن کو حق نہیں پہنچتا کہ کسی سے سچائی دین
کے بارے میں بحث کریں جبتک پہلے اپنی ایمانداری ثابت نہ کرلیں کیونکہ انکی حالت یہ گواہی
دے رہی ہے کہ بوجہ نہ پائے جانے قرار دادہ علامتوں کے یا تو وہ بے ایمان ہیں اور یا وہ شخص
کاذب ہے جسنے ایسی علامتیں انکے لئے قرار دیں جو انمیں پائی نہیں جاتیں اور دونوں طور کے
احتمال کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ سچائی سے بکلی دور و مہجور و بے نصیب ہیں
مگر قرآن کریم نے اپنی پیروں کے لئے جو علامتیں قرار دی ہیں وہ صدہا مسلمانوں میں پائی
جاتی ہیں جس سے ثابت ہو گیا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا برحق کلام ہے لیکن اگر عیسائیوں کو
ایماندار مان لیا جاوے تو ساتھ ہی ماننا پڑیگا کہ انجیل موجودہ کسی ایسے شخص کا کلام ہے کہ جو جھوٹی
پیشگوئیوں کے سہارے سے اپنے گروہ کو قایم رکھنا چاہتا ہے مگر یاد رہے کہ اس تقریر سے حضرت
مسیح علیہ السلام پر ہمارا کوئی حملہ نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ باتیں حضرت مسیح کیطرف سے
ہیں تو اُنھوں نے ایمانداروں کی یہ نشانیاں لکھدیں پھر اگر کوئی ایمانداری کو چھوڑ دے تو
حضرت مسیح کا کیا قصور۔ بلکہ حضرت مسیح نے اِن علامات کے لباس میں عیسائیوں کی بے ایمان
ہو جانیکے زمانہ کی ایک پیشگوئی کر دی ہے یعنی یہ کہدیا ہے کہ جب اے عیسائیو تمہارے پر ایسا زمانہ
آوے کہ تم میں یہ علامتیں نہ پائی جاویں تو سمجھو کہ تم بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے
برابر بھی تم میں ایمان نہ رہا۔ اسمیں شک نہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے
عیسائیوں کے بعض خواص افراد میں یہ علامتیں پائی جاتی تھیں اور خوارق اُن سے ظہور میں آتے تھے
لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت میں جب وہ لوگ بباعث قبول کرنے اس آفتاب

صداقت کو بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر بہی ایمان نرہا تب عموماً بے ایمانی
کی علامتین اُنمین ظاہر ہو گئین - مسلمانون کو لازم ہے کہ جبتک عیسائی اقاموا التوراة والانجیل
کا اپنے نئین مصداق ثابت نکرین یعنی ایمانداری کی علامتین نہ دکہلائین تب تک بار بار اُن سے
یہی مؤخذہ کرین کہ وہ اُن علامات قرار دادہ انجیل کے رو سے اپنا ایماندار ہونا ہمین دکہلا دین انسے
یہ پوچہنا چاہئے کہ تم کس دین کیطرف بلاتے ہو آیا اس انجیلی دین کیطرف جسکی قبول کرنیوالون کی یہ
یہ علامتین لکہی ہین کہ روح القدس انکو ملتی ہے اور ایسے ایسے خوارق وہ دکہلاتے ہین اگر وہی دین ہے
تو بہت خوب وہ علامتین دکہلاؤ - اور اول اپنے تئین ایک ایماندار عیسائی ثابت کرو اور پہر اُس روشن
اور مدلل ایمان کیطرف دوسرون کو بلاؤ اور جبکہ اُس ایمان کی علامتین ہی موجود نہین تو نجات جسکا ملنا
اسی ایمان پر مبنی ہے اسی طرح باطل ہوگی جیسا کہ تمہارا ایمان باطل ہے - اور جہوٹے ایمان کا ثمرہ
سچی نجات نہین ہو سکتی بلکہ جہوٹی نجات ثمرہ ہوگی جو جہنم سے بچا نہین سکتی - غرض کوئی عیسائی
بحیثیت عیسائی ہونیکے بحث کرنیکا حق نہین رکہتا جبتک انجیلی نشانیون کے ساتہہ اپنے تئین
سچا عیسائی ثابت نہ کرے وانی لہم ذالک -

پہر ہم بقیہ آیات کریمہ کا ترجمہ کر کے لکہتے ہین کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ قرآن اور رسول
ایک نور ہے جو تمہاری طرف آیا یہ کتاب ہر ایک حقیقت کو بیان کرنیوالی ہے خدا اسکے ساتہہ اُن لوگون کو
سلامتی کی راہ دکہلاتا ہے جو خدا تعالی کی مرضی کی پیروی کرتے ہین اور وہ انکو ظلمات سے نور کیطرف
نکالتا ہے اور سیدہی راہ جو اُس تک پہنچتی ہے اُنکو دکہلاتا ہے سو وہی خدا ہے جس نے اپنے
رسول کو اس ہدایت اور دین حق کے ساتہہ بہیجا ہے تا اس دین کو تمام دینون پر غالب کرے -
اے لوگو! قرآن ایک برہان ہے جو خدا تعالی کی طرفسے تمکو ملی ہے اور ایک کہلا کہلا نور ہے
جو تمہاری طرف اُتارا گیا ہے - آج تمہارے لئے دین کامل کیا گیا اور تم پر سب نعمتین پوری کیگئی ہین

اور میری رضامندی اسمین محدود ہوگئی کہ تم دین اسلام پر قایم ہو جاؤ۔ خدا نے نہایت کامل اور پسندیدہ کلام تمہاری طرف اُتارا اِس کتاب مین یہ خاصیت ہے کہ یہ کتاب متشابہ ہے یعنی اسکی تعلیمات نہ باہم اختلاف رکھتی ہین اور نہ خدا تعالی کے قانون قدرت سے منافی ہیں بلکہ جو کمال انسان کیلئے اسکی فطرت اور اُسکے قویٰ کے لحاظ سے ضروری ہے اسی کمال کے مناسب حال اِس کتاب کی تعلیم ہے اور یہ صفت توریت اور انجیل کی تعلیم مین نہین پائی جاتی۔ توریت مین حد سے زیادہ سختی اور انتقام پر زور ڈالا گیا ہے اور وہ سختی مطیع اور نافرمان اور دوست اور دشمن دونوں کے حق مین ایسے طور سے تجویز کیگئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت کی تعلیم کو خاص قوم اور خاص زمانہ کے لحاظ سے یہ مجبوری پیش آگئی تہی کہ سید ہے اور عام قانون قدرت کے موافق توریت کی احکام اُن قوموں کو کچھ بہی فایدہ نہین پہنچا سکتے تہے۔ اِسی لحاظ سے توریت نے اندرونی طور پر یعنی اپنی قوم کے ساتھ یہ سختی کی کہ انتقامی احکام پر زور ڈال دیا اور عفو اور درگذر گویا یہودیوں کے لئے حرام کیطرح ہوگئے۔ اور دانت کے عوض اپنے بہائی کا دانت نکال ڈالنا داخل ثواب سمجھا گیا اور حقوق اللہ مین بہی بہت سخت اور گویا فوق الطاقت تکلیفین جنسے معیشت اور تمدن مین حرج ہو رکہی گئی ہین ایسا ہی بیرونی احکام توریت کے بہی زیادہ سخت تہے جنکی رو سے مخالفون اور نافرمانوں کے دیہات اور شہر پہونکے گئے اور کئی لاکہہ بچے قتل کئے گئے اور بڈہوں اور اندہون اور لنگڑوں اور ضعیف عورتوں کو بھی نہ تیغ کیا گیا۔ اور انجیل کی تعلیم مین حد سے زیادہ نرمی اور رحم اور درگذر فرض کیطرح ٹہرائے گئے۔ چنانچہ بیرونی طور پر یہ اگر دشمن دین حملہ کرین تو انجیل کی رو سے مقابلہ کرنا حرام ہے گو وہ اُن کے روبرو اُنکے قوم کے غریبون اور ضعیفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردین اور اُنکے بچون کو قتل کر ڈالین اور اُنکی عورتوں کو پکڑ کر لیجائیں اور ہر طرح سے بیحرمتی کرین اور اُن کے معابد کو پہونک دین اور اُنکی کتابوں کو جلادین غرض کیسے ہی اُنکی قوم کو تہ وبالا کر دین مگر دشمن مذہب کے

ساتھ لڑائی کا حکم نہین - ایسا ہی اندرونی طور پر بھی انجیل مین قوم کی باہمی حفظ حقوق کے لئے
یا مجرم کو پاداش جرم کیلئے کوئی سزا اور قانون نہین - اور صرف رحم اور عفو اور درگذر کے پہلو پر اگرچہ
جیین مت سی بہت کم مگر تاہم اس قدر زور ڈال دیا گیا ہے کہ دوسرے پہلوؤن کا گویا خیال ہی نہین
اگرچہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری بھی پھیر دینا ایک نادان کی نظر مین بڑی عمدہ تعلیم معلوم ہوگی
مگر افسوس کہ ایسے لوگ نہیں سمجھتے کہ کیا کسی زمانہ کے لوگون نے اسپر عمل بھی کیا اور اگر بفرض محال
عمل کیا تو کیا بھی آبادی رہی اور لوگوں کی جان و مال اور امن مین کچھ خلل نہ ہوا --- کیا یہ تعلیم دنیا کے
پیدا کرنیوالے کے اس قانون قدرت کے مطابق ہے جسکی طرف انسانوں کی طبائع مختلف محتاج
ہین - کیا نہین دیکھتے کہ تمام طبائع جرائم کی سزا دینے کی طرف بالطبع جھک گئین اور ہر ایک سلطنت نے
انسداد جرائم کے لئے بھی قانون مرتب کئے جو مجرمون کو قرار واقعی سزا دیجائے اور کسی ملک کا انتظام
بجز قوانین سزا کے مجرد رحم سے چل نہ سکا - آخر عیسائی مذہب نے بھی اس رحم اور درگذر کی تعلیم سے بیزار
ہوکر وہ خونریزیاں دکھلائیں کہ شاید انکی دنیا مین نظیر نہین ہوگی اور جیسے ایک پل ٹوٹ کر اردگرد
کوزیر آب کر دیتا ہے ایسا ہی عیسائی قوم نے درگذر کی تعلیم کو چھوڑ کر کام دکھلائے - سو ان دونون
کتابون کا ناتمام اور ناقص ہونا ظاہر ہے لیکن قرآن کریم اخلاقی تعلیم مین قانون قدرت کے قدم بہ قدم
چلا ہے - رحم کی جگہ جہان تک قانون قدرت اجازت دیتا ہے رحم ہے اور قہر اور سزا کی جگہ اسی
اصول کے لحاظ سے قہر اور سزا اور اپنی اندرونی اور بیرونی تعلیم مین ہر ایک پہلو سے کامل ہے
اور اسکی تعلیمات نہایت درجہ کے اعتدال پر واقعہ ہیں جو انسانیت کے سارے درخت کی آبپاشی کرتی
ہیں نہ کسی ایک شاخ کی - اور تمام قوائے کی مربی ہین نہ کسی ایک قوت کی - اور درحقیقت اسی اعتدال
اور موزونیت کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا ہے **کتابا متشابہا** - پھر بعد اس کے
مثانی کے لفظ مین اسبات کیطرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات معقولی اور

روحانی دونو طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہین۔ پھر بعد اسکے فرمایا کہ قرآن میں اس قدر عظمت حق
کی بھری ہوئی ہے کہ خدا تعالی کی آیتوں کی سننے سے اُن کے دلوں پر قشعریرہ پڑجاتا ہے اور
پھر انکی جلدیں اور اُن کے دل یاد الٰہی کیلیئے بہ نکلتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہو اور نیز میزان
حق یعنے یہ حق بھی ہے اور اسکے ذریعہ سے حق شناخت بھی ہو سکتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ خدا تعالے
نے آسمان پر سے پانی اُتارا پس اپنے اپنے قدر پر ہر یک وادی بہ نکلی یعنی جسقدر دنیا میں طبایع
انسانی ہیں قرآن کریم اُنکے ہر یک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کرنیوالا ہے اور
یہ امر مستلزم کمال تام ہے کیونکہ اس آیت میں اس بات کیطرف اشارہ ہو کہ قرآن کریم
اس قدر وسیع دریائے معارف ہو کہ محبت الٰہی کے تمام پیاسے اور معارف حقہ کی تمام تشنہ لب
اُسی سے پانی پیتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ہمنے قرآن کریم کو اسلئے اُتارا ہے کہ تا جو پہلی قوموں میں
اختلاف ہو گئے ہیں اُنکا اظہار کیا جاوے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمت سے نور کی طرف نکالتا ہے۔
اور اسمیں تمام بیماریوں کی شفا ہے اور طرح طرح کی برکتیں یعنے معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچانیوالے
امور اسمیں بھرے ہوئے ہیں اور اس لایق ہے کہ اسکو تدبر سے دیکھا جائے اور عقلمند اسمیں غور کریں
اور سخت جھگڑا اس سے لزم ہوتے ہیں اور ہر یک شے کی تفصیل اسمین موجود ہے۔ اور یہ ضرورت
حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے۔ اور ضرورت حقہ کی ساتھ اُترا ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو
اسکے آگے پیچھے راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے اسمیں ہر یک
شے کا بیان موجود ہے اور یہ رُوح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلیغ میں ہے اور تمام صداقتیں غیر متبدل
اسمیں موجود ہیں انکو کہدے کہ اگر جن و انس اسکی نظیر بنانا چاہیں یعنے وہ صفات کاملہ جو اس کے
بیان کیگئی ہیں اگر کوئی انکی مثل بنی آدم اور جنات میں سے بنانا چاہین تو یہ اُن کے لیئے
ممکن نہ ہوگا اگرچہ ایک دوسری کی مدد بھی کرین +

اب اس مقام میں ثابت ہوا کہ قرآن کریم صرف اپنی بلاغت و فصاحت ہی کے رو سے
بے نظیر نہیں بلکہ اپنی اُن تمام خوبیوں کی رو سے بے نظیر ہے جن خوبیوں کا جامع وہ خود اپنی تئیں قرار دیتا ہے اور
یہی صحیح بات بھی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ صادر ہے اُسکی صرف ایک خوبی ہی بے مثل
نہیں ہونی چاہئے بلکہ ہر یک خوبی بے مثل ہوگی۔ بلاشبہ جو لوگ قرآن کریم کو غیر محدود حقایق اور
معارف کا جامع نہیں سمجھتے وہ ماقدروا القرآن حق قدرہ میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی پاک
اور سچی کلام کو شناخت کرنیکے یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ اپنی جمیع صفات میں بے مثل ہو
کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر مثلاً ایک جو کا دانہ ہے وہ بھی بے نظیر ہے
اور انسانی طاقتیں اُسکا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور بے مثل ہونا غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے یعنی ہر یک
چیز اُسی حالت میں بے نظیر ٹھہر سکتی ہے جبکہ اُسکی عجائبات اور خواص کی کوئی حد اور کنارہ نظر نہ آوے
اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ کی ہر یک مخلوق میں پائی جاتی ہے مثلاً اگر ایک درخت
کے پتے کی عجائبات کی ہزار برس تک بھی تحقیقات کیجائے تو وہ ہزار برس ختم ہو جائیگا مگر اُس پتے کے
عجائبات ختم نہیں ہونگے اور اسمیں سر یہ ہے کہ جو چیز غیر محدود قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اُسمیں
غیر محدود عجائبات اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور یہ آیت کہ قل لو کان
البحر مدادًا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا
اپنے ایک معنے کی رو سے اسی امر کی مؤید ہے کیونکہ مخلوقات اپنے مجازی معنوں کی رو سے تمام
کلمات اللہ ہی ہیں اور اسی کی بنا پر یہ آیت ہے کہ کلمۃ القاھا الی مریم کیونکہ ابن مریم میں
دوسری مخلوقات میں سے کوئی امر زیادہ نہیں اگر وہ کلمۃ اللہ ہے تو آدم بھی کلمۃ اللہ ہے اور
اُسکی اولاد بھی کیونکہ ہر یک چیز کن فیکون کے کلمہ سے پیدا ہوئی ہے اسیطرح مخلوقات کی صفات
اور خواص بھی کلمات رب ہی ہیں یعنی مجازی معنوں کی رو سے کیونکہ وہ تمام کلمہ کن فیکون سے نکلے ہیں

سو اِن معنون کے رُو سے اِس آیت کا یہی مطلب ہوا کہ خواص مخلوقات بیحد اور بے نہایت ہین اور جبکہ ہر یک چیز اور ہر یک مخلوق کے خواص بیحد اور بے نہایت ہین اور ہر یک چیز غیر محدود عجائبات پر مشتمل ہے تو پھر کیونکر قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے صرف اِن چند معانی مین محدود ہو گا کہ جو چالیس یا پچاس یا مثلاً ہزار جزو کی کسی تفسیر مین لکھے ہون یا جس قدر ہمارے سید و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانہ محدود مین بیان کئے ہون نہیں بلکہ ایسا کلمہ منہہ پر لانا میرے نزدیک قریب کفر کے ہے۔ اگر عمداً اسپر اصرار کیا جائے تو اندیشہ کفر ہے —

یہ سچ ہے کہ جو کچھہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے معنے بیان فرمائے ہین وہی صحیح اور حق ہین مگر یہ ہرگز سچ نہین کہ جو کچھہ قرآن کریم کے معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے اُن سے زیادہ قرآن کریم مین کچھہ بھی نہین۔ یہ اقوال ہمارے مخالفوں کے صاف دلالت کر رہی ہیں کہ وہ قرآن کریم کے غیر محدود عظمتون اور خوبیون پر ایمان نہیں لاتے اور ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم ایسون کیلئے اُترا ہی جو اُمی تھے اور بھی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہین۔ وہ نہین سمجھتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض اُمیون کے لئے نہین بھیجے گئے بلکہ ہر یک رتبہ اور طبقہ کے انسان اُنکی امت مین داخل ہین اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا پس اِس آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم ہر یک استعداد کی تکمیل کے لیے نازل ہوا ہے اور درحقیقت آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ مین بھی اسی کیطرف اشارہ ہے۔ پس یہ خیال کہ گویا جو کچھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے بارہ میں بیان فرمایا اُس سے بڑھکر ممکن نہین بدیہی البطلان ہے۔ ہم نہایت قطعی اور یقینی دلایل سے ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کلام کے لیئے ضروری ہے کہ اسکے عجائبات غیر محدود اور نیز بےمثل ہون۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ اگر

قرآن کریم میں ایسے عجائبات اور خواص مخفیہ تھے تو پہلوں کا کیا گناہ تھا کہ انکو ان اسرار سے محروم رکھا گیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ بکلی اسرار قرآنی سے محروم تو نہیں رہے بلکہ جس قدر معلومات عرفانیہ خداتعالی کے ارادہ میں اُنکے لئے بہتر تھے وہ انکو عطا کئے گئے اور جس قدر اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اس زمانہ میں اسرار ظاہر ہونے ضروری تھے وہ اس زمانہ میں ظاہر کئے گئے۔ مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جنکے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔ میں متعجب ہوں کہ ان ناقص الفہم مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ خداتعالی پر یہ حق واجب ہے کہ جو کچھ آئندہ زمانہ میں بعض آلاء و نعماء حضرت باریعزاسمہ ظاہر ہوں پہلے زمانہ میں بھی انکا ظہور ثابت ہو بلکہ اس بات کے ماننے کے بغیر کسی صحیح الحواس کو کچھ بن نہیں پڑتا کہ بعض نعماء الٰہی پچھلے زمانہ میں ایسے ظاہر ہوتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں اون کا اثر اور وجود پایا نہیں جاتا۔ دیکھو جس قدر رصد ہا نباتات جدیدہ کے خواص اب دریافت ہوئے ہیں یا جس قدر انسانوں کے آرام کے لئے طرح طرح کے صناعات اور سواریاں اور سہولت معیشت کی باتیں اب نکلی ہیں پہلے ان کا کہاں وجود تھا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے حقایق و دقایق قرانی کا نمونہ کہاں ہے جو پہلے دریافت نہیں کئے گئے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس رسالہ کے آخر میں جو سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے اسکے پڑھنے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ اس قسم کے حقایق اور معارف مخفیہ قرآن کریم میں موجود ہیں جو ہر ایک زمانہ میں اُس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق ہیں +

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قصائد اور یہ تفسیر کسی غرض خودنمائی اور خودستائی سے نہیں لکھی گئی بلکہ محض اس غرض سے کہ تا میاں بطالوی اور اُنکے ہم خیال لوگوں کی نسبت مصنف لوگوں پر یہ ظاہر ہو کہ وہ اپنے اِس اصرار میں کہ یہ عاجز مفتری اور دجال اور ساتھ اسکے بالکل علم ادب سے بے بہرہ اور قرآن کریم کے حقایق و معارف سے بے نصیب ہے اور وہ لوگ بڑے اعلے درجہ کے عالم فاضل ہیں

کس قدر کاذب اور دروغگو اور دین اور دیانت سے دور ہین اگر میان بطالوی اپنے ان بیانات اور ہذیانات مین جو اس نے اس عاجز کے نادان اور جاہل اور مفتری ہونیکے بارہ مین اپنے اشاعۃ السنۃ مین شایع کئے ہین دیانت دار اور راست گو ہے تو کچھ شک نہین کہ اب بلاحجت وحیلہ ان قصائد اور تفسیر کے مقابلہ پر اپنی طرف سے اسیقدر اور تعداد اشعار کے لحاظ سے چار قصیدے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین اور نیز سورۃ فاتحہ کی تفسیر بھی شایع کر یگا تا سیہ روے شود ہر کہ در وغش باشد۔ اور ایسا ہی وہ تمام مولوی جن کے سر مین تکبّر کا کیڑا ہے اور جو اس عاجز کو باوجود بار بار اظہار ایمان کے کافر اور مرتد خیال کرتے ہین اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتے ہین اس مقابلہ کے لئے مدعو ہین چاہے وہ دہلی میں رہتے ہوں جیساکہ میاں شیخ الکل اور یا لکھوکے میں جیساکہ میاں محی الدین بن مولوی محمد صاحب اور یا لاہور میں یا کسی شہر مین رہتے ہون اور اب اُن کی شرم اور حیا کا تقاضا یہی ہے کہ مقابلہ کرین اور ہزار روپیہ لیوین انکو اختیار ہے کہ بالمقابل جوہر علمی دکھلانیکے وقت ہماری غلطیاں نکالین ہماری صرف و نحو کی آزمائش کرین اور ایسا ہی اپنی بھی آزمائش کراوین لیکن یہ بات بیحیائی مین داخل ہے کہ بغیر اسکے جو ہمارے مقابل پر اپنا بھی جوہر دکھلاوین یکطرفہ طور پر استاد بن بیٹھین۔

اِس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ شیخ بطالوی نے جس قدر اس عاجز کی بعض عربی عبارات سے غلطیان نکالی ہین اگر اِن سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ اب اس شیخ کی خیرگی اور بیحیائی اِس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ صحیح اسکی نظر مین غلط اور فصیح اسکی نظر مین غیر فصیح دکھائی دیتا ہے۔ اور معلوم نہیں کہ نادان شیخ کہاں تک اپنی پردہ دری کرانا چاہتا ہے اور کیا کیا ذلتین اِسکے نصیب مین بعض اہل علم ادب اِسکی یہ باتین سنکر اور اسکی اِس قسم کی نکتہ چینیون پر اطلاع پاکر اسپر روتے ہین کہ یہ شخص کیوں اِس قدر جہل مرکب کے دلدل مین پھنسا ہوا ہے۔ مینے پہلے بھی لکھدیا ہے اور اب

پہر ناظرین کے اطلاع کے لئے لکھتا ہون کہ اگر میاں بطالوی نے میرے اِن قصائد اربعہ اور تفسیر
سورہ فاتحہ کا مقابلہ کر دکھلایا اور منصفون کی رائے میں وہ قصائد اور وہ تفسیر انکی صرفی نحوی اور
بلاغت کی غلطیون سے مبرّا نکلی تو میں ہر یک غلطی کی نسبت جوان قصائد اور تفسیر مین
پائی جائے یا میری کسی پہلی عربی تالیف مین پائی گئی ہو پانچروپیہ فی غلطی شیخ بطالوی کی نذر
کر دونگا اور مین ناظرین کو یقین دلاتا ہون کہ شیخ بطالوی علم عربیت سے بکلی بے نصیب ہے غلطیون کا
نکالنا ان لوگون کا کام ہوتا ہے جو کلام جدید اور قدیم عرب پر نظر محیط رکہتے ہون اور محاورہ اور
عدم محاورہ پر انکو اطلاع ہو — اور ہزارہا اشعار عرب کے اُن کی نگاہ کے سامنے ہون
اور تتبع اور استقراء کا ملکہ انکو حاصل ہو — مگر یہ بیچارہ شیخ جنے اُردو نویسی مین ریش سفید
کی ہے علم ادب اور بلاغت فصاحت کو کیا جانے کبہی کسینے دیکہا یا سنا کہ کوئی دو چار
شعر عربی مین اس بزرگ نے نظم کر کے شایع کئے ہون اور مجہے تو ہرگز ہرگز اسقدر بہی امید
نہیں کہ ایک شعر بلیغ و فصیح بہی بنا سکتا ہو یا ایک سطر لوازم بلاغت و فصاحت کے ساتھ عربی
میں لکہہ سکتا ہو ہان اردو خوان ضرور ہے۔ ناظرین غور سے دیکہین کہ اِس بزرگ کی عربیت
کی حقیقت کہولنے کیلئے اِس عاجز نے پہلے اِس سے اپنے اشتہار مین لکہا تہا کہ شیخ مذکور
میرے مقابل پر ایک تفسیر کسی سورۃ قرآن کریم کی بلیغ و فصیح عبارت مین لکہے اور نیز سو شعر کا
ایک قصیدہ بہی میرے مقابل پر بیٹہ کر تحریر کرے اگر شیخ مذکور کو عربیت مین کچہہ بہی
دخل ہوتا تو وہ بڑی خوشی سے میرے مقابلہ مین آتا اور پہلو بہ پہلو بیٹہ کر اپنی عربی دانی
کی لیاقت دکہلاتا۔ لیکن اسکے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ کو صفحہ ۱۹۰ سے ۱۹۴ تک بغور
پڑہنا چاہئے کہ کیونکر اُس نے رکیک شرطون سے اپنا پیچہا چہوڑایا ہے چنانچہ ان صفحات
میں لکہا ہے کہ اِس مقابلہ سے پہلے کتاب دافع الوساوس کی عربی عبارت کی غلطیان

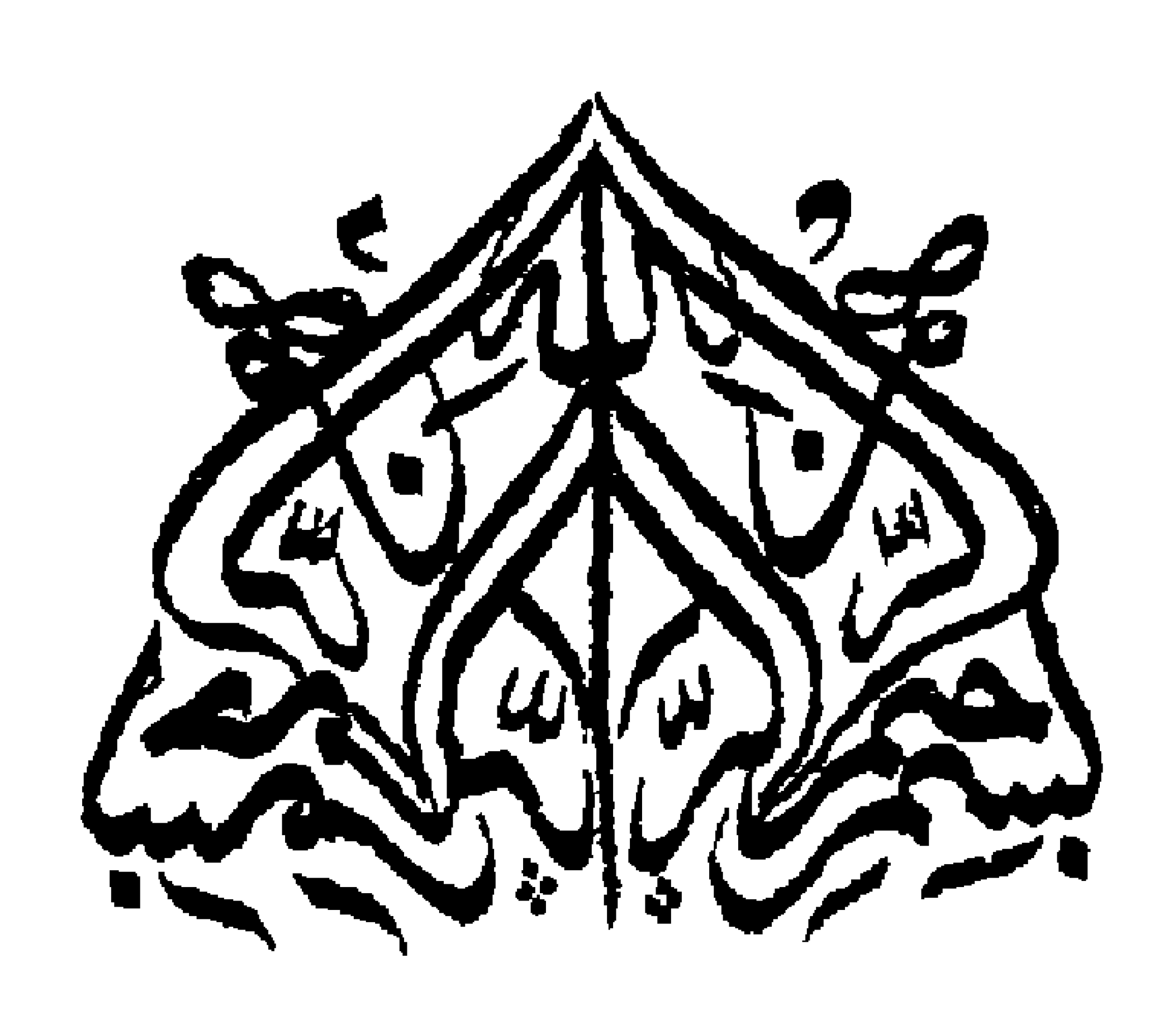
ثابت کرینگے اور نیز کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام کے کلمات کفر والحاد پیش کرینگے اور نیز
اُن بچاسی سوالات کا جواب طلب کرینگے جو مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی موت کی نسبت
مراسلت نمبر ۲ مورخہ ۹ جنوری ۱۸۹۳ء مین ہم لکھ چکے ہیں اور یہ بھی سوال کرینگے کہ کیا تم
نجوم نہیں جانتے اور کیا تم رمل و جفر اور سمریزم سے واقف نہیں ہو اور پھر جوابات کے جواب الجواب کا
کا جواب پوچھا جائیگا اور اسیطرح سلسلہ وار جواب الجواب ہوتے جائینگے اور پھر یہ پوچھا جائیگا کہ
کہ بالمقابل عربی مین تفسیر لکھنے کو اپنے ملہم اور موید ہونے پر دلیل بتلاوین یعنی عربی دانی سے
ملہم ہونا کیونکر ثابت ہوگا اور پھر کوئی دلیل اپنے الہامی اور موید من اللہ ہونیکی پیش کرین جب پھر
ان سوالات سے عہدہ برا ہو گئے تو پھر تفسیر عربی اور نیز قصیدہ نعتیہ میں مقابلہ کیا جائیگا ورنہ نہیں
اب اے ناظرین للہ خود ان تینوں صفحون ۱۹۰ - اور ۱۹۱ - اور ۱۹۲ اشاعۃ السنہ
مذکور کو غور سے پڑھو اور دیکھو کہ کیا یہ جواب اور ایسے طرز کی حیلہ سازیاں ایسے شخص کیطرف سے
ہوسکتی ہیں جو حقیقت میں اپنے تئین عربی دان اور ایک فاضل آدمی خیال کرتا ہو اور اپنے
فریق مقابل کو ایسا جاہل یقین رکھتا ہو کہ بقول اسکے ایک صیغہ عربی کا بھی اُسکو نہیں آتا -
اور پھر خدا تعالی سے بھی مدد نہیں پاسکتا - ہماری اس درخواست کی بنا تو صرف یہ بات تھی
کہ اس شیخ چالباز نے جابجا جلسون اور وعظوں اور تحریروں اور تقریروں میں یہ کہنا شروع کیا تھا
کہ یہ شخص یعنی یہ عاجز ایک طرف تو اپنے دعوے الہام میں مفتری اور دجال اور کاذب ہے اور
دوسری طرف اس قدر علوم عربیت اور علم ادب اور علم تفسیر سے جاہل اور بیخبر ہے کہ ایک صیغہ
بھی صحیح طور سے اسکے مُنہ سے نکل نہیں سکتا اور جن آسمانی نشانوں کو دیکھا تھا انکا تو پہلے انکار
کر چکا تھا اور ان کو رمل اور جفر قرار دے چکا تھا - اسلئے خدا تعالی نے اس طور سے بھی اس شخص
کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہا - صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ شخص اہل علم اور اہل ادب میں سے ہوتا تو ان نشوونما

شرائط اور حیلونکی اس جگہ ضرورت ہی کیا تہی تنقیح طلب تو صرف اس قدر امر تہا کہ شیخ مذکور نے آپ بیانات بیں جو جا بجا شایع کر چکا ہے صادق ہے یا کاذب اور یہ عاجز بالمقابل عربی بلیغ اور تفسیر لکہنے میں شیخ سے کم رہتا ہے یا زیادہ۔ کم رہنے کی حالت مین مینے اقرار کر دیا تہا کہ مین اپنی کتابین جلا دونگا اور توبہ کرونگا اور شیخ مذکور کی رعایت کیلئے اس مقابلہ کے بارہ مین دن بہی چالیس مقرر کر دئیے تہے جنکے معنی شیخ نے خباثت کی راہ سے یہ کئے کہ گویا میرا چالیس دن کے مقرر کرنے سے یہ منشا ہے کہ شیخ مذکور چالیس دن تک مرجائیگا حالانکہ صاف لکہا تہا کہ چالیس دن تک یہ مقابلہ ہو نہ کہ یہ چالیس دن کے بعد شیخ اس جہان سے انتقال کر جائیگا۔ اب چونکہ شیخ جی نے اس طور پر مقابلہ کرنا نہ چاہا اور بیہودہ طور پر بات کو ٹال دیا اسلئے ہمیں اب اس مقابلہ کے لئے دوسرا پہلو بدلنا پڑا۔ اور ہم فراست ایمانیہ کے طور پر یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ شیخصاحب اس طریق مقابلہ کو بہی ہرگز قبول نہین کرینگے اور اپنی پرانی عادت کے موافق ٹالنے کے لئے کوشش کرینگے بات یہ ہے کہ شیخصاحب علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے ہین مگر اب شیخصاحب کے لئے طریق آسان نکل آیا ہے کیونکہ اس رسالہ مین صرف شیخصاحب ہی مخاطب نہین بلکہ وہ تمام مکفر مولوی بہی مخاطب ہین جو اس عاجز متبع اللہ اور رسول کو دائرہ اسلام سے خارج خیال کرتے ہیں۔ سو لازم ہے کہ شیخصاحب نیازمندی کے ساتھ انکی خدمتمیں جائین اور انکے آگے ہاتہہ جوڑین اور رووین اور انکے قدمونپر گرین تا یہ لوگ اس نازک وقت مین انکی عربی دانی کی پردہ دری سے انکو بچالین کچہہ تعجب نہین کہ کسی کو انپر رحم آجاوے۔ ہان اس قدر ضرور ہے کہ اگر حنفی مولوی کے پاس جائین تو انسکو کہدین کہ اب مین حنفی ہون اور اگر شیعہ کی خدمتمین جائین تو کہدین کہ اب مین شیعیان اہلبیت مین سے ہون چنانچہ یہی وتیرہ آجکل شیخ جی کا سنا ہی جاتا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس عاجز کو شیخ جی اور ہر یک مکفر بداندیش کی نسبت الہام ہو چکا

کہ انی مهین من اراد اهانتک اسلئے یہ کوششیں شیخ جی کی ساری عبث ہونگی اور اگر کوئی مولوی شوخی اور چالاکی کی راہ سے شیخصاحب کی حمایت کے لئے اُٹھے گا تو منہہ کے بل گرایا جائیگا۔ خدا تعالی ان متکبر مولویوں کا تکبر توڑے گا اور انہیں دکھلائیگا کہ وہ کیونکر غریبوں کی حمایت کرتا ہے اور شریروں کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالتا ہے۔ شریر انسان کہتا ہے کہ میں اپنے مکروں اور چالاکیوں سے غالب آجاؤں گا اور میں راستی کو اپنے منصوبوں سے ہٹادوں گا اور خدا تعالی کی قدرت اور طاقت اُسکو کہتی ہے کہ اے شریر میرے سامنے اور میرے مقابل پر منصوبہ باندھنا تجھے کس نے سکھایا کیا تو وہی نہیں جو ایک ذلیل قطرہ رحم میں تھا۔ کیا تجھے اختیار ہے جو میری باتوں کو ٹال دے +

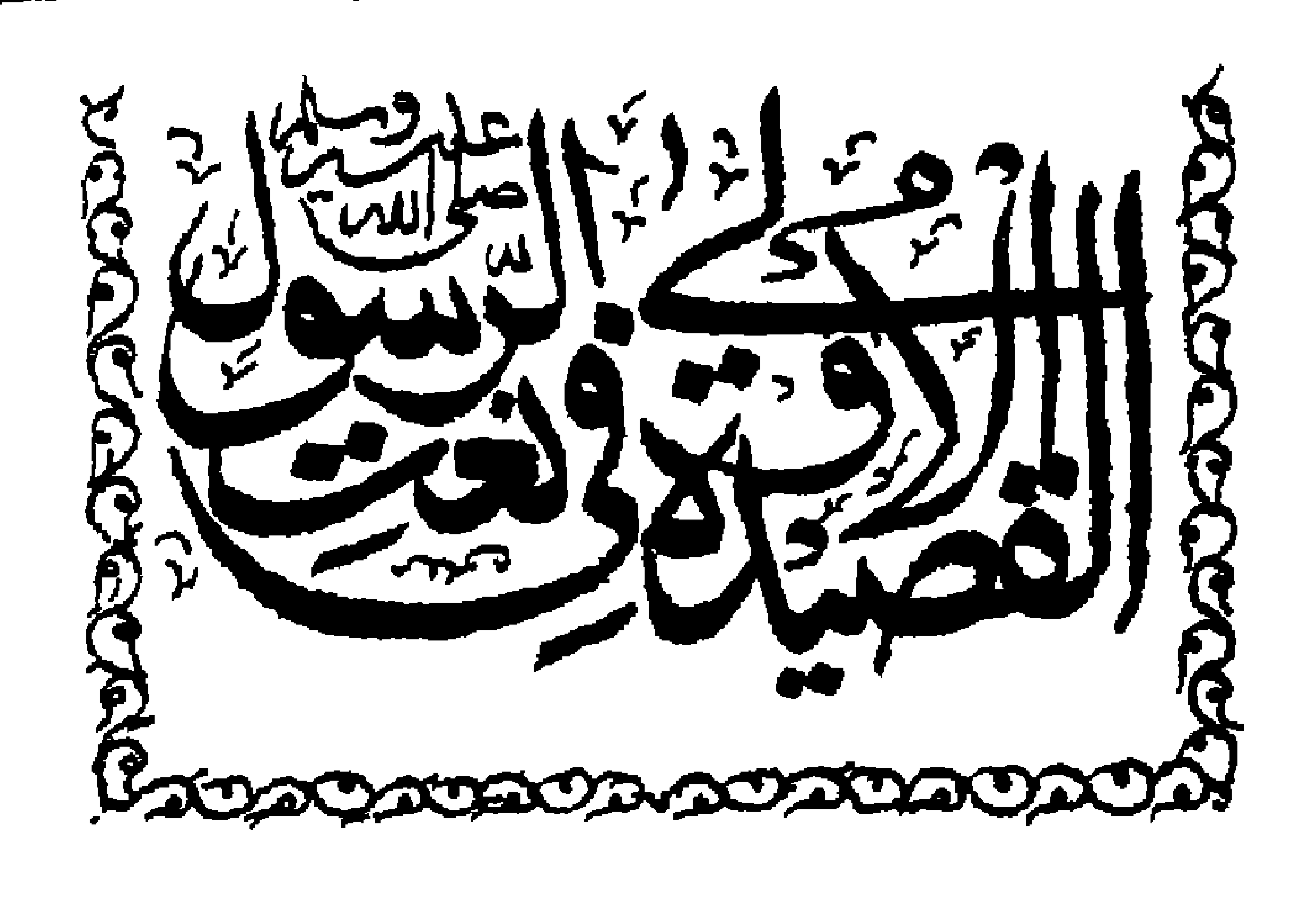
بالآخر میں عام ناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** میرا عقیدہ ہے۔ اور **لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اسقدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالی کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالی کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اُسکی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنیکے بعد اُسکو پوچھا جائیگا میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور **میرا ایمان** دوسرے پلہ میں تو

بفضلہ تعالی یہی پلہ بھاری ہوگا۔



واعلموا يا معشر المسلمين ان هذا الشيخ قد كذّبني واكفرني بغير علم وهدى واعتدى
في الاكفار وطفق يسبّني ويحسبني من الذين يدخلون جهنم خالدين فيها وليسوا
منها بخارجين ـ فقلت ويحك ايها الشيخ الضّال اتقفو ما ليس لك به علم
والله يعلم اني من المؤمنين ـ وقد ربّاني ربي وحبيبي وادّبني فاحسن تاديبي
ورحمني واحسن مثواي وانّي من المنعمين ولم يزل يتيابني فيضانه ويتواتر عليّ
احسانه حتى خرجت من البيضة البشريّة ـ وادخلت في الرّوحانيين ـ ومن بعد
انزلني ربّي لاصلاح الضّالين ـ لانصر الدين وارجم الشياطين والكنت في شك
من امري فسوف يريك ربّي اياته فكن من الصابرين الذين يتقون الله ولا تكن
من المستعجلين ـ فابى واستكبر واراد ان يكون اول المكفرين وما اقتصر على
التكفير بل سبّني ولعنني وحسبني من الملعونين ـ والله يعلم قلبي وقلبه وهو
خير المحاسبين ـ ثم دعوته للمباهلة ليحكم الله بيننا وهو خير الحاكمين ـ فلم
يباهل وفرّ وعلى الفرار اصرّ ـ ولم يكن فراره بنية الصلاح بل لتوقي الافتضاح
ملاقيه وان كان من الهاربين ـ وكان قد ادعى انه عالم اديب وانا من الجاهلين
فدعوته للنضال في كلام عربي مبين وقلت تعال انضلك في النظم العربي ونثره

واقول ما تقول وفي كلّ وادٍ معك اجول واني انشاء الله من الغالبين۔ فاشاع
في شياطينه انه قرن مجالي وقرين جدالي فلزمت به كالداء العضال
ليبارزني للنضال ان كان من الصادقين۔ فخاف وابى۔ وبحث الحيل وتولّى
ولا يفلح الكاذب حيث اتى۔ فالهمني ربّي طريقا اخر ليهلك من كان من
الهالكين۔ وهو اني نظمت في هذه الايام قصائد وثقفتها في ثلثة ايام او اقل
منها والله عليه شاهد وهو خير الشاهدين۔ وزيّنتها بالنكات المهذّبة
والاستعارات المستعذبة ملتزما جدّ القول وجزله وايدني ربّي وعلمني سبلها
وان كنت من الامّيين۔ فالآن وجب على الشيخ المذكور ان يناضلني في ذلك
وينظم قصيدة في تلك الامور بعدّة ابيات هذه القصائد واساليب بلاغتها
فان اتم شرطي فله الف من الدراهم المروجة انعاما مني عليه ولكل من فاضلني
من العلماء المكفرين ومع ذالك اتيهم موثقا من الله لاكتب لهم بعد غلبهم كتابا فيه اقر بانهم العالمون
الادباء واني من الجاهلين الكاذبين المفترين ولكن لا يجب عليّ ايفاء هذا الشرط واداء هذا الانعام الّا بعد
شهادة فرسان الصناعة وارباب البراعة وتصديق من كان جهبذ تنقد الكلام من الادباء
الماهرين وان لم يفعلوا ولن يفعلوا فاعلموا انهم من الكاذبين الجاهلين المفسدين
وهذا اخر الحيل لسبر قليب ذالك الشيخ المضل فانه اهلك خلقا كثيرا بغوائله
فظلوا عميا وعورا وكانوا على علمه متكئين۔ وارجو بعد ذالك ان ينجّيهم الله
من شره وهو خير المنجين۔ والآن اكتب قصيدتي وما توفيقي الا بالله الذي هو ربي
وناصري ومعلمي في كلّ حين۔



يا قلبي اذكر احمدا — عين الهدى مفني العدا
برا كريما محسنا — بحر العطايا والجدا

بدر منير زاهر — في كل وصف حمدا
احسانه يصبي القلوب — وحسنه يروي الصدا

الظالمون بظلمهم — قد كذبوه تمردا
والحق لا يسع الورى — انكاره لما بدا

اطلب نظير كماله — فستند من ملحدا
ما ان راينا مثله للناظرين — مشهدا

نور من الله الذي — احيى العلوم تجددا
المصطفى والمجتبى — وللمقتدا والمجتدا

جمعت مرابيع الهدى — في وبله حين الندى
نسي الزمان رهاما — من جود هذا المقتدا

اليوم يحيي الكسلان — يطفي هداه ويخمدا
والله يبدي نوره — يوما وان طال المدى

يا قطر سارية وغا — رق قد عصمت من الردا
ربيت اشجار الاسر — بالفيوض وقد ردا

انا وجدنا الملاذ — فبعد كهف قد بدا
لا نتقي قوس الخطو — ب ولا نبالي مرحبا

لا نتقي نوب الزمان — ولا نخاف تهددا
ونمد في اوقات افا — ت الى المولى يدا

كم من منازع صبرت — بيني واقوام العدا
حتى انثنيت مظفرا — وموفرا ومؤيدا

يا ايها الناس اتقوا — يوما يشيب في هدا
الا مه ما تنقضي — واسيره ما يفتدى

تالله اني ما ضللت — وما عدلت عن الهدى
لكنني مذ لم ازل — ممن اذا هدي اهتدى

لله حمد ثم حمد	قد عرفنا المقتدیٰ
یا صاح ان الله قد	اعطی لنا هذا جدا
اتجول فی حومات نفسك	تارکا سنن الهدیٰ
یامن غدا للمومنی	ن اشد بغضا کالعدا
یا خاطب الدنیا الدنیة	قد هلکت تجلدا
الیوم تکفرنی و تحسبنی	شقیا ملحدا
یامن تطنی الماء من	حمق سرابا و اعتدیٰ
والله لو کشف الغطا	ء وجدتنی عین الهدیٰ

کادت تعقنی ضلا	لات فادرکنی الهدیٰ
هو لیلة القدر التی	لقطی نعیما مخلدا
هلا تتجنب محجة الا	حیاء یا صید الردا
اخترت لذة هذه	و نسیت ما یعطی غدا
عادیت اهل ولایة	و قفوت اثار العدا
و تری برفت بعده	فی زی احمد احمدا
السبر سهل هین	ان کان فهما و صدا
و نظمت فی سلك الرفا	قو جئتنی مسترشدا

القصيدة الثانية

ایا محسنی اثنی علیك و اشکر	فدی لك روحی انت ترسی و مازر
بفضلك انا قد غلبنا علی العدیٰ	بنصرك قد کسر الصلیب المبطر
فتحت لنا فتحا مبینا تفضلا	بفوج اذا جاؤا فرهق التنصر
قتلت خنازیر النصاری بصارم	و اردی عدانا فضلك المتکاثر
بوجهك ما انسی عطایاك بعده	و فی کل نادنبا فضلك اذکر
تلبیك روحی دایما کل ساعة	و انك مهما تحشر القلب تحضر
و تعصمنی فی کل حرب ترحما	فدی لك روحی انت ذری و مغفر

ينوّر ضوء الشمس وجه خلائق | ولكن جناني من سناك ينوّر
تحيط بكنه الكائنات وسرّها | وتعلم ما هو مستبانٌ ومضمر
ونحن عبادك يا الٰهي وملجائي | نخرّ لما لك خشيةً وتكبّر
نصرت لافحام النصارى وحجتي | وهدّمت ما يعلي الخسيس ويعمر
واخذتهم وكسرت دايا منضدا | واتممت موعدك في صليب يكسر
فسبحان من بارا لنصرة دينه | واخزى النصارى فضله المتكاثر
سقاني من الاسرار كاسا روية | وان كنت من قبل الهدى لا اعثر
غيور يبيد المجرمين بسخطه | غفور ينجّي التائبين ويغفر
وحيد فريد لا شريك لذاته | قويّ عليّ مستعان مقدّر
له الملك والملكوت والمجد كله | وكلّ له ما بان فينا ويظهر
ودود يحب الطائعين ترحما | مليك فيزعج ذي شقاقٍ ويحصر
يحيط بكيد الكائدين بعلمه | فيهلك من هو فاسق ومزوّر
ولم يتخذ ولدا ولا كفوٌ له | وحيد فريد ما دناه التكاثر
ومن قال ان له الٰها قادرا | سواه فقد نادى الردى ويدمّر
وبشرني قبل الجدال بلطفه | فقال لك البشرى وانت المظفر
ففاضت دموع العين مني تذللا | وقصدت عنبرسر وقطري بمطر
فجئت النصارى في مقام جلوسهم | فتخيّروا منهم خصيما وانظر
وظل النصارى ينصرون وكيلهم | وكلّ تسلّح صائلا لو يقدر +
رأيت مبارزهم كذئب بظلمه | يصول على سُبل الهدى ويزوّر

فخاصم ظلما فی ابن مریم واجتری | علی الله فیما کان یهذی ویهجر
وقال له ولد مسیح ابن مریم | فسبحان رب العرش عما تصوّروا
وقال بانّ الله اسم ثلثة | ابٌ وابنه حقًا وروح مطهرٌ
فقلت له انما لیس عیسیٰ بخالق | وخالقنا الرب الوحید الاکبر
أتثبت فی ملك له من بریّة | من الارض او هو فی السماء مدبّر
وان علی معبودك الموت قد اتی | والٰهنا حیّ ویبقی ویعمر
ولیس لمستغنی الی الابن حاجة | وحاشاه ما الاولاد شیئا یوقر
اعیسی الذی لا یعلم الغیب ذرة | إله ولتعلم انه لا یقدر
فاثنی علی ابلیس بالعلم والهدی | وقال هو الشیخ الذی لا ینکر
ویؤمن بالابن الوحید تیقنًا | ومذهبه مثل النصاری تنصّر
فقلت له یا ایها الضال من هوی | اتثنی علی غول یضلّ ویدحر
وما کان حامده بصیر قبلکم | ولکنکم عمی فکیف التبصّر
فما تاب من هذیانه وضلاله | وکان کدجّال یداجی ویمکر
وکم من خرافات وکم من مفاسد | تقوّل خبثًا ذالك المتنصّر
وقال لی ان الله خلق وخالق | مسیحا عبدٌ وربٌّ اکبر
فقلت له یا تارك العقل والنهی | الله وعبدٌ ذاك شیءٌ منکر
اذا قلّ دین المرء قلّ قیاسه | ومن یومن یرشده عقل مطهر
وانی اری فی [illegible] عشون شقوا [illegible] | تقولون ما لا یفهم المتفکر
وانی [illegible] فیه ظلام دائم | وما فی یدیکم من دلیل ینوّر

وان هو الّا بدعة غير ثابت   واثباته مستنكرٌ متعسّرٌ
اتعرف فی الصحف القديمة مثله   وقد جاء هديٌ بعد هدی ومنذر
اناجيل عيسی قد عفت آثارها   وحرّفها قوم خبيث معيّرٌ
نبذتم هداية وراء ظهوركم   وهذا من الشيطان هدیٌ اخرٌ
اقمتم جلال الله في روح عاجز   وهيهات لا والله بل هو احقرٌ
فقيرٌ ضعيف كالعباد وميّتٌ   نعم من عبادِ الله عبدٌ معزّرٌ
وان شاء ربّی يبد الف نظيره   وارسلنی ربّی مثيلاً فتنظرُ
وقد اصطفانی مثل عيسی ابن مريم   فطوبیٰ لمن يأتين صدقاً ويبصرُ
انبيا ميّت وعيسیٰ لم يمت   اجزتم حدودا يا بنی الغول فاحذروا
تُوفی عيسیٰ هكذا قال ربنا   فلا تهلكوا متجلدين وفكّروا
اتتخذ العبد الضعيف مهيمنا   اتعبد ميتاً ايها المتنصر
الا انّه عبد ضعيف كمثلنا   فلا تتبع يا صاح قوماً تخيّروا
ووالله يأتی وقت تصديق كلمتی   ويبدی لك الرحمٰن ما كنت تضمرُ
فلا تسمعن من بعد ذيباً وعقرباً   يصول بوثب او تدبّ وتأبرُ
مقامی رفيع فوق فكر مفكر   وقولی عميق لا يليه المصعّرُ
اذا قلّ علم المرء قلّ اعتقاده   وما يمدحن حسناً ضرير معذّرُ
الا ربّ مجد قد يری مثل ذلّة   اذا ما تعالیٰ شانه المتستّرُ
الم تعلمن انّی جریٌ مبارزٌ   وان كنت فی شكٍّ فبارز فتحضرُ
وبارزت احزاب النصاریٰ كضيغم   بايدی وفی اليمنیٰ حسامٌ مشهّرُ

وما زلت ارميهم برمح مذرب ... الا ان ابان الحق والحق اظهر
وانا اذا قمنا الصيد او ابد ... فلا الظبي متروك ولا العير ينظر
وقتل خنازير البراري وخرشهم ... اشاش لقلبي بل مرام اكبر
وفي مهجتي جيش وازعم انه ... يكافي جيش القدر او هو اكثر
اذا ما تكلمنا وبارى مخاصمي ... ولاحت براهيني كنار تزهر
فاوجس مبهوتا وايقنت انني ... نصرت وايد في قدير مظفر
وادركته في حسرة فدعوته ... الى مشرب صاف وماء يطهر
فرد علي بباطلات من الهوى ... ووالله كان كذي ضلال يزور
وقال لعيسى حصة في التاله ... وفي هذه سر على العقل يعسر
وان ابن مريم مظهر لاب له ... فنحسبه ربا كما هو يظهر
فقلت له هذا اختلاق وفرية ... وما جاء في الانجيل ما انت تذكر
وان الهك مات والله سرمد ... قديم فلا يفنى ولا يتغير
وما لا يحد فكيف حد كالورى ... ووجه المهيمن من مجالي مظهر
وليس تقاس صفاته بصفاتنا ... ولا يدركه بصر ولا من يبصر
تعالت شئون الله عن مبلغ النهى ... فكيف يصور كنهه متفكر
وان عقيدتكم خيال باطل ... وما في يديكم من دليل يوفر
وللخلق خلاق فقد عون ذكره ... وقد عون مخلوقا ولم تتفكروا
ومن ذاق من طعم المنايا بقولكم ... فكيف يحي سرمد بتصور
وقد نور الفرقان خلقا بنوره ... ولكنكم عمي فكيف ابصر

الا انه قد جاء عند مفاسدٍ ... اذا ما انتهى الليلاء فالصبح يخبرُ

ترى صورة الرحمان فی خد رسوه ... فهل من بصير بالتدبر ينظرُ

تراء النا الحق المبين بقوله ... وآياته درر ومسك اذفرُ

قل الان هل فی کتبکم مثل نوره ... وفكر ولا تعجل ونحن نذكرُ

وان كنت تزعم ان فيها دلائلا ... فجهلك جهل بين ليس يستَرُ

وان قلت امنا بما لا نعقل ... فهذا الهدى عند النهى مستنكرُ

وسل اليهود وسل اكابر قومهم ... اسلّم فيهم ابنك المتخيرُ

ومهما يكن فی کتبکم ذکر معجزه ... وان خلته يخفى على الناس يظهرُ

جعارك خيط فاتق البرء والردا ... آ للموت يا صيد الردا تتجبرُ

اقلبك قلب او صلاية حرة ... اجهلك جهل او دخان مغبرُ

اكلت خشارة كل قوم مبطل ... فتاكل ما اكلوا ولا تتخفرُ

اباريت يا مسكين ذا الرمح بالعصا ... واني اجارر دنا واني محرُ

اترغب عن دين قويم منور ... وتتبع دينا قد دفاه التكدرُ

وان لم تدر جشرة البخل والهوى ... فتهو نحيفًا فی الهلاس وتخطرُ

واني كماء عند سلم وخلت ... وفی الحرب نار جعظری مثجرُ

اذا ما نصبنا في مواطن خيمة ... فلا ترجعن عند الوغا وتجمرُ

ولو ابهترت وقلت اني ضيغم ... ففی اعيني ما انت الا جوذرُ

الا ايها الصيد الركيك الاعورُ ... الام تحامى عنك سهمي وتافرُ

اعيسى الذي قد مات رب وخالق ... اهذا هدى الانجيل او تستاثرُ

أعيسى إله أيها العمي من هوى … واين ثبوت بل حديث يؤثر

ظننتم فأنتم تعبدون ظنونكم … كشخص متيم عاشق لا يصبر

تركتم طريق الحق شحًّا وخسة … وسيعلمن كل اذا ما بعثروا

عسى ان يزيل الله شح نفوسكم … ولكنه بغض شديد مكرر

ومن كان ذا حجر فيدري حقيقة … ومن كان محجوبًا فيهذي ويهجر

ستلعب يا يحموم قوم محقر … ومحض برنا يعدو ولا يتحسر

قد استخر الشيطان نفسك كلها … فانت لغول النفس عبد مسخر

الا ان ربي قد راى ما صنعته … فنفسك سوف تجزين وتخور

اتطفئ نورًا قد اريد ظهورها … لك البهر في الدارين والنور يبهر

واني ارى قد باد كيدك كله … ويهتك ربي كلما هو تستر

اتترك اعنابا وتنقف حنظلا … وهذا وبال انت فيه متبر

نياهير قفر في حيونك مربع … واسرّكم سقط اللوى وحبوكر

عقيدتكم قد صار للناس ضحكة … ويضحك جمهور عليه وينكر

رأى الناس بالتحقيق ما في بيوتكم … واجحار بيت من بعيد يظهر

ولا يظهرن انجيلكم نهج الهدى … وهذا لجنجنة وقول مكور

ومن تبعه ما وجد ريح تيقن … ولكن الى الالحاد والشك يدحر

وما فيه الا ما يضل قلوبكم … ويهد ببيت نجاتكم ويدمر

ومن اين طفل للذي هو اطهر … الله زوج ايها المتمذر

ولكننا لا نعرف الله هكذا … وحيد فريد قادر متكبر

وذلك للدين القويم كرامة | اذا ما اتبعت هداها فالله يؤثر
ويشغفك الله العزيز محبة | ويأخذ قلبك حب ويأطر
فطوبى لمن صافا صراط محمد | وكمثل هذا النور ما بان نير
وصلنا الى المولى بهدي نبينا | فدع ما يقول الكافر المتنصر
وفي كل اقوام ظلام مدمر | وان رسول الله بدر منور
وان رسول الله معجزة معجتي | ومن ذكره الاحلى كانني متمر
فدع كل ملفوظ بقول محمد | وقلد رسول الله تنج وتغفر
وليس طريق الهدي الا اتباعه | ومن قال قولا غيره فيتبر
ومن رد من قل الحياء كلامه | فقد رد ملعونا وسوف يمذر
ومن يرتقي غير هدي رسولنا | فذلكم الشيطان يعتو ويشغر
وما نحن الا حزب رب غالب | الا ان حزب الله يعلو وينصر
ووالله ان كتابنا بحر الهدى | وتالله ان نبينا متبقر
ويبقى الى يوم القيامة دينا | له ملة بيضاء لا تتغير
ونوثر في الدارين سنن رسولنا | وسنت خير الرسل خير وازهر
فلما عرفت الحق دع ذكر باطل | ولو للصداقة مثل بكر تنهر
الا ايها الثرثار خف قهر قاهر | ويعلم ربي ما تسر وتجهر
فلا تقف ما لا تعرفن وجوهه | وثابر على الحق الذي هو اظهر
ووالله ما كان ابن مريم خالقا | فلا تهلكوا بغيا وتوبوا واحذروا
ولا تعجبن من انه ليس من اب | وكمثل هذا الخلق في الدود تنظر

بل الدود اعجب خلقه من مسيحكم … ويخلق ربي ما يشاء ويقدر

الا رب دود قد نرى في مرتع … تكون في ليل وتنمو وتكثر

وليست لها ام بارض ولا اب … ففكر هذا لك الله هاد اكبر

وان كنت لا تدع الجدال وتنكر … فبارز لنا انا الى الحرب نعكر

وان لنا المولى ولا مولى لكم … فتنظر انا نغلبن وننصر

ووالله اني اكسرن صليبكم … ولو مزقت ذرات جسمي واكسر

ووالله ياتي وقت فتحي ونصرتي … ووالله اني فائز ومعزز

ووالله يمشي في البلاد امامنا … امام الانام المصطفى المتخير

وما في يديك بغير قول مدلس … تكد وتستقري المحال وتفجر

وكتبك نفر حشوها الكفر والردا … محرفة في كل عام تغير

فتلك براهين على سخف دينكم … وقد قلت تحقيقا ولو انت تدبر

لقد زين الشيطان اقواله لكم … يوسوسكم في كل حين ويمكر

وقد ذكر الاخيار من قبل قومكم … ولا خمريات الناس نحن نذكر

وكيف يساوي دين عيسى لديننا … ولا يستوي دخن ونجم ازهر

وقد جاء يوم الله فاليوم ربنا … يدقق اجزاء الصليب ويكسر

وقلت له لا تحسب العبد خالقا … وكل امرء عن قوله يستفسر

وقلت له لا تستر الحق عاصيا … سيبدي المهيمن كل ما كنت تستر

وقلت له لما ابى ان شاننا … بلاغ فبلغنا وانك منذر

وان كنت لم تسمع فزد في تجاسر … لتسعر نار الله ثم تدمر

فزد في جراءات وزد في تقاعس | وزد في عمايات فتفنى وتبتر

وليس عذاب الله عذبا لما ترى | سيحرق في نار اللظى من يفجر

غيور فيأخذ مشركا بذنوبه | وليس له احد شفيعا وما زر

رفيع علي كيف يدرك كنهه | اذا ما ترقت عيننا نتحير

اتعصون بغيا من به الخلق آمنوا | اتنسون يوما ما به الناس نذروا

وكيف يكون العبد كابن لربه | فسبحان رب العرش عما تصوروا

وقد مات عيسى ليس حيا واننا | نردّ على من قال حي ونحجر

وما اخبر لي ربي بموت مسيحكم | وكان هو الاولى واكفى واجدر

وكم من دواب الارض تحيي مدة | على ظهرها فاعجب لهذا وفكروا

وان جنود الانبياء وحزبهم | الوف فهل ترين كابنك آخر

فان كان للرحمن ولد كقولكم | فشجرة نسل الله تنمو وتكثر

ابدّل سنة ربنا بعد مدة | ايمكن في سنن القديم تغير

وقانون سنن الله في بعث رسله | مبين فهل ابصرت اولا تبصر

وانلم تر اليوم الهدى فترى غدا | ظلاما مهيبا فيه تهوى وتندر

اتخلع جهلا ربقة العقل والنهى | لا قوال قوم قد اضلوا ودمروا

اتترك ما جاءت به الرسل من هدى | الا تتبعن قوما هدوا وتبقروا

عليكم بسبل الله من قبل ساعة | تريكم لظى النار التي هي تسعر

عذاب اليم لا انتهاء لحرقه | وان ينضجن جلد فيخلق آخر

ينبئك العلام ما كنت تضمر | ويبدى لك النور الذي اليوم تنكر

ألا أيها الناس اتقوا الله ربكم … وان عذاب الله ادهى واكبر

الم يأتكم نذر وآيات ربكم … نرى بغيكم ودموعنا تتحدر

ولكل نبأ مستقر ومظهر … ولكل ما يأتيك وقت مقدر

ويحكم رب العرش بيني وبينكم … وها انا قبل عذاب ربي اخبر

وقوم مضوا من قبل ضالين من هوى … فانتم قبلتم كلما هم زوروا

اخذتم طريق الشرك والفسق والردى … وثرت خطاياكم فلم تستغفروا

فارسلني ربي اليكم لتهتدوا … ولتقبلوا ما قال ربي وتغفروا

فان شئت ماء الله فاقصد منهلي … فيعطك من عين وعين تنور

واغلظ حجب ما تزال على الهدى … تعال على قدم الضلال فتزهر

وفيك فساد لو علمت اجتنبته … وذا لكم الشيطان يغوي ويحصر

ذهبت عن الدين الحنيفي شكوكم … وازعجت اصل اصولكم ثم تنكر

وقلتم لنا دين بعيد من النهى … وهذا فساد ظاهر ليس يستر

وكل امرئ بالعقل يفهم امره … كما بالعيون يبنا هدن ويبصر

وعقل الفتى نصف ونصف سهوه … وكصفق ايد منهما العلم يظهر

تصديت في نصر الضلال تعمدا … فبارز لحرب الله ان كنت تقدر

وما انت الا عابد الحرص والهوى … تشمر ذيلك للحطام وتهجر

رايت لك الرؤيا وانك ميت … وان كلام الله لا تتغير

وعدته وعد الله عشر وخمسة … اذا ما انقضت فاعلم بانك محضر

وتعلى وتحضر عند ذي العرش مجرما … وتسأل عما كنت تهذي وتكفر

وما قلت من تلقاء نفسي تجاسرا ... بل الآن نبأني العليم المقدر

فبلّغت تبليغا وآليت حلفة ... على صدق ما اظهرت فانظر وتنظر

فان اك صديقا فربي يعزّني ... وان اك كذابا فسوف احقّر

واعلم ان مصيبني لا يضيعني ... واعلم ان مؤيّدي سوف ينصر

فتوقد السّفهاء من اهل الهوى ... وكل امرئ عند التخاصم يسبر

ذووا فطنة يدرون بحثي وبحثه ... وما في السماء فسوف يبدو ويظهر

وان يسلمن يسلم والا فميّتٌ ... وهذان منا آيتان ونشكر

ووالله هذا من الهي ومن يعش ... الى اشهر منذ كورة فسينظر

وتحت رداء الله روحي ومهجتي ... وما يعرفني احد وربي يبصر

ولست بربي كاذبا تارك الهدى ... ولست بربي كالذي هو يهذر

وهنا لي ربي بنهج محبة ... على ما تضوع مسك فيحي وعنبر

وذلك من بركات روح رسولنا ... نبي له نور منير وازهر

رؤف رحيم آمر مانع معًا ... بشير نذير في الكروب مبشر

له درجات لا شريك له بها ... له فيض خير لا تضاهيه ابحر

تخيره الرحمن من بين خلقه ... ذكاء بجلوته وبدر منور

وكان جلال في عرانين وبله ... خفي الفار من انفاقهن الممطر

رؤف رحيم كهف امم جميعها ... شفيع الورى سيلا اذا ما اضجروا

الا ما هرفنا في ثناء رسولنا ... له رتبة فيه المدائح تحصر

وان اما الله في سبل هداية ... فطوبى لشخص يقتفي ما يؤمر

سقى فبهج العرفان كل مصاحب ... فنشوة الصهباء سُرّوا وابشروا

وقد راح والمخلوق في ظلماته ... وجهلاته مثل الاوابد ينفر

فاكملهم قولا وفعلا وميسما ... وايقظهم فاستيقظوا وتطهروا

رسول كريم ضعّف الله شانه ... وبدر منير لا يضاهيه نيّر

وكان في امر المسلمين بنفسه ... وعلّمهم سنن الهدى فتبصّروا

بامته احفى من الاب بابنه ... شفيع كريم مشفق ومحذّر

فمن جاءه طوعا وصدقا فقد نجا ... ومن اعرض عن احكامه فيدمر

ولم يتقدم مثله في كماله ... واخلاقه العليا ولا يتاخّر

فدع ذكر موسى واتركن ابن مريم ... ودع العصا لما تراءا المفقّر

له رتبة في الانبياء رفيعة ... فطوبى لقوم طاوعوه وخيّروا

وعسكره في كل حرب مبارز ... اذا ما التقى الجمعان فانظر وتنظر

وجاء بقرآن مجيد مكمل ... منير فنور عالما ومنوّر

كتاب كريم حاز كل فضيلة ... ويسقى كؤس معارف ويوفر

وفيه رأينا بينات من الهدى ... وفيه وجدنا ما يفي ويبصر

كعين كحيل زينت صفحاته ... بناظرة من عين خلد ينظر

طري طلاوته ولم تعف نقطة ... لما صانه الله القدير الموقّر

فيا عجبا من حسنه وجماله ... ارى انه در ومسك وعنبر

وان سروري في ادارة كأسه ... فهل في الندامى حاضر من يكرّر

وريّاه قد فاق الحدائق كلها ... نسيم الصبا من شانه تتحيّر

اذا ما تلا من آية طالب الهدى ... يرى نوره يجري كعين ومطر

وفيه من الله اللطيف عجائب ... اشاهدها في كل وقت وانظر

ايعجب من هذا سفيه مشرد ... والهاه عن نور ظلام مكدر

الى قوله يريد الحكيم تلك ذا ... ويعرض عنه الجاهل المتكبر

كتاب جليل قد تعالى شأنه ... يدا في رؤس المنكرين ويكسر

هو السيف في ايدي رجال مؤمن ... فلن يعصم درع منه فوجا ومغفر

كلا يفل المرهفات بحده ... يبشرنا في كل امر وينذر

بدية قوم منكر مغلولة ... وهدت هراواهم وسروا وكسروا

يباهون مرحين جهلا وغفوة ... وسوف تراهم مدبرين تبتر

فداك روحي يا حبيبي وسيدي ... فداك روحي انت ورد منضر

وما انت الا نائب الله في الورى ... واعطاك ربك هذه ثم كوثر

ويعجز عن تحميد حسنك مؤمن ... فكيف محمدك الذي هو يكفر

يكفرني شيخ ونتلوه امة ... وما ان اراه كعاقل يتدبر

يرى ظهره عند النضال كثعلب ... وكالذئب يعوى حين يهدى ويحجر

غبي عتي اضرم الجهل غيظه ... كجلمود صخر جهلة لا يغير

وكفرني بالحقد من غير مرة ... فقلت لك الويلات انك اكفر

ويسعى لايذاء ويسعى بزوره ... على حريص كالعدا لو يقدر

عجبت له ما يتقي الله ذرة ... اشقوة هذا المرء ام مقدر

فطورا يرد البينات وتارة ... يحرف قول المصطفى ويغير

قصدت هداه ترحماً فتمايلا ... على الرجس والبلوى فكيف أطهر

وقال بيمين الله ما لك ناصر ... فآليت انّ الله معنا فنظفر

ولما أريد علاجه من نصيحة ... يسب ويبدي كلما كان يضمر

وجاهدت لله الكريم لهديه ... فما قل من اوهامه بل تكثر

عجبت لختم الله كيف اضله ... يردّ النصوص كأنّه لا يبصر

خيالاته كالنائمين ضعيفة ... نؤم فيبغض كلّ من هو يسهر

وانا نسهّده ودادا وشفقة ... فيهجون من جهل ولا يتحفر

له كتب السب والشتم حشوها ... شرير فيستقري الشرور ويفخر

يغوص كدلو عند خوض فيرجعن ... جماً وما يسقيه ماء انفكر

بعيد من التقوى فتسمع انه ... كباقورة الاضحى بعيد يعفر

لقد زين الشيطان اقواله له ... يوسوسه وقتاً ووقتا يكور

واكفرني بخلاً وجهلاً ودناءة ... ووافقه خلق فريق مدعثر

يقولون انا قادرون على الاذى ... فقلنا اخسئوا ان المهيمن اقدر

فيا علماء السوء ما العذر في غد ... أيلعن مثلي مسلم ويكفّر

وما غيظكم الا لعيسى واسمه ... ايدعى بهذا الاسم شخص محقّر

وما تعلمون شئون ربي وفضله ... ويعلم ربي كل نفس وينظر

انعمة ربي في يديكم محاطة ... ويفعل ربي ما يشاء ويظهر

انحن نفرّ من النبيّ وبابه ... خف الله يا صيد الردا كيف تجسر

انترك قرآنا كريماً ودرره ... فما لك لا تدري صلاحا وتفجر

اأخترت نجسا بعد خمسين حجة ... وقد كنت تشهد ان احمد اطهر
وتعلم اني حذر يان و متقي ... وتعلم زار و بعده تتنمر
تبصر خصيمي هل ترى من دلائل ... على ما تقول وفكرن كيف تكفر
انحن تركنا قبلة الله شقوة ... انبذ صحف الله كفرا ونهجر
انرغب عن دين النبي المصطفى ... ودينا مخالف دينه نتخير
سيجزي المهيمن كاذبا تارك الهدى ... كلا انا امام الله والله ينظر

واني انا الرحمان ناصر حزبه ... ومن كان من حزبي فيعلى وينصر
هذا الهام من الله تعا
وما كان ان تخفى الحقائق دائما ... وما يكتم الانسان فالدهر يظهر
وليس خفاء مغلق في ديننا ... وما جاء من هذي مبين فنوثر
سيكشف سر صدورنا وصدوركم ... بيوم يقوم الى المليك ويحشر
فمن كان يسعى في اليوم الدين مفسدا ... فيحرق في يوم لظاه تسعر
وانا على نور وانتم على اللظى ... وما يستوي عمي وقوم يبصر
ومن كان محجوبا فيأتي موسوس ... فيكبه في هوة ويدمر
وما يصطفي الله العليم من ورا ... وما يجتبي الفساق رب اطهر
فذرني وخلاني ولست مسيطرا ... علي ولا حاكم وقاض فتأمر
وآثرني ربي واخزاك خالقي ... فقد ضاع يا مسكين ما كنت تبذر
اليست تقات الله شرط لمؤمن ... فما لك يوم الاخذ لا تتذكر
وعدوت حتى قلت لست بايب ... وان الهدى بعد القلى متوعر
التقى بما لم ينزل الله من هدى ... وتكفر من القى السلام وتجسر

ووالله بل تالله لو كنت مخلصاً   اريتك ايات ولكن تزوّرُ

ولو قبل الكفار سالت امانة   لعمري هديت وصرت شيخا ببصر

ولكن ظننت ظنون سوء بعجلة   كغولٍ هوىً والغول لا يتطهّر

هل العلم شئ غير تعليم ربنا   واىّ حديث بعده نتخيّر

كتاب كريم احكمت اياته   وحياته يحيي القلوب ويزهر

يدع الشقي فلا يمسّ نكاته   ويروى التقي هدىً فينمو ويثمر

ومتعني من فيضه لطف خالقي   فانى رضيع كتابه ومخفرُ

كريم فيؤتي من يشاء علومه   قدير فكيف تكذبنّ وتهكر

واني نظمت قصيدتي من فضله   لتعلم فضل الله كيف يخيّر

تعال بميدان النضال شجاعة   ليظهر علمك في الجدال وتسبر

تريدون ذلتنا ونحن هوانكم   فيكرم ربّي من يشاء وينصر

انطلب مني آية الخزي والردى   ويأتيك امر الله فجأً فتُبتر

وحمدتني من قبل ثم ذممتني   فقد لاح انك خنبعول مزوّر

واني انا الخطار ان كنت طاعنا   رماحي مثقفة وسيفي مذكّر

وانّا جهرنا بشر دين محمّدٍ   وانت تسبّ وفي السبّ تجهر

متى تدن منك ترحما تتباعد   وتريد حل العقد رحما فتحتر

وسبيلك صعب لكن انت غثاره   وخبثك حمّ لكن انت تدعثر

وما ان ارى فيك التصوف والتقى   وان الفتى يخشى اذا ما يذعر

ومن كذب الصديق هتّك سره   ومن اكثر التكفير يوماً سيكفر

وان تضربن علی الصلاة زجاجة ... فلا الصخر بل ان الزجاجة تکسر

فهل فی اناس مکفرین مدبر ... یدبر فی قولی وفی الکتب ینظر

ووالله انی آیس من صلاحهم ... وما ان اری شخصا یکف ویحذر

وقلت لشیخ قد تقدم ذکره ... الام تکفرنا وتهجو وتصعر

تعال نباهل فی مقام معین ... لیهلک من هو کاذب ومزور

حلفت یمینا من لعان مؤکد ... فانی بمیدان اللعان ساحضر

فاذا اتی بعد التربص یومنا ... فقمت ولم اکسل وما کنت اقصر

خرجنا وخلق کان یسعی وراءنا ... لینظر کیف یباهلن ویکفر

فجاء ولکن لم یباهل مخافة ... واعرض حتی لا من هو یبصر

ولم یتمالک ان یباهل کالفتی ... وظل یرینا ظهر جبن ویدبر

وجاشت الیه النفس خوفا وخشیة ... وقد خفت ان یغشی علیه ویحظر

ووجدته بحرا ومن جبن خیفة ... کأن حسامی یحجن ویبتر

فقلت له لما ابی ان یحبنی ... لقد تم والله العلیم سیأمر

وان شئت فسئل من کان فینا حاضرا ... وما قلت الا ما هو المتقرر

ویباهلنی من غزنویین مکفر ... وقوفا لدی شجرات ارض تشجر

فقمت بصحبی للدعاء مباهلا ... وکان معی ربی یرانی وینظر

فصعد صرخ الصادقین الی السما ... لما اخذتهم رقة وتأثر

فاعجب خلقا حیثما بکائهم ... فبکوا ببکاهم وقام المحشر

وظل المباهل یقذفن مکفرا ... فیا عجبا من دینهم کیف کفروا

وما الكفر الا ما يسميه ربنا | فذرهم يسبوا كيف شاؤا وكفروا

وانا توكلنا على الله ربنا | وقد شد ازر العبد رب مبشر

واخر دعوانا ان الحمد كله
لربي تعالى وفقا لي ونصرا

القصيدة الثالثة المباركة الطيبة في نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

بك الحول يا قيوم يا منبع الهدى | فوفق لي ان اثني عليك واحمدا

تتوب على عبد يتوب تندما | وتنجي غريقا في الضلالة مفسدا

كبير المعاصي عند عفوك تافه | فما لك في عبد الم ترددا

تحيط بكنه الكائنات وسرها | وتعلم منهاج النوى ومجردا

ونحن عبادك يا الهي وملجأ | نخر امامك خشية وتعبدا

وما كان ان يخفى عليك محاسنا | وتعلم لوان النخاس وعسجدا

وكم من دهي اهلكتهم من شرورهم | واخذتهم وكسرت ديا منضدا

وكم من حقير في عيون جعلتهم | باعين خلق لولؤا وزبرجدا

وتعبد طلا لا بفضل ورحمة | وتهد من قهر منيفا ممردا

وما كان من مثلك قدرة وترحما | ومثلك ربي ما ارى متفردا

فسبحان من خلق الخلائق كلها | وجعل لكل شيء واحد متبددا

غيور يكيد المجرمين بسخطه | غفور ينجي التائبين من الردى

فلا تامنن من سخطه عند رحمة | ولا تيئسن من رحمه ان تشددا

وان شاء يبلو بالشدائد خلقه | وان شاء يعطيهم طريفا ومتلدا

وحيد فريد لا شريك لذاته | قوي علي في الكمال توحدا

ومن جاءه طوعا وصدقا فقد نجا | وادخل وردا بعد ما كان ملبدا

له الملك في الملكوت والمجد كله | وكل له ما لاح اوراح او غدا

ومن قال ان له الها قادرا | سواه فقد تبع الضلالة واعتدى

هدى العالمين وانزل الكتب رحمة | وارسل رسلا بعد رسل واكدا

وانت الهي مامني ومفازتي | ومالي سواك معاون يدفع العدا

عليك توكلنا وانت ملاذنا | وقد مسنا ضر وجئناك للندا

ولك آيات في عباد حمدتهم | ولا سيما عبد تسميه احمدا

له في عبادة ربه غلي مرجل | وفاق قلوب العالمين تعبدا

ومن وجهه جلى بعيدا واقربا | واصحاب وابله تلاعا وجدجدا

له آيتا موسى وروح ابن مريم | وعزكان ابراهيم دينا ومرصدا

وكان الحجاز وما سواه كميت | شفيع الورى احيى وادنى المبعدا

وكان مكاوحة وفسق شعارهم | يباهون مرتجين في سبل الردى

فلم يبق منهم كافر الا الذي | بصر بشقوته على ما تعودا

شريعته الغراء سور معبد | عيون فاحرق كل دير وجلسدا
واتى بصحف الله لاشك انها | كتاب كريم يرفد المسترفدا
فمن جاءه ذلا لتعظيم شانه | فيعطى له فى حضرت القدس سوددا
فيا طالب العرفان خذ ذيل شرعه | ودع كل متبوع بهذا المقتدى
يزكى قلوب الناس من كل ظلمة | ومن جاءه صدقا فنوره الهدى
ولما تجلى نوره التام للورى | ولوح وجه المنكرين سودا
نراء اجمال الحق كالشمس فى الضحى | ولاح علينا وجهه الطلق سرمدا
وقد اصطفيت بمحبتى ذكر حمده | وكاف لنا هذا المتاع تزودا
وفوضني ربي الى فيض نوره | فاصبحت من فيضان احمد احمدا
وهذا من الله الكريم المحسن | وما كان من الطافه مستبعدا
روالله هذا كله من محمد | ويعلم ربي انه كان مرشدا
وفي مهجتى نور وجيش لامدحا | سلالة انوار الكريم محمدا
كريم السجايا اكمل العلم والنهى | شفيع البرايا منبع الفضل والهدى
تبصر خصمي هل ترى من مشاكه | بتلك الصفات الصالحات باجهد
بشير نذير آمر مانع معا | حكيم بحكمته الجليلة يقتدى
هدى الهائمين الى صراط مقوم | ونوّر افكار العقول وايّدا
له طلعة يجلوا الظلام شعاعها | ذكاء منير برجه كان برجدا
له درجات ليس فيها مشارك | شفيع يزكّينا ويدنى المبعدا
وما هوا الا نائب الله فى الورى | وفاق جميعا رحمة وتوددا

تخير الرحمان من بين خلقه ۔ واعطاه ما لم يعط احد من الندى

وقد كان وجه الارض في جها مسودا ۔ فصار به نورا منيرا واغيدا

وارسله الباري بآيات فضله ۔ الى حزب قوم كان لدا ومفسدا

وملت تابط كل شر قومه ۔ وكل تلا بغيا اذا راح او غدا

بلوبة مكة ذات حقف عقنقل ۔ بلاد ترى فيها صفيحا مصمدا

وما كان فيها من زروع ودوحة ۔ ترى كالظليم تراه ازعر اربدا

تكشف عقوة داره ذات ليلة ۔ جماعت قوم كان لدا ومفسدا

فادركه تائيد رب مهيمن ۔ ونجاه عون الله من صولة العدا

تذكرت يوما فيه اخرج سيدي ۔ ففاضت دموع العين مني بمنذرى

الى الآن انوار برقة يثرب ۔ نشاهد فيها كل يوم تجددا

فوجه المدينة صار منه منورا ۔ وبارك حر الرمل وطئا وفرقدا

خفا في جناني نورا من ضيائه ۔ فاصبحت ذا فهم سليم وذا الهدى

وارسلني ربي لتائيد دينه ۔ فجئت لهذا القرن عبدا مجددا

له صحبة كانوا مجانين حبه ۔ وجعلوا ثرى قدميه للعين اثمدا

واروا نشاطا عند كل مصيبة ۔ كعوجاء مرقال توارى تخددا

واذا مر بينا اهاب بغمه ۔ فراعوا الى صوت المهيب توددا

وكان وصال الحق في نياتهم ۔ وخطراتهم فلاجله مدوا اليدا

وراوا حيات نفوسهم في موتهم ۔ فجاؤا بميدان القتال تجلدا

وجاشت اليهم من كروب نفوسهم ۔ واتذرهم قوم شقي تهددا

فظلوا بيادون المنايا بصدقهم ... وما كان منهم من ابى او ترددا

وفاضت لتطهير الاناس دماءهم ... من الصدق حتى اثر الخلق مرصدا

واحيوا لياليهم مخافة ربهم ... واذا بهم يوم يشيب ثوهدا

تناهوا عن الاهواء خوفا وخشية ... وباتوا لمولاهم قياما وسجدا

تلقوا علوما من كتاب مقدس ... حكيم فصاناهم كريم ذو الندى

كنوق كرائم ذات خصل تجلدوا ... وتربعوا كلأ الاسرة اغيدا

العرف نوما كان ميتا كمثلهم ... نوما كاموات جهولا بليدا

فايقظهم هذا النبي فاصبحوا ... منيرين محسودين في العلم والهدى

وجاؤا ونور من وراء ببيوتهم ... اليه ونور من امام مقودا

ولو كشف باطنهم ترى في قلوبهم ... يقينا كطبقات السماء منضدا

تداركهم لطف الاله تفضلا ... وزكى بروح منه فضلا وايدا

تفاقوا بفضل الله خلق زمانهم ... بعلم وايمان ونور وبالهدى

وهذا من النور الذي هو احمد صلعم ... فدى لك روحي يا محمد صلعم سيدا

امرت من الله الذي كان مرشدا ... فاحرقت بدعات وقومت صددا

وجئت لتنجية الانام من الهوى ... فواها لك المنجي خلص الخلق من ردى

وتورمت قدماك لله قائما ... ومثلك رجلا ما سمعنا تعبدا

جذبت الى الدين القويم بقوة ... وما ضاعت الدنيا اذ الدين شيدا

وارسلك الباري بآيات فضله ... لكي تنقذ الاسلام من فتن العدا

يحب جناني كل ارض وطئتها ... فياليت لي كانت بلادك مولدا

وأكفرني قومي فحبّتك لاهفا ❊ وكيف يكفر من يوالي محمّدا

عجبت لشيخ في البطالة مفسد ❊ اضل كثيرا بالشرور وبعّدا

سلوه يمينا هل اتاني مباهلا ❊ وقد وعد جزمًا ثم نكث تعمّدا

فخذ يا الهي مثل هذا المكذب ❊ كاخذك من عادى وليا وشدّدا

اضل كثيرا من صراط منوّر ❊ تباعد من حق صريح وابعدا

قد اختار من جهل رضاء خلائق ❊ وكان رضى الباري اهم واوكدا

وما كان لي بغض وربّي شاهد ❊ وفي الله عاديناه اذ عاد مرصدا

يسب وما ادري على ما يسبّني ❊ ايلعن من احيى صلاحا وجددا

نعم لنشهدن ان ابن مريم ميت ❊ اهذا مقال يجعل البرّ ملحدا

وهل من دلائل عندكم تونزونها ❊ فان كان فأتوني بنبلك تجلّدا

انحن نخالف سبل دين نبينا ❊ وقد ضل سعيا من قلى دين احمدا

سيكشف سر صدورنا وصدوركم ❊ بيوم يسود وجه من كان مفسدا

فمن كان يسعى اليوم في الارض مفسدا ❊ فيعرف في يوم النشور من ردّا

ابليس تقات الله فيكم كذرة ❊ اتخشون لومة حبكم ومفنّدا

وقد كان ربي قدر الامر رحمة ❊ فحصنت باذن الله ثوبا مقدّدا

رأيت تغيظكم فلم آل حجّة ❊ ووطئت ذوقا امعزا متوقّدا

ولست بذي علم ولكن اعانني ❊ عليم رآني مستهامًا فايّدا

ووالله اني صادق غير مفتر ❊ وايّدني ربي وما ضاع عني سدى

وما قلت الا ما امرت بوحيه ❊ وما كان هجس بل سمعت منادا

الكتم حقا كالمداحي المخامس ... مخافة قوم لا يريدون مرصدا

تعالى مقامي ولا اختفى من عيونهم ... وربي يرى هذا الجنان المجردا

وفي الدين اسرار وسبل خفية ... يلاحظها من زاده الله في الهدى

وهذا على الاسلام ادهى مصائب ... يكفّر من جاء الانام محمّدا

اتكفر رجلا قد انار صلاحه ... ومثلك جهلا ما رايت مفندا

اتكفر رجلا ايد الدين حجة ... وداقا رؤس الصائلين وارحدا

امحن نفر من الرسول ودينه ... ويبدو ولكم آياتنا اليوم اوعدا

ووالله لولا حب وجه محمد ... لما كان لي حول لامدح احمدا

ففي ذلك آيات لكل مكذب ... حريص على سب الورى كالعدا

وكم من مصائب للرسول اذوقها ... وكم من تكاليف سممت توددا

وغم يفوق ظلام ليل مظلم ... وهول كليل السلخ يبدي تهددا

وضرّ كضرب الفاس اصلات سيفه ... وخوف كاصوات الصراصر قد بدا

فاسئم تلك المحن بذوق محبتي ... واسئل ربي ان يزيد تشدّدا

وموتي بسبيل المصطفى خير ميتة ... فان فزتها فنسا حشرك بالمقتدي

سادخل من عشقي بروضة قبره
وما نعلم هذا السر يا تارك الهدى





الا ايها الواشی الام تكذب ۔۔۔ وتكفر من هو مومن وتوتّب

والبيت انی مسلم ثم تكفر ۔۔۔ فابن الحيا انت امرؤ او عقرب

الا انني تبر وانت مذهب ۔۔۔ الا انني اسد وانك ثعلب

الا انني فی كل حرب غالب ۔۔۔ فكذني بما زوّرت فالحق يغلب

وبشرني ربّي وقال مبشرا ۔۔۔ ستعرف يوم العيد والعيد اقرب

وعلّمني ربی فكيف اردّه ۔۔۔ وهذا عطاء الله والخلق يعجب

وسوف ترى انی صدوق مويد ۔۔۔ ولست بفضل الله ما انت تحسب

ويبدی لك الرحمان امری فينجلي ۔۔۔ اهذا ظلام او من الله كوكب

يرى الله ما هو مختفي فی قلوبنا ۔۔۔ فيفضح من هو كاذب ويكذب

ويعلم ربي من هو الشرّ منزلا ۔۔۔ ومن هو عند الله برّ مقرب

الام ترى زورا كصدق محقّق ۔۔۔ وتستجلب الحمقى اليه وتجذب

وتاسمتهم ان الفتاوى صحيحة ۔۔۔ وعليك وزر الكذب ان كنت تكذب

وهل لك من علم ونص محكم ۔۔۔ على كفرنا او تخرص وتنتغب

كمثلك امم قد ابيدوا بذنبهم ۔۔۔ فتحسّس من بنأهم ما اعقبوا

اتعدف فی حربي قناعا دوننا ۔۔۔ وتترك ما امنت جبنا وتهرب

وما البحث الا ما علمت وذقته   وتلك وهاذي للمسا يا تقرب

وما في يديك بغير فلس ومنهب   تضلل ايما بالسراب وتخلب

وشاهدت انك لست اهل مفاخر   وتلهو وتهذي كالسكارى وتلعب

متى تبدا خلاقا فتبدو ذميمة   وتترك ما هو مستطاب واطيب

وعاديتني وطويت كشحا على الاذى   ورميت حقدا كلما كنت تعجب

وكنت تقول ساغلبن تجنيا   وما كنت تدري انك اليوم تغلب

ولست بعاد مسرف بل انني   عزوف على ايذاء كما تجنّب

واني امام الله في كل ساعة   وينظر بي كلما هو اكسب

فان كنت عاديت الخبيث تدينا   فتكرم عند مليكنا وتقرب

وان كنت قد جاوزت حد تورع   وتفوت ما لم تعلمن فتعتب

فسوف ترى في هذه ضرب ذلة   ويوم نكال الله اخزى واعطب

ومن كان لاعن مومن متعمدا   فعليه ذلة لعنة لا تنكب

اتامر بالتقوى وتفعل ضده   وتنكث عهدا بعد عهد وتهرب

وليلك في اعشار قلبي لوعته   فكفر وكذب انني لست اغضب

الا ايها الشيخ اتق الله الذي   يهد عمارات الهوى ويخرب

اذا ما توقد قهره يهلك الورى   فما حيص من ابن حسام مغضب

انعوي كمثل الذئب والله انني   اراك كانك ارنب او ثعلب

وما ان ارى في خيط كيدك قوة   ويصلح ربي ما تهد وتشعب

الم تعرف من روياي كيف تحققت   واصدق رويا مومن لا يكذب

ويأتيك من آثار صدقي بكثرة ... فلا ترقبن أوقاتها المترقب

فإن كنت كذّابا فأنت منعّم ... وإن كنت صدّيقا فسوف تعذّب

أتكفرني في أمر عيسى تجاسرا ... وكذبتني خطأً ولست تصوّب

توفّي عيسى هكذا قال ربنا ... صريحا فصدّقنا ولا نتريّب

وكيف نكذّب آية هي قوله ... وتصديق كلمته أهمّ وأوجب

نهى خالقي أن نحيين ابن مريم ... وتلك التي كفّرت منها وتغضب

ولم يبق لي في موته ريح ريبة ... لما ألهمني مالك صدوق مثوّب

أقول ولا أخشى فإني مثيله ... ولو عند هذا القول بالسيف أضرب

ووالله إني جئت حين مجيئه ... وهو فارس حقا وإني محقّب

وقد جاء في القرآن ذكر وفاته ... وما جاء فيه هو الذي هو أصوب

ولو كان في القرآن أمر خلافه ... لآثرته دينا ولا أتجنّب

ولكن كتاب الله يشهد أنّه ... تناول من كأس المنايا فتعجب

أمن غير منبع هديه تطلب الهدى ... وكلّ من الفرقان يعطى ويوهب

فنؤمن بالله الكريم وكتبه ... فأين بجهدك يا مكفّر تذهب

ويعلم ربي كلما في غيبتي ... عليم فلا يخفى عليه مغيّب

وهذا هدى الله الذي هو ربنا ... فإن كنت ترغب عن هدى لا نرغب

وإن سراجي قوله وكتابه ... فإن أعص فسناه من أين أطلب

وإن كتاب الله بحر معارف ... ويجدن فيه عيون ما نستعذب

وكم من نكات مثل غيد تمنّعت ... بها مهجتي من هدي ربي فجرّبوا

اذا ما نظرتُ الى ضياء جماله — فاذا الجمال على سنا البرق يغلب

رئيتُ بنورٍ نوره فتبينت — على حقائقه ففيها أقلّبُ

يصدّ عن الطغوى ويهدى الى التقى — خفير الى طرق السلامة يجلبُ

يجر الى العليا وجاء من العلى — كما هو امرٌ ظاهر ليس يحجبُ

وسر لطيف في هداه ونكتة — كنجم بعيد نورها تتغيّبُ

ومن يأته يقبل ومن يهدَ قلبه — اليه من الفرقان لا يتذبذبُ

يضيء القلوب ويدفع عن ظلامها — ويشفى الصدور وسواده ويهذبُ

فقلت له لما شربتُ زلاله — فدًى لك روحي انت عيني ومشربُ

وكم من عمينٍ قد كشفتُ غطاءهم — ونجيتهم عما يعفى ويشغبُ

الا رب خصم خاض فيه عداوةً — فالهاه عن خوض سناه المؤنبُ

وان يفتحن عيناك وهاب الهدى — فكائن ترى من سرهاك معجب

وانى كعقل الناس نور كنوره — وان النُهى ببيانه يتهذب

ووالله يجري تحته نهر الهدى — ومن اكثر الامعان فيه فيشرب

ومن يمعن الانظار في الفاظه — فالى سناه التام يصيب ويصحب

ومن يطلب الخيرات فيه ينلنه — ويرى اليقين التام والشك يهرب

ومن يطلبن سبل الهُدى في غيره — يكن سعيه لعنًا عليه فيعطب

ومن يعص فرقانًا كريمًا فانه — يُطعم السعير وفي الجحيم يقلبُ

وما العقل لا خبط عشواء ما يصب — يجده وما يخطى فيهذى ويلغبُ

ومهما تكن من عين ماءٍ بباردٍ — نراه حثيثًا عين صادٍ فيشربُ

وقد جئت بالماء المعين وعذبه … فأين النهى لا تشربن وتشرب

وسوف يريك الله نور تطهري … ويريك من مناصحتي وطيب

خف الله عند الطعن في أوليائه … أولئك قوم من قلاهم فيشجب

تعال وتب مما صنعت فإنني … أصابع من يتلو حبا وأصحب

ولست مدعاثر من جانب لأنني … عروف على إيذائكم أتجنب

وفي السلم والإسلام إني سابق … وإذا أنتم أهبتم فسهمي مثقب

وإذا انضاربتم فسيفي قاطع … وإذا انتطأ عنتم فرمحي مذرب

وإن الذي لا يخشيه مكره … وإن يخف في غار عميق فيتغيب

تذكر نصيحة غزنوي صالح … وعليك سبل الرفق والرفق أعذب

وكم من أمور الحق قلبت جرأة … فسوف ترى يوما لها تتقلب

وإن كنت ذي علم فإني كماله … وما ينفعن بعد الغزاة تصيب

وإني على علم وزدت بصيرة … من الله في أمري وأنت مكذب

خف الله حزما يا ابن مرع أحبتي … فدع ما يلازمه عدو ومخيب

وما يمنعنك من رجوع وتوبة … ألا ليت جهلا حلفت فتترب

وإن كنت ذا عسر وضم معيلا … فإن شاء ربي نرزقن فنخطب

ووالله إن شفاك هيج البكا … لدى عين أحياء تموت وتتعب

ألا تعرفن قصص الذين تمردوا … فما لك تدري سم ذنب وتذنب

أتدام بين الأقربين كباطر … وإن غدا الابين أدنى وأقرب

ومثلك جاف قد خلا ومكذب … فأبادهم رب قدير معذب

سيسلب منك الضعف والشيب قوة ... وما ان ارى عنك الغواية تسلب

فاكفر وكذب ايها الشيخ دائماً ... ولي نبي بفضل الله رجل مهذب

والهمني ربي واعطى معارفاً ... فبنوره الاجلى الى الحق اندب

أتغفل من قهر الحسيب واخذه ... وتذعرنا من جور خلق وترعب

نجاك من جذبات نفسك مشكل ... يزل الغلام الخفر بكر هوزب

الى الله مرجعنا فيظهر خبأنا ... على الاشقياء وكل امر مرتب

فقد كذبوا بالحق لما جاءهم ... فسوف يريهم ربنا ما كذبوا

وقد كذبت قبلي عباد ذووا التقى ... فصبروا على ما كذبوا وترقبوا

فلما نسوا فحواء ما ذكروا به ... أسف وجوه قلوبهم ما قلبوا

تحامون بالحقد المدمر كلهم ... وامهم الشيخ السفيه المعجب

وكيف اخاف عناد قوم مفند ... ويغنا مني ربي عليهم ويصعب

فابغي رضا ربي وما اخشى العدا ... ولحرب اعداء الهدى انا هب

ولكل نبأ مستقر معين ... وما تبسل نفس قبل وقت يكتب

وان هدى الله العليم هو الهدى ... ويعلم ما ندعن وما نحن نكسب

ويدري اناسا كفرونا وكذبوا ... اذا ادركوا لنضالهم وتحزبوا

قلاني الورى حتى الاقارب كلهم ... فمنهم كثعبان ومنهم عقرب

وما نتقي حرا بذلك الهواجر ... وفي الله ما نؤذى ونرمى ونجذب

واني بحضرته اموت بفضله ... فان لم ينلنا العز فالذل اطيب

الا كل مجد قد طرحت كجيفة ... وفي كل اوقاتي الى الله اجلب

واليه اسعى من جنانى ومهجتى ... ولغيره منى القلا والتجنب

وانى اعيش بجذة كمسافر ... وفى كل آن من هوى تتقرب

ومالى الى غير المهيمن رغبة ... وعن كل ما هو غير ربى ارغب

الا ايها الشيخ الذى يتجنب ... ترى ان تنب صنى الهوى والتحبب

ولست براض ان الاعن لاعنا ... فاختار نهج العفو والقلب مغضب

ربيت بساتين الهدى من تذلل ... وانى بآلامى عذيق مرجب

تسب وان اعذر شيخا تسبنى ... ولكن اما والله نعصى وتذنب

تصول على لهبك عرضى واعتلى ... واعطانى الرحمن ما كنت اطلب

ترى عزتى يوما فيوما فتنشوى ... وتهذى كانك بالهراوى تضرب

ارى ان تشمزى فيك كالرمح لاعج ... ويلا تحجنك شاننا المترقب

ولو لم يكن فى القلب غير تغيظ ... فلا القلب الا جمرة تتلهب

ولا تحسبن قلبى الى الضعن مائلا ... تماشيب ارضى خلسة وتحبب

كمثلك عادما رئيت ولا عنا ... اقولك قول او سنان مذرب

اردت وبالى لكن الله صائنى ... تندم فقد فات الذى كنت تطلب

ولست على مسيطرا و محاسبا ... وما يعطين الرب فانت تسلب

ترفق فان الرفق للناس جوهر ... وما يتركن سيف فبالرفق تجلب

ولا تشربن جهلا اجاج عداوة ... ووالله ان السلم احلى واعذب

ومن كان لا تيادبن من ناصح ... فله دواهى الدهر نعم المؤدب

ايا لا عنى ما كنت بدعا من الهوى ... لكل من العلماء رائى ومذهب

علیَّ لربّي نعمة بعد نعمة ... فلا زلت في نعمائه اتقلب

وان رسول الله شمس منيرة ... وبعد رسول الله بدر وكوكب

جرت عادة الله الذي هو ربنا ... يرى وجه نور بعد نور يذهب

كذلك في الدنيا نرى قانونه ... نجوم السما تبدو اذا الشمس تغرب

خف الله يا من بارز الله من هوى ... وان الفتى عند المخاسر يرهب

ولا تطلبن ريحان دنياك خسة ... وشوك الفيافي منه انهى واطيب

يزيد الشقي شقاوة طول امنه ... ويرخي المهيمن حبله ثم يجذب

اذا ما قصدت اشاعة الحق في الورى ... صددت وتبدي كل خبث وتثلب

وانت ترى الاسلام قفل كانه ... مقابر اموات وارض سبسب

تصول العدا من جهلهم وعنادهم ... على صحف مولينا وكل يكذب

وهدي كسمط لولوء وزبرجد ... به الطفل يلهو من عناد ويجذب

ومن كل طرف تمطرن سهامهم ... فهذا على الاسلام يوم عصبصب

ترى هذه من كل قوم بعيننا ... فتذرف عين الروح والقلب يشجب

فقمت فعادلني عداي ومعشري ... فلي من جميع الناس لعن مركب

ولم يبق الا حضرة الوتر ملجأ ... ومن باب خلاق الورى اين اذهب

فان ملاذي مستعان يحبني ... ويسقين من كاس الوصال فاشرب

غيور فيأخذ راس خصمي اذا اعتدى ... غفور فيغفر زلتي حين اذنب

واني بري من رياء حين غيره ... وعذاب شوك منه عذب وطيب

يحب التذلل والتواضع ربنا ... فمن يتنزلن عن فرس كبر يركب

وللصابر بن يوسع الله رحمه ... ويفتح ابواب الجدى ويقرّب

تعرفت حتى انتشنى معارف ... وان الفتى فى شوله لا يكلغب

رئيناه من نور النبى لمصطفى ... ولولاه ما اتينا ولا نتقرب

له درجات فى المحبة تامة ... له لمعات زال منها الغيهب

ذكاء منير قد انار قلوبنا ... وله الى يوم النشور معقب

وفى الليل بعد الشمس فهو نور ... كما فى الزمان نشاهدن ونجرب

ولله الطاف على مزاجبة ... فوابله فى كل قرن بيسكب

وشيمته قد افردت فى فضائل ... وقد فاق احلام الورى اعجب

ورعى واتى الصحب بنا سابقا ... وليس كراعى الغنم يرعى ويحلب

وليس التقى فى الدين الا اتباعه ... وكل بعيد من هداه لا يقرب

ولو كان ماء مثل عسل بطعمه ... فوالله بحر المصطفى منه اعذب

مدحتك يا محبوب من صدق مهجتى ... ولولاك ما كنا الى الشعر نرغب

وانا لجئنا فى عطائك راغبا ... ومن جاء بابك سائلا لا يثرب

ووالله حبّك للنجاة لمومن ... دليل وعنوان فكيف نخيب

واثرت حبك بعد حب مهيمنى ... ولنصيبى جنانى من سناك ونجلب

ونستصغر الدنيا وخضراءها معا ... فلا يختننى منها ولا نستخلب

الا ايها الشيخ الذى اكفرتنى ... وانى بزعمك كافر ثم هيدب

فتلك بعون الله منى قصيدة ... محاتبة ونظيرة منك اطلب

وهذى ثلث قد نظمتها وهدبته ... به بحر خفيف للاحباء انسب

فان كنت ذا علم فآت نظيرها
وان تعجزن جهلا فكبرك عجب

تفسير سورة الفاتحة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خضعت الاعناق لكبريائه - وتحيرت الابصار من مجده وعلائه - المقدس عن الانداد والاضداد والشركاء - المنزه عن الاشباه والاقران والنظراء - هو الذي ارسل رسلا لاصلاح الورى ونجا كل من قفا اثرهم واقتدى - واختار من اختار منهم وتبعهم وبما انشئ - فرضي عنه وثنا - والصلوة والسلام على سيد الرسل و خاتم الانبياء محمد المصطفى الذي هو سيد قوم انكسرت لهم اداتهم البشرية وازيلت حركاتهم الطبعية وجرت في بواطنهم الاجر الروحانية ونفخ الله فيهم روحه والاوصاف هو امام مصاليت الله الذين خيبوا شيطانا ذا المكايد حتى اخفق اخفاق الصائد - وهو الذي كف عن العيث والنزء ذئبا اكل غنم انبياء بني اسرائيل ولساه لى الحق وعصم وهدى فالسلام على هذا الجري البطل المظفر في الاولى والاخرى -

اما بعد فاعلم ارشدك الله تعالى ان هذا الكتاب بلغة لكل من اراد

ان يسلك في حدائق فاتحة الكتاب ويعلم حقايق نكاته وشاكخة معارفه على نهج الصواب وكلما اودعته من درر البيان فانى تفردت به من مواهب الله الرحمن وفهمت من الملهم المنّان - وليس فيه شيئ من لفاظات موائد المتقدمين ولا من خشارة ملفوظات السابقين - ومختار الماضين الا النادر الذى هو كالمعدوم وماعدا ذالك فهو من ربّى الذى اسبغ علىّ من باكورة العطاء والهمنى من نكات مالم يعطا احد من العلماء لينشد ازرى ويضع عنى وزرى ويؤيدنى فى ازراء القادحين - وينومجنى على المنكرين المستكبرين - فالحمد لله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا الله هو ربنا وملجأنا انا تبنا اليه وهو ارحم الراحمين

واعلم ايها الناظر فى هذا الكتاب انا تركنا تفسير البسملة ولم نكتب فيه شيئا لان تفسير الفاتحة قد احاطت بتفسيرها واغنانا عنها ببيان مبين - والآن نشرع فى المقصود متوكلين على الله النصير المعين ◊

الحمد لله - هو الثناء باللسان على الجميل للمقتدر النبيل على قصد التبجيل - والكامل التام من افراده مختص بالرب الجليل - وكل حمد من الكثير والقليل يرجع الى ربنا الذى هو هادى الضال ومعزّ الذليل وهو محمود المحمودين ◊

والشكر يفارق الحمد بخصوصيّته بالصفات المتعدية عند اكثر العلماء والمدح يفارقه فى جميل غير اختيارى كما لا يخفى على البلغاء

والادباء الماهرين

ولان الله تعالى افتتح كتابه بالحمد لا بالشكر ولا بالثناء لان الحمد يحيط عليهما بالاستيفاء وقد ناب منابهما مع الزيادة فى الرفاء وفى التزئين والتحسين - ولان الكفار كانوا يحمدون طواغيتهم بغير حق ويوثرون لفظ الحمد لمدحهم ويعتقدون انهم منبع المواهب والجوائز ومن الجوادين - وكذالك كان موتاهم يحمدون عند تعديد النوادب بل فى الميادين والمآدب لحمد الله الرازق المتولى الضامن فهذا رد عليهم وعلى كل من اشرك بالله وذكر للمتوسمين - وفى ذالك يلوم الله تعالى عبدة الاوثان واليهود والنصارى وكل من كان من المشركين - فكانه يقول ايها المشركون لم تحمدون شركاءكم وتنظرون كبراءكم اهم اربابكم الذين ربوكم وابناءكم ام هم الراحمون الذين يرحمونكم ويردون بلاءكم ويدفعون ما ساءكم وضراءكم ويحفظون خيراجاءكم ويرحضون عنكم تشف الشدائد ويداوون داءكم ام هم ملاك يوم الدين - بل الله يربى ويرحم بتكميل الرفاء وعطاء اسباب الاهتداء واستجابة الدعاء والتنجية من الاعداء وسيعطى اجر العاملين الصالحين -

وفي لفظ الحمد اشارة أخرى وهى ان الله تبارك وتعالى يقول ايها العباد اعرفوني بصفاتى وتعرفوني بكمالاتي فانى لست كالناقصين بل يزيد حمدي على اطراء الحامدين - ولن تجد محامدا الا فى السموات

ولا في الارضين الا وتجدها في وجهي وان اردت احصاء محامدي فلن تحصيها وان فكرت بشق نفسك وكلفت فيها كالمستغرقين فانظر هل ترى من حمد لا يوجد في ذاتي وهل تجد من كمال يُبعّد مني ومن حضرتي فان زعمت كذالك فما عرفتني وانت من قوم عمين بل انني اعرف بمحامدي وكمالاتي ويرى وابلي بسحب بركاتي - فالذين حسبوني مستجمع جميع صفات كاملة وكمالات شاملة وما وجدوا من كمال وما رؤا من جلال الى جولان خيال الا ونسبوها الي وعزوا الي كل عظمة ظهرت في عقولهم وانظارهم وكل قدرة تراءت امام افكارهم فهم قوم يمشون على طرق معرفتي والحق معهم واولئك من الفائزين - فقوموا عافاكم الله واستقروا محامده عز اسمه وانظروا وامعنوا فيها كالاكياس والمتفكرين - واستنفضوا واستشفوا انظاركم الى كل جهة كمال وتحسسوا منه في قيض العالم وسحه كما يتحسس الحريص امانيه بنشحه فاذا وجدتم كماله التام وريّاه - فاذا هو اياه - وهذا سر لا يبدو الا على المسترشدين

فذالكم ربكم ومولكم الكامل المستجمع لجميع الصفات الكاملة والمحامد التامة الشاملة ولا يعرفه الا من تدبر في الفاتحة واستعان بقلب حزين - وان الذين يخلصون مع الله نية العقد ويعطونه صفقة العهد ويطهرون انفسهم من الضغن والحقد لتفتح عليهم ابوابها فاذاهم من المبصرين -

ومع ذالك فيه اشارة الى انه من هلك بخطاه في امر معرفة الله تعالى واتخذ الها غيره فقد هلك من رفض رعايت كمالاته وترك التانق في عجائب ذاته

والغفلة عما يليق بذاته كما هو عادة المبطلين ـ الا تنظر الى النصارى انهم دعوا الى التوحيد فما اهلكهم الا هذه العلة وسوّلت لهم النفس المضلة و الشهوة المزلة ان اتخذوا واعبدوا الهًا وارتضعوا عقار الضلالة والجهالة ونسوا كمال الله تعالى وما يجب لذاته وخرقوا لله البنات والبنين ـ ولو انهم امعنوا انظارهم فى صفات الله تعالى وما يليق له من الكمالات لما اخطأ توسمهم وما كانوا من الهالكين ـ فاشار الله تعالى ههنا ان القانون العاصم من الخطأ فى معرفة البارى عز اسمه امعان النظر فى كمالاته وتتبع صفات تليق بذاته وتذكر عليها اولى من جدوى وطوى من عدوى وتصور ما اثبت بافعاله من قوته وحوله وقهره وطوله فاحفظه ولا تكن من اللافتين ـ واعلم ان الربوبية كلها لله والرحمانية كلها لله والرحيمية كلها لله والحكم فى يوم المجازات كله لله فاياك وتابيك من مطاوعة مريبك وكن من المسلمين الموحدين ـ واشار فى الاية الى انه تعالى منزه من تجدد صفة وحصول حالة ولحوق وصمة وحور بعد كور بل قد ثبت الحمد له اولا واخرا وظاهرا وباطنا الى ابد الابدين ـ ومن قال خلاف ذلك فقد احرورف وكان من الكافرين ـ

وقد علمت ان هذه الاية ردّ على النصارى وعبدة الاوثان فانهم لا يوفون الله حقه ولا يرجون له برقه بل يعدفون عليه ستارة الظلام ويلقونه فى سبل الالام ويبعدونه من الكمال التام ويشركون به كثيرا من المخلوقين ـ فهذا هو الظن الذى ارداهم والتقليد الذى ابادهم واهلكهم بما عولوا على اقوال المفترين ـ وزعموا انهم من الصادقين وقالوا ان هذه فى الاثار

المتقاة المدونة عن الثقات وما توجهوا الى عثر آباءهم وجهل علماءهم تشريعهم ونحريهم من مراكز تعاليم النبيين۔ وتيههم في كل وادٍ هائمين۔ والعجب من فهمهم وعقلهم انهم يعلمون ان الله كامل تام لا يجوز فيه نقص وشنعة وشحوب وذهول وتغير وحؤول ثم يجوّزون فيه كثيرا منها وينسبون اليه كل شقوة وخسران وعيب ونقصان ويكذبون ما كانوا صدقوه اولًا ويهذون كالمجانين۔

وفي لفظ الحمد لله تعليم للمسلمين انهم اذا سئلوا وقيل لهم من الهكم فوجب على المسلم ان يجيبه ان الهي الذي له الحمد كله وما من نوع كمال وقدرة الاوله ثابت فلا تكن من الناسين۔ ولو لاحظ المشركين حظ الايمان واصابهم طل من العرفان لما طاح بهم ظن السوء بالذي هو قيوم العالمين۔ ولكنهم حسبوه كرجل شاخ بعد الشباب واحتاج لبعد صمديته الى الاسباب ووقعت عليه شدائد تحول وتحول وقشف محول ووقع في الاتراب بل قرب من التباب وكان من المتربين۔

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

اعلم اولا ان العالم ما يعلم ويخبر عنه وما يدل على الصانع الكامل الواحد المدبر بالارادة ويلحق الطالب الى الايمان به ويبصّره الى المومنين۔

وان اخبايا اسرار اسماء ذكرها الله تعالى في هذه الايات واودعها انواع النكات فاصغ الي اكشفها لك فتاعها ان كنت تستحق وتشتق كالمخلصين فاعلم ان هذه الصفات عيون لفيوض الله الكاملة النازلة على اهل الارض والسماء وكل صفة منبع لقسم فيض بترتيب اودع الله آثارها في العالم ليرى توافق قوله بفعله وليكون اية للمتفكرين۔ فالقسم الاول من اقسام الصفات الفيضانية صفة

يسمّيها ربّنا ربّ العالمين وهذه الصفة اوسع الصفات فى الافاضة ولا بد
من ان نسمى فيضانها فيضانا اعمّ لان صفة الربوبية قد احاطت الحيوانات
وغير الحيوانات بل احاطت السماوات والارضين وفيضانها اعم من كل فيض
ما غادر انسانا ولا حيوانا ولا شجرا ولا حجرا ولا سماء ولا ارضا بل نزل ماءه على
كل شيء فاحياه واحاط بالكائنات كلها ظواهرها وبواطنها فكل شيء صنيعة من الله الذى
اعطى كل شيء خلقه وبدء خلق الانسان من طين - واسم ذلك الفيض ربوبية
وبه يبذر الله تعالى بذر السعادة فى كل سعيد وعليه يتوقف استثمار الخيرات
وبروز مادة السعادات واثار الورع والحزامة والتقات وكلما يوجد فى الرشيدين
وكل شقى وسعيد وطيب وخبيث ياخذ حظه كما شاء ربه فى المرتبة الربوبية
فهذا الفيض يجعل من يشاء انسانا ويجعل من يشاء حمارا ويجعل ما يشاء نحاسا
ويجعل ما يشاء ذهبا وما كان الله من المسئولين - واعلم ان هذا الفيض
جار على الاتصال بوجه الكمال ولو فرض انقطاعه طرفة عين لفسدت
السماوات والارض وما فيهن ولكن احاط صحيحا ومريضا ويفاعا وحضيضا
وشجرا وحجرا وكلما فى العالمين - وقدم الله هذا الفيض فى كتابه وضعا لتقدمه
فى عالم اسبابه طبعا فليس هذا التقديم محدودا فى توشية الكلام ومحصورا
فى رعاية الصفاء التام بل هى بلاغة حكمية لاراءة النظام من حيث انه تعالى
جعل اقواله مرأة لروية افعاله الموجودة فى طبقات الانام لتطمئن به قلوب
العارفين **والقسم الثانى** من الصفات الفيضانية صفة يسميها
ربنا الرحمن ولا بد من ان نسمّى فيضانه فيضانا عاما ورحمانية وله مرتبة بعد

مرتبة الفيضان الاعم وهو اخص من الفيضان الاول ولا ينتفع منه الاذو و
الروح من اشياء السماء والارضين - وان الله في وقت هذا الفيض لا ينظر الا استحقاق
والعمل والشكر بل ينزل فضلا منه على كل ذي روح انسانا كان او حيوانا مجنونا كان
او عاقلا مومنا كان او كافرا وينجي كل روح من هلكات دانت منها بعد ما كادت
تهوي فيها ويعطي كلشيء خلقا ينفعه لان الله جواد بالذات وليس بضنين فكلما
ترى في السماء من الشمس والقمر والنجوم والمطر والهواء وما ترى في الارض من
الانهار والاشجار والاثمار والادوية النافعة والالبان السائغة والعسل المصفى
فكلها من رحمانيته عزوجل لا من عمل العاملين - والى هذا الفيضان اشار
الله تعالى في قوله ورحمتي وسعت كلشيء وفي قوله تعالى الرحمن علم القرآن
وفي قوله تعالى من يكلاكم بالليل والنهار من الرحمان وفي قوله تعالى
ما يمسكهن الا الرحمن - تذكرة للمتقين - ولو لم يكن هذا الفيضان لما كان
لطير ان يطير في الهواء - ولا لحوت ان يتنفس في الماء ولا باد كل معيل ضففه وكل
ذي قشف شظفه وما بقي سبيل لاماطته كما لا يخفى على المستطلعين

الاترى كيف يحيي الله الارض بعد موتها ويكور الليل على النهار ويكور النهار
على الليل وسخر الشمس والقمر كل يجري لاجل مسمى ان في ذلك لآيات رحمانية
للمتدبرين - وجعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا وجعل لكم الارض قرارا
والسماء بناء وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبات فذلكم الرحمن ربكم
مربي السالكين - والذين كفروا برحمانيته نجعلوا لله عليهم سلطانا مبينا - وما
قدروا الله حق قدره وكانوا من الغافلين - الا يرون الى الشمس التي تجري من الشرق

الی المغرب اکان خلقها و جریها من عملهم او من تفضل الرحمن الذی وسعت رحمانیته
الصالحین والظالمین۔ وکذالک ینزل الله ماءً فی اوقاته فینشی به زروعا
واشجارا فیها فواکه کثیرة فهذه النعماء من عمل عامل او رحمانیة خالصة من الله
تعالی الذی نجانا من کل اعتیاص لمعیشة واعطانا سلما لکل حاجة نحتاج فیها
الی الارتقاء وارشیته۔ نحتاج الیها للاستسقاء فسبحان الله الذی انعم علینا
برحمانیته وما کان لنا عمل نستحق به بل خلق نعمائه قبل ان نخلق فانظر هل تری
مثله فی المنعمین۔ فحاصل الکلام ان الرحمانیة رحمة عامة لنوع الانسان والحیوان
ولکل ذی روح وکل نفس منفوسة من غیر ارادة اجر عمل ومن غیر لحاظ استحقاق
عبد بصلاحه وتورعه فی الدین۔

والقسم الثالث من الصفات الفیضانیة صفة یسمیها ربنا الرحیم ولا بد من
ان نسمی فیضانها فیضانا خاصا ورحیمیة من الله الکریم۔ للذین یعملون
الصالحات ویشمرون ولا یقصرون ویذکرون ولا یغفلون ویبصرون ولا یتعامون
ویستعدون لیوم الرحیل۔ ویتقون سخط الرب الجلیل۔ ویبیتون لربهم سجدا
وقیاما ویصبحون صائمین۔ ولا ینسون موتهم ورجوعهم الی مولهم الحق بل
یعتبرون بنعی یسمع ویرتاعون لالف یفقد ویذکرون منایاهم من موت الاحباب
ویهولهم هیل التراب علی الاتراب فیلتاعون ویتنبهون ویریهم اخترام الاحبة
موت انفسهم فیتوبون الی الله وهم من الصالحین۔ فلعلک فهمت ان هذا الفیضان
ینزل من السماء علی شریطة العمل والتورع والسمت الصالح والتقوی والایمان ولا وجود
له الا بعد وجود العقل والفهم وبعد وجود کتاب الله تعالی وحدوده واحکامه وکذلک

المحرومون من هذه النعمة لا يستحقون عذابا ومواخذة من قبل هذه الشرائط فظهر ان الرحيمية توام لكتاب الله وتعليمه وتفهيمه فلا يوخذ احد قبله ولا يدرك احدا عطب القهر الا بعد ظهور هذه الرحيمية ولا يسئل فاسق عن فسقه الا بعدها فخذ هذا الشرح وهو رد على المتنصرين - فانهم قائلون بلسع الذنب من آدم الى انقطاع الدنيا ويقولون ان كل عبد مذنب سواء عليه بلغه كتاب من الله تعالى واعطى له عقل سليم او كان من المعذورين وزعموا ان الله تعالى لا يغفر احدا الا بعد ايمانه بالمسيح وزعموا ان ابواب النجات مغلقة لغيره ولا سبيل الى المغفرة بمجرد الاعمال فان الله عادل والعدل يقتضي ان يعذب من كان مذنبا وكان من المجرمين - فلما حصحص الياس من ان تطهر الناس باعمالهم ارسل الله ابنه الطاهر ليزر وزر الناس على عنقه ثم يصلب وينجي الناس من اوزارهم فجاء الابن وقتل ونجا النصارى فدخلوا في حدائق النجات فرحين - هذه عقيدتهم ولكن من لفظها بعين المعقول ووضعها على معيار التحقيقات سلكها مسلك الهذيانات - وان تعجب فيه لتجد اعجب من قولهم هذا لا يعلمون ان العدل اسم واوجب من الرحم نمن ترك المذنب واخذ المعصوم نفعل فعلا لم يبق منه عدل ولا رحم وما يفعل مثل ذلك الا الذي هو اضل من المجانين - ثم اذا كانت المواخذات مشروطة بوعد الله تعالى ووعيده فكيف يجوز تعذيب احد قبل اشاعة قانون الاحكام وتشييده وكيف يجوز اخذ الاولين والآخرين عند صدور معصية ما سبقها وعيد عند ارتكابها وما كان احد عليها من المطلعين - فالحق ان العدل لا يوجد اثره الا بعد نزول كتاب الله ووعده ووعيده واحكامه وحدوده وشرائطه - واضافة العدل الحقيقي الى الله تعالى باطل لا اصل لها لان العدل لا يتصور الا بعد تصور الحقوق وتسليم وجوبها وليس لاحد حق على رب العالمين - الا ترى ان الله

سخر كل حيوان للانسان واباح دماء ها لادنى ضرورته - فلو كان وجوب العدل حقا على الله تعالى لما كان له سبيل لاجراء هذه الاحكام والا فكان من الجائرين ولكن الله يفعل ما يشاء فى ملكوته يعز من يشاء ويذل من يشاء ويحيى من يشاء ويميت من يشاء ويرفع من يشاء ويضع من يشاء - ووجود الحقوق يقتضى خلاف ذلك بل يجعل يداه مغلولة وانت ترى ان المشاهدة تكذبها وقد خلق الله مخلوقه على تفاوت المراتب فبعض مخلوقه افرس وحمير وبعضه جمال ونوق وكلاب وذياب ونمور وجعل لبعض مخلوقه سمعا وبصرا وخلق بعضهم صما وجعل بعضهم عمين فلاى حيوان حق ان يقوم ويخاصم ربه انه لم خلقه كذا ولم يخلقه كذا - نعم كتب الله على نفسه حق العباد بعد انزال الكتب فى تبليغ الوعد والوعيد وبشر بجزاء العاملين - فمن تبع كتابه ونبيه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هى المأوى - ومن عصى ربه واحكامه وابى فسيكون من المعذبين - فلما كان ملاك الامر الوعد والوعيد لا العدل العتيد الذى كان اجنبيا عن الله الوحيد - انهدم من هذا الاصول المنيف المرد الذى بناه النصارى من اوهامهم فثبت ان ايجاب العدل الحقيقى على الله تعالى خيال فاسد ومتاع كاسد - لا يقبله الا من كان من الجاهلين - ومن هنا تجد ان بناء عقيدة الكفارة على عدل الله بناء فاسد على فاسد فتدبر فيه فانه يكفيك لكسر صليب النصارى ان كنت من المناظرين واسم هذه الصفة فى كتاب الله تعالى رحيمية كما قال الله تعالى فى كتابه العزيز وكان بالمومنين رحيما وقال والله غفور رحيم - فهذا الفيضان لا يتوجه الا الى المستحق ولا يطلب الا عاملا - وهذا هو الفرق بين الرحمانية والرحيمية - والقرآن مملو من نظائره ولكن كفاك هذا القدر ان كنت من العاقلين +

القسم الرابع من الفيضان فيضان نسميه فيضاناً اخص ومظهراً تاماً للمالكية - وهو اكبر الفيوض واعلاها وارفعها واتمها واكملها ومنتهاها وثمرة اشجار العالمين - ولا يظهر الا بعد هدم عمارات هذا العالم الحقير الصغير ودروس طلاله وآثاره وشحوب سحنته ونضوب ماء وجنته - وافول نجمه كالمغربين - وهو عالم لطيف دقت اسراره وكثرت انواره يحار فيها فهم المتفكرين - وان قلت لم قال الله تع في هذا المقام مالك يوم الدين وما قال عادل يوم الدين - فاعلم ان السر في ذالك ان العدل لا يتحقق الا بعد تحقق الحقوق وليس لاحد من حق على الله رب العلمين - ونجات الآخرة موهبة من الله تعالى للذين امنوا به وسارعوا الى امتثاله وتقبل احكامه وعبادته ومعرفته بسرعة معجبة كانهم كانوا في نجاء حركاتهم ومسائح غدواتهم وروحاتهم ممتطين على هوجاء شملة ونوق مشمعلة - وان لم يتموا امر الاطاعة وما عبدوا حق العبادة وما عرفوا حق المعرفة ولكن كانوا عليها حريصين - وكذالك الذين عصوا ربهم وان لم تبلغ شقوتهم مداها ولكن كانوا اليها مسارعين - وكانوا يعملون السيئات ويزيدون في جراءاتهم وما كانوا من المنتهين - فكل يرى ما كان في نيته رحمة من الله او قهراً فمن نادح مهب نسيم الرحمة فيجد حظاً منها خالداً فيها ومن قابل صراصر القهر فسيقع في صدماتها وما هذا الا المالكية لا العدل الذي يقتضي الحقوق فتدبر ولا تكن من الغافلين

واعلم ان في ترتيب هذه الصفات بلاغة اخرى نريد ان نذكرها لتكحل من كحل المتبصرين - وهو ان الآيات التي وضعها الله بعدها كلها مقسومة على تلك الصفات

برعايت المحاذات ووضع بعضها تحت بعض كطبقات السموات والارضين - وتفصيله
انه تعالى ذكر اولًا ذاته وصفاته بترتيب يوجد في العالمين - ثم ذكر كل ما هو بسبب
البشرية بترتيب يشاهد في قانون الله ومع ذالك جعل كل صفة بشرية تحت
صفة الهية وجعل لكل صفة انسانية مشربًا وسقيًا من صفة الهية تستفيض
منها واری التقابل بينهما بترتيب وضعي يوجد في الآيات فتبارك الله احسن المرتبين
وتشريحه ان امهات الصفات مع اسم الذات خمسة ابحر قد تقدم ذكرها في صدر
السورة اعني الله[1] - ورب العالمين[2] - والرحمن[3] - والرحيم[4] - ومالك يوم الدين[5] فجعل الله
لمثلها خمسة من الغرفات مما ذكر من بعد وقابل الخمسة بالخمسة وكل واحد من المغترفات يشرب من ماء
صفة تشابهه وتواجهه وتاخذ مما احتوت على معان تسر العارفين - مثلًا
اوّلها بحر اسم الله تعالى وتغترف منه جملة اياك نعبد التی حذته وصارت
كالمحاذين - وحقيقة التعبد تعظيم المعبود بالتذلل التام والاحتذاء بمثاله
والانصباغ بصبغه والخروج من النفس والانانية كالفانين - وسره ان العبد
قد خلق كالمريض والعليل والعطشان وشفاءه وتسكين غلته وارواء كبده في ماء
عبادت الله فلا يبرء ولا يرتوی الا اذا يثنی اليه انصبابه ويفرط صبابه ويسعى اليه
كالمستسقين - ولا يطهر قريحته ولا يلبد عجاجته ولا يجلی مجاجته الا ذكر الله
الا بذكر الله تطمئن قلوب الذين يعبدون الله ويانونه مسلمين - ففی اياك نعبد
اقرار المعبودية الله الذی هو مستجمع جميع صفات الكاملية ولذالك وقعت هذه
الجملة تحت جملة الحمد لله فانظر ان كنت من الناظرين -
وثانيها بحر رب العالمين وتغترف منها جملة اياك نستعين - فان العبد

اذا سمع ان اللہ یربی العالمین کلها وما من عالم الا هو مربیه ورأی نفسه ملوثاً بالسوء فتضرع واضطر والتجأ الی بابه وتعلق باهدابه ودخل فی مأدبه برعایت آدابه لیدرکه بالربوبیته ویحسن الیه وهو خیر المحسنین۔ فان الربوبیة صفت تعطی کل شئ خلقه المطلوب لوجوده ولا یغادره کالناقصین۔

وثالثها بحر اسم الرحمٰن وتغترف منه جملة اهدنا الصراط المستقیم لیکون العبد من المهتدین المرحومین۔ فان الرحمانیة تعطی کلما یحتاج الیه الوجود الذی ربّی من صفت الربوبیة فهذه الصفت تجعل الاسباب موافقة للمرحوم واثر الربوبیة تسویة الوجود وتخلیقه کما یلیق وینبغی واثر هذه الصفت انها تکسی ذالك الوجود لباساً یواری سوأته وتهب له زینته وتکحل عینیه وتغسل وجهه وتعطی له فرسا للرکوب وتریه طرق الفارسین۔ ومرتبتها بعد الربوبیته وهی تعطی کل شئ مطلوب وجوده وتجعله من الموفقین۔

ورابعها بحر اسم الرحیم وتغترف منه جملة صراط الذین انعمت علیهم لیکون العبد من المنعمین المخصوصین۔ فان الرحیمیة صفت مدنیة الی الانعامات الخاصة التی لا شریك فیها المطیعین۔ وان کان الانعام العام محیطة بکل شی من الناس الی الافاعی والتنین۔ **وخامسها بحر مالك یوم الدین**۔ وتغترف منه جملة غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فان غضب اللہ وترکه فی الضلالة لا تظهر حقیقته علی الناس علی وجه الکمال الا فی یوم المجازات الذی یجازیهم اللہ فیه بغضبه وانعامه ویجازیهم بتذلیله واکرامه ویتجلی عن نفسه الی حدٍ ما تجلی کمثله ونزاع السابقون کفر بمن تجلی وترك

الجاهلية بغيتهم المبين - وفيه يعلم الذين كفروا انهم كانوا مورد غضب الله وكانوا قوما عمين - ومن كان في هذه اعمى فهو في الاخرة اعمى ولكن عمي هذه الدنيا مخفي ويتبين في يوم الدين - فالذين ابوا وما تبعوا هدى رسولنا ونوركتابنا وكانوا لطواغيتهم متبعين - فسوف يرون. غضب الله وتغيظ النار وزفيرها ويرون ظلمتهم وضلالتهم بالاعين ويجدون انفسهم كالطالع الاعور ويدخلون جهنم خالدين فيها وما كان لهم احد من الشافعين - وفي الاية اشارة الى ان اسم مالك يوم الدين ذو الجهتين يضل من يشاء ويهدي من يشاء فاسئلوه ان يجعلكم من المهتدين -

هذا ما اردنا من بيان بعض نكات هذه الآية ولطائفها الادبية التي هي للناظرين كالايات وبلاغتها الرائعة المتبكرة المحبرة المحتوية على محاسن الكنايات مع درر حكمية ومعارف نادرة من دقائق الالهيات فلا تجد نظيرها في الاولين والاخرين - فلاشك ان ملح ادبها بارعة وقرمها على اعلام العلوم فائقة وهي ليصبي قلوب العارفين - وقد علمت ترتيب خمسة ابحر التي تجري بعضها تلو بعض - فتسلمه وكن من الشاكرين - واما ترتيب المعترفات فتعرفه بترتيب ابحرها ان كنت من المعترفين

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قدم الله عز وجل قوله اياك نعبد على قوله اياك نستعين اشارة الى تفضلاته الرحمانية من قبل الاستعانة فكان العبد يشكر ربه ويقول يا رب اني اشكرك على نعمائك التي اعطيتني من قبل دعائي ومسئلتي وعملي وجهدي واستعانتي بالربوبية والرحمانية التي سبقت

سؤال السائلين - ثم اطلب منك قوة وصلاحًا وفلاحًا وفوزًا ومقاصد
التي لا تعطى الا بعد الطلب والاستعانة والدعاء وانت خير المعطين - وفي هذه
الآيات حث على شكر ما تعطى والدعاء بالصبر فيما تتمنى وفرط اللهج الى ما هو اتم
واعلى لتكون من الشاكرين الصابرين - وفيها حث على نفي الحول والقوة والاستطراح
بين يدي سبحانه مترقبًا منتظرًا مديمًا للسوال والدعاء والتضرع والثناء و
الافتقار مع الخوف والرجاء كالطفل الرضيع في يد المغاثر والموت عن الخلق
وعن كل ما هو في الارضين - وفيها حث على اقرار واعتراف باننا الضعفاء لا نعبد
الا اياك ولا نلتمس منك الا بعونك - بك نعمل وبك نتحرك واليك نسعى
كالتواكل متحرقين وكالعشاق متلظين - وفيها حث على الخروج من الاختيال
والزهو والاعتصام بقوة الله تعالى وحوله عند اعتياص الامور وهجوم المشكلات
والدخول في المنكسرين - كانه تعالى شانه يقول يا عبادي احسبوا انفسكم كالميتين
وبالله اعتضدوا وكل حين - فلا يزدها الشاب منكم بقوته ولا يبخص الشيخ بهراوته
ولا يفرح الكيس بدهائه ولا يثق الفقيه بمعين علمه وجودة فهمه وذكائه
ولا يتكل الملهم على الهامه وكشفه وخلوص دعائه فان الله يفعل ما يشاء ويطرد
من يشاء ويدخل من يشاء في المخصوصين - وفي جملة اياك نستعين اشارة
الى عظمة شر النفس الامارة التي تسعى كالعسارة وكانها افعى شرها قد طم فجعل
كل سليم كعظم اذا رم وتراها تنفث السم او هي ضرغام ما شكل ان هم ولا حول
ولا قوة ولا كسب ولا عمل الا بالله الذي هو يرجم الشياطين -
وفي تقديم نعبد على نستعين نكات اخرى فنكتب للذين هم مشغوفون

بآيات المثاني لابركات المثاني ويبعثون إليها شتايقين - وهي ان الله عزوجل يعلم عباده دعاءً فيه سعادتهم فيقول يا عبادي سلوني بالانكسار والعبودية وقولوا ربنا إياك نعبد ولكن بالمعانات والتكلف والتخشع وتفرقة الخاطر وتمويهات الخناس وبالروية الناصبة والاوهام الناصبة والخيالات المظلمة كماء مكدر من سيل او كحاطب ليل وان نتبع الا ظنا وما نحن بمستيقنين - وإياك نستعين يعني نستعينك للذوق والشوق والحضور والايمان الموفور والتلبية الروحانية والسرور والنور ولتوشيح القلب بحلي المعارف وحلل الحبور لنكون بفضلك من سابقين في عرصات اليقين والى منتهى المارب واصلين - وفي بحار الحقائق متوردين - وفي قوله تعالى إياك نعبد تنبيه آخر وهو انه يرغب فيه عباده الى ان يبذلوا في مطاوعته جهد المستطيع ويقوموا ملبين في كل حين تلبية المطيع فكان العباد يقولون ربنا انا لا نالو في المجاهدات وفي امتثال وابتغاء المرضات ولكن نستعينك ونستكفي بك الافتتان بالعجب والرياء ونستوهب منك توفيقا قائدا الى الرشد والرضاء وانا ثابتون على طاعتك وعبادتك فاكتبنا في المطاوعين - وهذا اشارة اخرى وهي ان العبد يقول يا رب انا حصصناك بمعبوديتك واثرناك على كل ما سواك فلا نعبد شيئا الا وجهك وانا من الموحدين - واختار عزوجل لفظ المتكلم مع الغير اشارة الى ان الدعاء لجميع الاخوان لا لنفس الداعي وحث فيه على مسالمة المسلمين واتحادهم ووداد هم وعلى ان يعنو الداعي لنفسه لنصح اخيه كما يعنو لنصح ذاته ويهتم ويتقلق لحاجاته كما يهتم ويتقلق لنفسه ولا يفرق بينه وبين اخيه ويكون لله بكل القلب من الناصحين

فکانه تعالیٰ یوصی ویقول یاعبادِ تهادُوا بالدعاء تهادی الاخوان والمحبین ۔ وتمناثوا دعواتکم وتباثوا انباتکم وکونوا فی المحبت کالاخوان والآباء والبنین

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

هذا الدعاء ردّ علی قول الذین یقولون ان القلم قد جف بما هو کائنٌ فلا فائدة فی الدعاء فالله تبارک وتعالیٰ یبشر عبادہ بقبول الدّعاء فکانه یقول یاعبادادعونی استجب لکم وان فی الدعاء تاثیرات وتبدیلاتٌ والدعاء المقبول یدخل الداعی فی المنعمین ۔ وفی الآیة اشارة الی علامات تعرف بها قبولیة الدعاء علی طریق الاصطفاء وایماء الی اٰثار المقبلین ۔ لان الانسان اذا احبّ الرحمٰن وقوّی الایمان فلا بد للانسان کان علی حسن اعتقاد فی امر استجابة دعواته ولکن الاعتقاد لیس کعین الیقین ۔ ولیس الخبر کالمعاینة ولا یستوی حال اولی الابصار والعمین ۔

بل من یدرب باستجابة الدعوات حق التدرب وکان معه اثر من المشاهدات فلا یبقی له شکٌ ولا ریبٌ فی قبولیة الادعیة والذین یشکون فیها فسببه حرمانهم من ذٰلک الحظ ثم قلّت التفاتهم الی ربهم وابتلاءهم بسلسلة اسباب توجد فی واقعات الفطرة وظهورات القدرت فما ترقّت اعینهم فوق الاسباب المادیة الموجودة امام الاعین فاستبعدوا ما لم یحط بها آراءهم وما کانوا مهتدین ۔

وفی هذه السورة نکاتٌ شتّی نرید ان نکتب بعضها ومنها انّ الفاتحة سبع اٰیاتٍ اولّها الحمد لله رب العالمین وآخرها غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ۔ وفی الآیة الاولی

بیان بدء الخلق وفی الاخرین اشارة الی قوم تقوم القیامة علیهم عقیب انقراضهم من الیهود والمتنصرین وفی
تعیین سبع ایات اشارة الی ان عمر الدنیا سبعة کما ان ایامنا سبوعنا سبعة وما ندری حقیقة السبعة علی وجه
التحقیق هی آلاف کما فهمنا او غیر ذلک ولکنا نعلم انه ما بقی من السبعة الا واحد وقد اراد الله فعرفات
جدیدة لا یرد نفضا ثم ختمها بایتین الاولی عند اختتامها وبعلق الاخرین ـ وفی الایة السادسة یعنی صراط
الذین انعمت علیهم نکتة اخری وهی ان آدم قد خلق فی یوم السادس نعم علیه ونفخ فیه روح الحیات فی
الجمعة بعد العصر وکذلک یخلق رجل فی الالف السادس وهو آدم قوم اضاعوا ایمانهم فیحیی قلوبهم
ویهب لهم فطرة العضو کطریا و یجعلهم بعد نومهم من المستیقظین ٭

وفی ایة اهدنا الصراط المستقیم اشارة وحث علی دعاء صحت المعرفت کانه
یعلمنا ویقول ادعوا الله ان یریکم صفاته کما هی ویجعلکم من الشاکرین ـ ان الامم الاولی ما ضلوا
الا بعد کونهم عمیا فی معرفة صفات الله تعالی الذی هو ملاک مرضاته فکانوا یقفون الایام فیما یزید
الاثام فحل غضب الله علیهم فضربت علیهم الذلة وکانوا من الهالکین ـ والیه اشار الله تعالی
فی قوله غیر المغضوب علیهم وسیاق کلامه یعلم ان غضب الله لا یتوجه الا الی قوم انعم الله علیهم
من قبل الغضب فالمراد من المغضوب علیهم فی الایة قوم عصوا فی نعماء وآلاء رزقهم الله خاصة
واتبعوا الشهوات ونسوا المنعم وحقه وکانوا من الکافرین ـ واما الضالون فهم قوم ارادوا ان
یسلکوا مسالک الصواب ولکن لم یکن معهم من العلوم الصادقة والمعارف المنیرة الحقة والادعیة
العاصمة الموفقة بل غلبت علیهم خیالات وهمیة فرکنوا الیها وجهلوا طریقهم واخطا وا
مشربهم من الحق فضلوا وما سرحوا افکارهم فی مراعی الحق المبین ـ والعجب من افکارهم
وعقولهم وانظارهم انهم جوزوا علی الله وعلی خلقه ما یابی منه الفطرة الصحیحة والاشراقات
القلبیة ولم یعلموا ان الشرائع تخدم الطبائع والطبیب معین للطبیعة لا منازع لها فیا حسرة

عليهم ما الهاهم عن صراط الصادقين وفي هذه السورة يعلّم الله تعالى عباده المسلمين فكأنه
يقول يا عبادي انكم رأيتم اليهود والنصارى فاجتنبوا شبه اعمالهم واعتصموا بحبل الدعاء
والاستغاثة ولا تنسوا نعماء الله كاليهود فيحل عليكم غضبه ولا تتركوا العلوم الصادقة والدعاء
ولا تغفلوا من طلب الهداية كالنصارى فتكونوا من الضّالين - وحثّ على طلب الهداية
اشارة الى انّ الثبات على الهداية لا يكون الا بدوام الدعاء والتضرع في حضرة الله ومع ذلك
اشارة الى ان الهداية امر من لدنه والعبد لا يهتدي ابدا من غير ان يهديه الله ويدخله في
المهديين - واشارة الى ان الهداية غير متناهية وترقى النفوس اليها بسلم الدعوات ومن
ترك الدعاء فاضاع سلمه فانما الحري بالاهتداء من كان رطب اللسان بالدعاء وذكر ربه
وكان عليه من المداومين - ومن ترك الدعاء وادّعى الاهتداء فعسى ان يتزين للناس بما ليس فيه
ويقع في هوة الشرك والرياء ويخرج من جماعة المخلصين - والمخلص يترقى يوما فيوما حتى يصير
مخلصا بفتح اللام وتهب له العناية سرا يكون بين الله وبينه ويدخل في المحبوبين - ويتنزل منزلة
المقبولين - والعبد لا يبلغ حقيقة الايمان من غير ان يفهم حقيقة الاخلاص ويقوم عليها ولا يكون
مخلصا وعنده على وجه الارض شيء يتكأ عليه او يخافه او يحسبه من الناصرين - ولا ينجو احد من غوائل
النفس وشرورها الا بعد ان يتقبل الله باخلاصه ويعصمه بفضله وحوله وقوته ويذيقه من شراب
الروحانيين لانها خبيثة وقد انتهت الى غاية الخبث وصارت منشأ الاهوية
المضلة الردية المردية فعلم الله تعالى عباده ان يفروا اليه بالدعاء عائذا من شرورها
ويداويهم بالبدن خلهم في زمر المحفوظين - وان مثل جذبات النفس كمثل الحميات الحادة
فكما تجد عند تلك الحميات اعراضا هايلة مشتدة مثل النافض والبرد والقشعريرة
ومثل العرق الكثير والرعاف المفرط والقيء العنيف والاسهال المضعف والعطش الذي لا يطفأ

ومثل السبات الكثير والارق اللازم وخشونة اللسان وتحمل الفم ومثل العطاس الملح والصداع الصعب والسعال المتواتر وسقوط الشهوة والفواق وغيرها من علامات المحمومين كذالك للنفس جذبات وعلامات مواد ها نفورها وامواجها تموروا عراضها تدور وبقسراتها تحور واسيرها يبور وقل من كان من الناجين فطلب الهداية كمثل الرجوع الى الطبيب الحاذق والاستطراح بين يدى المعالجين والانعام الذى اشار الله اليه لعباده هو تبتل العبد الى الله واحماد وداوه ودوام اسعاده ورجوع الله اليه ببركا نتوالها اماماً واستجابة وجعله طوعاً من الموادة وادخاله في عبادة المحفوظين وقوله يا ناركوني برداً وسلاماً على ابراهيم وجعله من الطيبين الطاهرين - فهذا هو الشفاء من حمى المعاصي والعلاج باوفق الادوية والاغذية والتدبير اللطيف الذي لا يعلمه الا رب العالمين

ثم اعلم ان الله في هذه السورة المباركة يبين للمؤمنين ما كان اخر شان اهل الكتاب ويقول ان اليهود عصوا ربهم بعد ما نزلت عليهم الانعامات وتواترت التفضلات فصاروا قوماً مغضوباً عليه والنصارى نسوا صفات ربهم وانزلوه منزل العبد الضعيف العاجز فصاروا قوماً ضالين -

وفي السورة اشارة الى ان امر المسلمين سيئول الى امر اهل الكتاب في اخر الزمان فيشابهونهم في افعالهم واعمالهم فيدركهم الله تعالى بفضل من لدنه وانعام من عنده ويحفظهم من الانحرافات السبعية والبهيمية والوهمية ويدخلهم في عباده الصالحين

وفي السورة اشارة الى بركات الدعاء والى انه كل خير ينزل من السماء والى انه من عرف الحق وثبت نفسه على الهدى وتهذب وصلح فلا يضيعه الله ويدخله في عباده المنعمين - والذي عصى ربه فيكون من الهالكين

وفي السورة اشارة الى ان السعيد هو الذي كان فيه جبلة الدعاء لا ليعبأ ولا ليعبث ولا ليلعب

ولا ييئس ويثق بفضل ربه الى ان تدركه عناية الله فيكون من الفائزين

وفى السورة اشارة الى ان صفات الله تعالى موثرة بقدر ايمان العبد بها واذا توجه العارف الى صفة من صفات الله تعالى رأى البصر لا ببصر روحه وآمن ثم آمن حتى فنا فى ايمانه فتدخل روحانية هذه الصفة فى قلبه وتاخذه منه فيرى السالك بأنه فارغا من غير الرحمان وقلبه مطمئنا بالايمان وعيشه حلوا بذكر المنان ويكون من المستبشرين۔ فتتجلى تلك الصفة له وتستوى عليه حتى يكون قلب هذا العبد عرش هذه الصفة وينصبغ القلب بصبغها بعد ذهاب الصبغ النفسانية وبعد كونه من الفانين۔

فان قلت من اين علمت ان هذه الاشارة توجد فى الفاتحة فاعلم ان لفظ الحمد لله يدل عليه فان الله تعالى ما قال قل الحمد لله بل قال الحمد لله فكانه انطق فطرتنا واران ما كان مخفيا فى فطرتنا وهذه اشارة الى ان الانسان قد خلق على فطرة الاسلام وادخل فى فطرته ان يحمد الله ويستيقن انه رب العالمين ورحمن ورحيم ومالك يوم الدين وانه يعين المستعين ويهدى الداعين۔ فثبت من ههنا ان العبد مجبول على معرفة ربه وعبادته وقد اشرب فى قلبه محبته فتظهر هذه الحالة بعد رفع الحجب ويجرى ذكر الله تعالى على اللسان من غير اختيار وتكلف وتنبت شجرة المعارف وتثمر وتؤتى اكلها كل حين وفى قوله تعالى صراط الذين انعمت عليهم اشارة اخرى وهو ان الله تعالى خلق الآخرين مشاكلين بالاولين۔ فاذا اتصلت ارواحهم بارواحهم بكمال الاقتداء ومناسبة الطبائع فينزل الفيض من قلوبهم الى قلوبهم ثم اذا تم انضاء المستفيض الى المفيض وبلغ الامر الى غاية الوصلة فيصير وجودهما كشئ واحد ويغيب احدهما فى الآخر وهذه الحالة هى المعبر عنها بالاتحاد وفى هذه المرتبة يسمى السالك فى السماء تسمية الانبياء لمشابهتها ايّاهم فى جوهرهم وطبعهم كما لا يخفى على العارفين۔

وحاصل الكلام ان الله تعالى يبشر لامّة نبيّنا صلى الله عليه وسلم فكانه يقول يا عباد
انكم خُلقتم على طبائع المنعمين السابقين وفيكم استعداداتهم فلا تضيعوا الاستعدادات
وجاهدوا لتحصيل الكمالات واعلموا ان الله جواد كريم وليس ببخيل ضنين - ومن
ههنا يُفهم سر نزول المسيح الذي يختصم الناس فيه - فان عبداً من عباد الله اذا اقتدى
هدى المهتدين وتبع سنن الكاملين وتاهب للانصباغ بصبغ المهديين وعطف
اليهم بجميع ارادته وقوته وجنانه وادّى شرط السلوك بحسب امكانه وشفّع الاقوال بالاعمال
والمقال بالحال ودخل في الذين يتعاطون كاس المحبة للقادر ذي الجلال ويقتدحون
زناد ذكر الله بالتضرع والابتهال ويبكون مع الباكين - فهنالك يفور بحر رحمة الله
ليطهره من الاوساخ والادران ولترويه بافاضة التهتان ثم ياخذ يده ويرقيه الى
اعلى مراتب الارتقاء والعرفان - ويدخله في الذين خلوا من قبله من الصلحاء والاولياء
والرسل والنبيين - فيعطى كمالا كمثل كمالهم وجمالا كمثل جمالهم وجلالا كمثل جلالهم وقد
يقتضى الزمان والمصلحتان يرسل هذا الرجل على قدم نبي خاص فيعطى له علماً كعلمه وعقلا
كعقله ونوراً كنوره واسماً كاسمه ويجعل الله ارواحهما كمرايا متقابلة - فيكون النبي كالاصل
والولي كالظل من مرتبة ياخذ من روحانيته ويستفيد حتى يرتفع منهما الامتياز والغيرية
وترد احكام الاول على الآخر ويصيران كشيءٍ واحد عند الله وعند ملاءه الاعلى وينزل
على الآخر ارادة الله وتصريفه الى جهة وامره ونهيه بعد عبوره على روح الاول وهذا
سرّ من اسرار الله تعالى لا يفهمه الا من كان من الروحانيين - واعلم ان ذلك الرجل الذي
يتشابه قلبه بقلب نبي بمشابهة قوية شديدة تامة كاملة لا ياتي الا اذا اشتدت الضرورة
لمجيئه فلما قامت الضرورة لوجود مثل ذلك الرجل يستاثر الله عبداً من عباده لهذا الامر

فیدانیه رحمته ما کانت دانت صورته وینزل علیه سر روحه وحقیقة جوهره وصفاء سیرته وشأن شمائله ویجعل ارادته فی ارادته وتوجهاته فی توجهاته حتی یتجلی فید جمیع شیون النبی المشبه به ویصیر مغمورا فی معنی الاتحاد فیصیران حقیقة واحدة یقع علیهما اسم واحد وینسبون الی مثال واحد کان النبی المشبه به نزل من السماء الی اهل الارضین - هذا معنی قول النبی صلی الله علیه وسلم فی نزول عیسی ابن مریم علیه السلام وهو الحق لا یخالف القرآن ولا یعارضه وقد مضی مثله فی الاولین - فلا تجادل بغیر الحق ولا تکن من المنکرین - قد توفی عیسی کما توفی الذین خلوا من قبله وجاؤا من بعده فلا تخف قوما ترکوا کتاب الله ونصوصه واثروا غیر القرآن علی القرآن واثروا الشک علی الیقین - وخف الله وقهره واعتزل تلک الفرق کلها واعتصم بحبل الله المتین - ومن صرف عنان التوجه الی هذه الآیة وامعن فیه حق الامعان فیری انها شاهد علی بیاننا هذا ویکون من المذعنین ۔

فلا تعذلوني بعد ما قلت سره	واثبته بدلائل الفرقان
وقد بان برهاني بقول واضح	وانا رصد في عند ذي العرفان
وعلیک بالصدق التقی وسبله	ولولاه الفالک فی النیران

ثم اعلموا ان لله تعالی صفات ذاتیة ناشئة من اقتضاء ذاته وعلیها مدار العالمین کلها وهی اربع ربوبیة ورحمانیة ورحیمیة ومالکیة کما اشار الله تعالی الیها فی هذه السورة وقال رب العالمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین - فهذه الصفات الذاتیة سابقة علی کل شیء ومحیطة بکل شیء ومنها وجود الاشیاء واستعدادها وقابلیتها ووصولها الی کمالاتها واما صفة الغضب فلیست ذاتیة لله تعالی بل هی ناشئة من عدم قابلیة

بعض الاعيان للكمال المطلق وكذلك صفت الاضلال لا يبيد والا بعد زيغ الضالين ـ
واما حصر الصفات المذكورة في الاربع فنظرا على العالم الذي يوجد فيه آثارها الا ترى
ان العالم كله يشهد على وجود هذه الصفات بلسان الحال وقد تجلت هذه الصفات بحولات لا يشك
فيها بصير الا من كان من قوم عمين ـ وهذه الصفات اربع الى انقراض النشأة الدنيوية
ثم تجلي من تحتها اربع أخرى التي من شأنها انها لا تظهر الا في العالم الاخر ـ واول مطالعها
عرش الرب الكريم الذي لم يتدنس بوجود غير الله تعالى وصار مظهرا تاما لانوار رب العالمين
وقوائمه اربع ربوبية ورحمانية ورحيمية ومالكية يوم الدين ـ ولا جامع لهذه الاربع
على وجه الظلية الا عرش الله تعالى وقلب الانسان الكامل وهذه الصفات امهات لصفات
الله كلها ووقعت كقوائم العرش الذي استوى الله عليه وفي لفظ الاستواء اشارة الى هذا
الانعكاس على الوجه الاتم الاكمل من الله الذي هو احسن الخالقين ـ وتنتهي كل قائمة من
العرش الى ملك هو حاملها ومدبر امرها ومورد تجلياتها وقاسمها على اهل السماء والارضين
فهذا معنى قول الله تعالى يحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية فان الملائكة يحملون صفاتا فيها حقيقة
عرشية والسر في ذلك ان العرش ليس شيئا من اشياء الدنيا بل هو برزخ بين الدنيا
والاخرة ومبدء قديم للتجليات الربانية والرحمانية والرحيمية والمالكية لاظهار التفضلات
وتكميل الجزاء والدين ـ وهو داخل في صفات الله تعالى فانه كان ذا العرش من قديم ولم
يكن معه شيء فكن من المتدبرين ـ وحقيقة العرش واستواء الله عليه سر عظيم من اسرار
الله تعالى وحكمة بالغة ومعنى روحاني وسمي عرشا لتفهيم عقول هذا العالم ولتقريب الامر الى
استعدادهم وهو واسطة في وصول الفيض الالهي والتجلي الرحماني من حضرة الحق الى الملائكة
ومن الملائكة الى الرسل ولا يقدح في وحدته تعالى تكثر قوابل الفيض بل التكثر ههنا يوجب البركات

لبني آدم ويعينهم على القوة الروحانية وينصرهم في المجاهدات والرياضات الموهبة لظهور المناسبات التي بينهم وبين ما يصلون اليه من النفوس كنفس العرش والعقول المجردة الذين يصلون الى المبدء الاول وعلة العلل ثم اذا اعان السالك الجذبات الالهية والنسيم الرحمانية فيقطع كثيرا من حجبه وينجيه من بعد المقصد وكثرة عقباته وآفاته وينوره بالنور الالهي ويدخله في الواصلين ـ فيكمل له الوصول والشهود مع رؤيته عجائبات المنازل والمقامات ولا شعور لاهل العقل بهذه المعارف والنكات ولا مدخل للعقل فيه والاطلاع بامثال هذه المعاني انما هو من مشكوة النبوة والولاية وما شمت العقل رائحتها كان لعاقل ان يضع القدم في هذا الموضع الا بجذبة من جذبات رب العالمين ـ

واذا انفكت الارواح الطيبة الكاملة من الابدان ويتطهرن على وجه الكمال من الاوساخ والادران يعرضون على الله تحت العرش بواسطة الملائكة فيأخذون بطور جديد حظا من ربوبيته بمغائر ربوبيته سابقته وحظا من رحمانيته مغائر رحمانية اولى وحظا من رحيمية ومالكية مغائر ما كان في الدنيا فهنالك نكون ثمانی صفات تحملها ثمانية من ملائكة الله باذن احسن الخالقين ـ فان لكل صفة ملك موكل قد خلق لتوزيع تلك الصفت على وجه التدبير ووضعها في محلها واليه اشارة في قوله تعالى والمدبرات امرا فتدبر ولا تكن من الغافلين ـ

وزيادة الملائكة الحاملين في الاخرة لزيادت تجليات ربانية ورحمانية ورحيمية ومالكية عند زيادة القوابل فان النفوس المطمئنة بعد انقطاعها ورجوعها الى العالم الثاني والرب الكريم تترقى في استعدادها فتموج الربوبية والرحمانية والرحيمية والمالكية بحسب قابليتها تهم واستعدادهم كما انشهد عليه كشوف العارفين ـ ان كنت من الذين أعطي

لہم حظ من القرآن فتجد فیہ کثیرا من مثل ھذا البیان - فانظر بالنظر الدقیق - لتجد شہادۃ ھذا التحقیق من کتاب اللہ رب العالمین -

ثم اعلموا ان فی آیۃ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم اشارۃ عظیمۃ الی تزکیۃ النفوس من دقائق الشرک واستیصال اسبابہا ولاجل ذٰلک رغب اللہ فی الآیۃ فی تحصیل کمالات الانبیاء واستفتاح ابوابہا فان اکثر الشرک قد جاء فی الدنیا من باب اطراء الانبیاء والاولیاء وان الذین حسبوا نبیہم وحیدا فریدا ووحدہ لاشریک لہ کذات حضرۃ الکبریاء فکان مآل امرھم انہم اتخذوہ الٰہا بعد مدۃ وھٰکذا فسدت قلوب النصاریٰ من الاطراء والاعتداء فاللہ یشیر فی ھذہ الآیۃ الی ھذہ المفسدۃ والغوایۃ ویومی الی ان المنعمین من المرسلین والنبیین والمحدثین انما یبعثون لیصطبغ الناس بصبغ تلک الکرام لا ان یعبدوھم ویتخذوھم الہۃ کالاصنام فالغرض من ارسال تلک النفوس المہذبۃ ذوی الصفات المطہرۃ ان یکون کل متبع فرع تلک الصفات لاقارع الجبہۃ علی ھذہ الصفات فاومیٰ فی ھذہ الآیۃ لاولی الفہم والدرایۃ الی ان کمالات النبیین لیست ککمالات رب العالمین وان اللہ احد صمد وحید لاشریک لہ فی ذاتہ ولا فی صفاتہ واما الانبیاء فلیسوا کذٰلک بل جعل اللہ لہم وارثین فامتہم ورثاء ھم یجدون ما وجد انبیاء ھم ان کانوا لہم متبعین والی ھذا اشار فی قولہ عزوجل قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ فانظر کیف جعل الامۃ احباء اللہ بشرط اتباعہم واقتداءھم بسید المحبوبین - فدلت آیۃ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ان تراث السابقین من المرسلین والصدیقین حق واجب غیر مجذوذ ومفروض للاخرین من المومنین الصالحین الی یوم الدین - وھم یرثون الانبیاء

ويجدون ما وجدوا من انعامات الله ـ وهذا هو الحق فلا تكن من الممترين ـ

واما سر ذلك التوارث وليمتيت المورث والوارث فتنكشف من تلك الاية التى تعلم التوحيد وتعلم الرب الوحيد فان الله للمعين وارحم الراحمين اذا علم ذائق التوحيد وبالغ فى الملقين وقال اياك نعبد واياك نستعين ـ فاراد عند هذا التعليم والتفهيم ان يقطع عروق الشرك كلها فضلا من لدنه ورحمة منه على امة خاتم النبيين ـ ليجى هذه الامة من افات وردت على المتقدمين ـ فعلمنا دعاء مبرة وعطاء وجعلنا منه من المستخلصين ـ فنحن ندعو بتعليمه ونطلب منه بتفهيمه فرحين بروحه مفصحين بحمده قائلين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين ـ ونحن نسئل الله لنا فى هذا الدعاء كلما اعطى للانبياء من النعماء ونسئله ان نثبت كالانبياء على الصراط وتجافى عن الاشتطاط وندخل معهم فى مربع حظيرة القدس متطهرين من كل انواع الرجس ومبادرين الى ذرار رب العالمين فلا يخفى ان الله جعلنا فى هذا الدعاء كاظلال الانبياء واورثنا واعطانا المعلوم والمكتوم والمعكوم والمختوم من كل الآلاء والنعماء فاحتملنا منها وقرنا ورجعنا بما يسد فقرنا وسألت اودية بقدرها فاحللنا محل الفائزين ـ وهذا هو سر ارسال الانبياء وبعث المرسلين والاصفياء لتصبغ بصبغ الكرام وننتظم فى سلك الالتيام ونرث الاولين من المقربين المنعمين ـ

ومع ذلك قد جرت سنت الله انه اذا اعطى عبدا كمالا وطفق الجهال يعبدونه ضلالا ويشركونه بالرب الكريم عزة وجلالا بل يحسبونه ربا فعالا فيخلق الله مثله ويسميه بتسميه ويضع كمالاته فى فطرته وكذلك يجعل لغيرته ليبطل ما خطر فى قلوب المشركين

يفعل ما يشاء ولا يسئل عما يفعل وهم من المسئولين ۔ يجعل من يشاء كالدر السائغ للاعتزاء
او كالدرة البيضاء فى اللمعان والصفاء ويسوق اليه شربا من التسنيم ويضمخ بالطيب
العميم حتى يسفر عن مراى وسيم وارج نسيم للناظرين ۔ فالحاصل انه تعالى اشار
فى هذا الدعاء لطلاب الرشاد الى رحمته العامة والوداد فكانه قال انى رحيم وسعت
رحمتى كل شئ اجعل بعض العباد وارثا لبعض من التفضل والعطاء لا سد باب الشرك
الذي يشيع من تخصيص الكمالات ببعض افراد من الاصفياء فهذا هو سر هذا
الدعاء كانه يبشر الناس بفيض عام وعطاء شامل لانام ويقول انى فياض ورب العلمين
ولست كبخيل وضنين ۔ فاذكروا بيت فيضى وما ثم فان فيضى قد عم وتم ۔ وان
صراطى صراط قد سوى ومد لكل من نهض واعتد واستعد وطلب كالمجاهدين
وهذه نكتة عظيمة فى اية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم وهى ازالة
الشرك وسد ابوابه فالسلام على قوم استخلصوا من هذا الشرك وعلى من لديهم
وعلى كل من تبعهم من الطالبين الصادقين ۔

وفى الاية اشارة اخرى وهى ان الصراط المستقيم هو النعمة العظمى
وراس كل نعمة وباب كل ما يعطى ۔ وينتاب العبد نعم الله مذ اعطى له هذه الدولة
الكبرى وملك لا يبلى ۔ ومن تاهب لهذه النعمة ووفق للثبات عليها فقد دعي الى كل
انواع الهدى ورئى العيش النضير والنور المنير بعد ليال الدجى نجاه الله من كل
الهفوات قبل الفوات وادخله فى زمر الثقات بعد مقانات العصاة واراه سبيل
الذين انعم عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين ۔ واما حقيقة الصراط المستقيم
التى اريدت فى الدين القويم فهى ان العبد اذا احب به المنان وكان راضيا بمرضاته

وفوض اليه الروح والجنان واسلم وجهه لله الذى خلق الانسان وما دعا الا اياه وصافاه وناجاه وسئله الرحمة والحنان وتنبه من غشيه واستقام فى مشيه وخشى الرحمان وشغفه الله حبا واعان وقوى اليقين والايمان فمال العبد الى ربه بكل قلبه واربه وعقله وجوارحه وارضه وحقله واعرض عما سواه وما بقى له الاربه وما تبع الاهواه وجاءه بقلب فارغ عن غيره وما قصد الا الله فى سيره وتبتل وتاب من كل ادلال واغترار بمال وذى مال وحضر حضرة الرب كالمساكين - ووذر العاجلة والغاها واحب الآخرة وابتغاها وتوكل على الله وكان لله وفنا فى الله وسعى الى الله كالعاشقين - فهذا هو الصراط المستقيم الذى هو منتهى سير السالكين ومقصد الطالبين العابدين - وهذا هو النور الذى لا يحل الرحمة الا بعد حلوله ولا يحصل الفلاح الا بعد حصوله وهذا هو المفتاح الذى يناجى السالك منه بذات الصدور وتفتح عليه ابواب الفراسة ويجعل محدثا من الله الغفور - ومن ناجاربه ذات بكرة بهذا الدعاء بالاخلاص وامحاض النية ورعاية شرائط الاتقاء والوفاء فلاشك انه يحل محل الاصفياء والاحباء والمقربين - ومن تاوه آهة الثكلان فى حضرت الرب المنان وطلب استجابة هذا الدعاء من الله الرحمان خاشعا مبتهلا وعيناه تذرفان فيستجاب دعاءه ويكرم مثواه ويعطى له هداه وتقوى له عقيدته بالدليل المنيرة كاليواقيت - ويقوى له قلبه الذى كان اوهن من بيت العنكبوت - ويوفق لتوسعة الذرع ودقايق الورع فيدعى الى قرى الروحانين ومطائب الربانين - ويكون فى كل حال غالبا على هوا مغلوب - ويقوده برعاية الشرع حيث يشاء كانجع راكب على اطوع مركوب - ولا يبغى الدنيا ولا يتعنى لاجلها ولا يسجد لعجلها ويتولاه الله وهو يتولى الصالحين - وتكون نفسه مطمئنة ولا تبقى كالمبد

المضل ولا تخلق حملقة البازالمطل ويرى مقاصد سلوكه كالكرام ولا تكون متعجبه
كالجهام بل نشرب كل حين من ماء معين ـ وحث الله عباده على ان يتلوه اوامت
ذلك المقام والتثبت عليه والوصول الى هذا المرام لانه مقام رفيع ومرام منيع لايحصل
لاحد الابفضل ربه لابجهد نفسه فلابد من ان يضطر العبد لتحصيل هذه النعمة الى حضرت
العزة ويسئله انجاح هذه المنية بالقيام والركوع والسجدة والتمرغ على ترب المذلة باسطا
ذيل الراحة ومتعرضا للاستماحة كالسائلين المضطرين ـ وجملة غير المغضوب عليهم اشارة
الى رعاية حسن الاداب والتادب مع رب الارباب ـ فان للدعاء اداباً ولا يعرفها الا
من كان تواباً ومن لايبالى الاداب فيغضب الله عليه اذا اصرّ على الغفلة وما تاب فلا يرى
من دعائه الا العقوبة والعذاب فلاجل ذلك قلّ الفائزون فى الدعاء وكثر الهالكون
لحجب العجب والغفلة والرياء وان اكثر الناس لايدعون الا وهم مشركون والى غير الله
متوجهون ـ بل الى زيد وبكر ينظرون فالله لايقبل دعاء المشركين ـ ويتركهم فى بيداءهم
تائهين ـ وان حبوة الله قريب من المنكسرين ـ وليس الداعى الذى ينظر الى اطراف
وانحاء ويختلب بكل برق وضياء ويريد ان ينزع لمه ولو بوسائل الاصنام ويعلو كل ربوة
راغبا فى حبوة ويبغى معشوق المرام ولو بتوسل اللئام والفاسقين ـ بل الداعى الصادق
هو الذى يتبتل الى الله تبتيلا ولا يسئل غيره فتيلا ويجئ الله كالمنقطعين المستسلمين
ويكون الى الله سيره ولا يعبأ بمن هو غيره ولو كان من الملوك والسلاطين ـ والذى يكب
على غيره ولا يقصد الحق فى سيره فهو ليس من الداعين الموحدين بل كزاملة الشياطين
فلا ينظر الله الى طلاوت كلماته وينظر الى خبثة نياته وانما هو عند الله مع حلاوة لسانه
وحسن بيانه كمثل روث مفضض او كنيف مبيض قد امنت شفتاه وقلبه من الكافرين

فاولئك الذين غضب الله عليهم وهم المرادون من قوله المغضوب عليهم انهم دعوا الى سبل الحق فتركوها بعد رويتها وتخيروا المفاسد بعد التنبه على خبثتها وانطلقوا ذات الشمال وما انطلقوا ذات اليمين - وانهم ركنوا الى المبين وما بقى الا قليل رحمين - وعدموا الحق بعد ما كانوا عارفين - واما الضالون الذين اشير اليهم فى قوله عزوجل الضالين فهم الذين رحدوا طريقا طامسا فى ليل دامس فزاغوا عن المحجة قبل ظهور الحجة وقاموا على الباطل غافلين - وما كان مصباح يومنهم العثار ويبين لهم الآثار فسقطوا فى هوة الضلال غير متعمدين - ولو كانوا من الداعين بدعاء اهدنا الصراط المستقيم لحفظهم ربهم ولاراهم الدين القويم ولنجاهم من سبل الضلالة ولهداهم الى طرق الحق والحكمة والعدالة ليجدوا الصراط غير ملومين - ولكنهم بادروا الى الاهواء وما دعوا ربهم للاهتداء وما كانوا خائفين - بل لووا رؤسهم مستكبرين - وسرت حميا العجب فيهم فرفضوا الحق لهفوات خرجت من فيهم ولفظتهم تعصباتهم الى بوادى الهالكين - فالحاصل ان دعاء اهدنا الصراط المستقيم ينجى الانسان من كل اود ويظهر عليه الدين القويم ويخرجه من بيت قفر الى رياض الثمر والرياحين - ومن زاد فيه الحاحا زاده الله صلاحا والنبيون آنسوا منه انس الرحمن فما فارقوا الدعاء طرفة عين الى آخر الزمان وما كان لاحد ان يكون غنيا عن هذه الدعوة ولا معرضا عن هذه المنية نبيا او كان من المرسلين - فان مراتب الرشد والهداية لا تتم ابدا بل هى الى غير النهاية ولا تبلغها انظار الدراية فلذلك علم الله تعالى هذا الدعاء لعباده وجعله مدار الصلوة ليتمتعوا برشاده وليكمل الناس به التوحيد وليذكروا المواعيد وليسيتيقظوا من شرك المشركين - ومن كمالات هذا الدعاء انه يعم كل مراتب الناس وكل فرد من افراد الاناس وهو دعاء غير محدود ولا حد له ولا انتهاء ولا غاية ولا ارجاء

فطوبى للذين يداومون عليه بقلب دامي القَرح وروح صابرة على الجرح ونفس مطمئنة كعباد الله العارفين — وانه دعاء تضمّن كل خير وسلامة وسداد واستقامة وفيه بشارات من الله ربّ العالمين — وقيل ان الطريق لا يسمى صراطاً عند قوم ذوي قلب ونور حتى يتضمن خمسة امور من امور الدين — وهي الاستقامة والايصال الى المقصود باليقين — وقرب الطريق وسعته للمارين — وتعيينه طريقاً للمقصود في اعين السالكين وهو تارةً يضاف الى الله اذ هو شرعه وهو سوّى سُبله للماشين — وتارة يضاف الى العباد لكونهم اهل السلوك والمارّين عليها والعابرين —

والان نرى ان نوازن هذا الدعاء بالدعاء الذى علمه المسيح فى الانجيل ليتبين لكلّ منصف ايهما اشفى للعليل وادرء للغليل وارفع شاناً واتم برهاناً وانفع للطالبين — فاعلم ان فى انجيل لوقا قد كتب فى الاصحاح الحادي عشر ان المسيح علم الدعاء هكذا (٢) فقال لهم يعني للحواريين — متى صلّيتم فقولوا ابانا الذى فى السموات ليتقدس اسمك ليأت ملكوتك لتكن مشيتك كما فى السموات كذلك على الارضين — خبزنا كفافنا اعطنا كل يوم واغفر لنا خطايانا لاننا نحن ايضاً نغفر لكل من يذنب الينا (يعني نغفر للمذنبين —) ولا تدخلنا فى تجربة لكن نجّنا من الشرير — هذا دعاء علّم للمسيحيين —

فاعلم انه دعاء يفرّط فى الصفات الربّانية وكذلك ما يحيط على مقاصد الفطرة الانسانية بل يزيد سورة الحسرات الروحانية ويحرك القوى لطلب الاهواء الفانية والشهوات النفسانية مع الذهول عن سعادات يوم الدين — ومن جملة جمله فقرة اعني **ليتقدس اسمك** فانظر فيها بعقلك وفهمك هل تجدها حريّة

بشان الاكمل الذي ليست له حالة منتظرة من حالات الكمال ولا مرتبة مترقبة من مراتب التقدس والجلال - فان المحامد والتقدسات كلها ثابتة لحضرة العزة ولا ينتظر شئ منها فى الازمنة الاتية وهذا هو تعليم القران وتلقين كلام الله الرحمان كما مر كلامنا فى هذا البيان - ومن اقبل على الفرقان المجيد وفهمه وتدبره ونظره بالنظر السديد فينكشف عليه ان الفرقان قد اكمل فى هذا الامر البيان وصرح بان لله كمالا تاما - وكل كمال ثابت له بالفعل وليس فيه كلام ومجوز الحالة المنتظرة له جهل وظلم واجترام واما الانجيل فجعل البارى عزاسمه محتاجا الى الحالة المنتظرة ومنتظرا لكمالات مفقودة غير الموجودة ولا يبقى وجود كمال شجرته بل يظهر الاماني لا يناع ثمرته وليس قابل استنارة بدره بل ينتظر زمان علو قدره كان رب الانجيل راجم من فقد المرادات وعاجز عن امضاء الارادات وكم من ليلة باتها ينتظر كمالات ويترقب تغير حالات حتى يئس من ايام رشاده واقبل على عباده ليتمنوا له حصول مراده وليعفروا الهمم لزوال كمده وعلاج رمده سبحان ربنا ان هذا الا بهتان مبين - انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون ما للبليان ورب ذى الجلال رب العالمين - ثم دعاء المسيح دعاء لا اثر فيه من غير التنزيه كانه يقول ان الله منزه عن الكذب والتمويه ولكن لا توجد فيه كمالات اخرى ولا من الصفات الثبوتية اثر ادنى فان التنزيه والتقديس من الصفات السلبية كما لا يخفى على ذوى الفهم والبصيرة واما الصفات السلبية فهى لا تقوم مقام الاثبات كما ثبت عند الثقات واما ما علمنا القران من الدعاء فهو يشتمل على جميع صفات كاملة توجد فى حضرت الكبرياء الا ترى الى قوله عز وجل الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين كيف احاط صفات الله مجموعها وتابط اصولها وفروعها - واشار

فی الحمد للہ ان اللہ ذات لا تحصی صفاتہ ولا تعد کمالاتہ واشار فی رب العالمین - ان وبل ربوبیتہ یعم السموات والارضین والجسمانیین والروحانیین - واشار فی الرحمن الرحیم ان الرحمۃ بجمیع انواعہا من اللہ القیوم القدیم والخلاق الکریم واشار فی قولہ یوم الدین ان مالک المجازات ھو اللہ لا غیرہ من المخلوقین - وان ابحر المجازات جاریۃ رموتیم مثر السحاب کل حین - وکل ما یری عبد من فضل اللہ واحسانا تہ بعد اعمال صالحۃ وصدقۃ وصدقاتہ فانما ھو صنیعۃ مجازاتہ - ففی ھذہ المحامد اشارات رفیعۃ عالیۃ ودلالات لطیفۃ متعالیۃ علی کل کمال لحضرت اللہ جامع کل جمال وجلال - ثم من المعلوم ان اللام فی الحمد للہ للاستغراق فہو یشیر الی ان المحامد کلہا للہ بالاستحقاق - واما دعاء الانجیل یعنی **لیتقدس اسمک** فلا یشیر الی کمال بل یخبر عن خطرات زوال ویظہر الاماسی لتقدیس الرحمان کان التقدس لیس لہ بحاصل الی ھذا الآن فما ھذا الدعاء الامن نوع الھذیان فانک تعلم ان اللہ قدوس من الازل الی الابد کما ھو یلیق بالاحد الصمد فہو منزہ ومقدس من کل التدنسات فی جمیع الاوقات الی ابد الابدین ولیس محروما ومن المنتظرین -

ثم قولہ تعالی الحمد للہ رب العالمین الی یوم الدین رد لطیف علی الدہریین والملحدین والطبیعیین الذین لا یومنون بصفات اللہ المجید ویقولون انہ کعلۃ موجبۃ ولیس بالمدبر المرید ولا یوجد فیہ ارادۃ کالمنعمین والمعطین - فکانہ یقول کیف لا تومنون برب البریۃ وتکفرون بربوبیتہ الارادیۃ وھو الذی یربی العالمین ویغمر بنوالہ ویحفظ السماوات والارض بقدرتہ وجلالہ ویعرف من اطاعہ ومن عصا فیغفر المعاصی او یوکل بالعصا ومن جاءہ مطیعا فلہ جنتان وحفت بہ فرحتان فرحۃ یصیبہ من اسم الرحیم

واُخری من الرحمن القدیم فیجزی جزاء اوفی من الله الاعلی ویدخل فی الفائزین ـ ولاشک ان هذه الصفات
تجعل الله مستحقا للعبادة معطیا من عطایا السعادة واما التقدیس وحده کما ذکر فی الانجیل
فلا یحرک الروح للعبادة بل یترکها کالنائم العلیل واما سر هذا الترتیب الذی اختاره
فی الفاتحة ربنا المجید ذو المجد والعزة وذکر المحامد قبل ذکر الدعاء والعبادة فاعلم انه فعل ذلک
لیذکر عباده عظمة صفات الباری ذی المجد والعلاء قبل الدعاء ویشیر الی انه هو المولی
لا منعم الا هو ولا راحم الا هو ولا مجازی الا هو ومنه یاتی کل ما یاتی العباد من الآلاء
والنعماء وهذا الترتیب احسن وللروح انفع فانه یظهر علی السعید منن الله الرحیم ویجعله
مستعدا ومقبلا علی حضرة القدیر الکریم ویظهر منه تموج تام فی ارواح الطلباء کما لا یخفی
علی اهل الدهاء واما تخصیص ذکر الربوبیة والرحمانیة والمالکیة فی الدنیا والآخرة فلاجل
ان هذه الصفات الاربعة امهات لجمیع الصفات المؤثرة المفیضة ـ ولاشک انها محرکات
قویة لقلوب الداعیین ـــ

ثم الانجیل یذکر الله تعالی باسم الاب والقران یذکره باسم الرب وبینهما
بون بعید ویعلمه من هو ذکی وسعید وان لم یعلمه من کان من الجاهلین ـ فان لفظ الاب لفظ
قد کثر استعماله فی المخلوقین فنقله الی الرب تعالی فعل فیه رائحة من الاشراک وهو اقرب
للاهلاک کما لا یخفی علی المتدبرین ـ

ثم اعلم ان شکر المحسن المنان امر معقول مسلم عند ذوی العقول والعرفان
واذا کان المحسن مع احسانه العام ورحمه التام خالق الاشیاء وقیوم العالم من الابتداء
الی الانتهاء وکان فی یده کل امر الجزاء فیضطر الانسان طبعا لیرجع الی جنابه ویتذلل علی
بابه وینجو من تبابه واذا وجده فلا ینا وبه عنده ولا یفزعه وهم ویکون من المطمئنین ـ وهذا

الامر داخل في فطرته ومركوز في جبلته ومنتقش في مهجته انه يطلب صاحب هذه الصفات عند
الترددات ويأم به المخرج من المشكلات الطالبون يتعاطون بذكره كاس المنافسة ويقيدون
لطلبه زناد المباحثة ويجوبون البرارى والفلوات ويطلبون اثره مع ذلك البركات وقاضى الحاجات
ويبيتون مجاهدين - فبشر الله عباده انه هو - وانه مقصد ملامح عيونهم ومقصود مرامى
لحظاتهم ومدار شيئونهم فليطلبوه ان كانوا طالبين - ومن هذا المقام يظهر عظمة الفاتحة وكونه
من الله العلام فانها مملوة من كل دواء وعلاج لكل داء ومنجى من كل بلاء يقوى الضعفاء
ويبشر الصلحاء ويفتح ابواب الخير وسدده ويعطى كل ذي رشد رشده الا الذى احاط عليه
غباوته وشقاوته فصار من الهالكين - وانظر الى كمال ترتيب الفاتحة من الله ذى الجلال
والعزة كيف قدم ذكر اسم الله فى العبارة وجعله سرا مجملا لتفاصيل الصفات الاربعة من
العبارة بكمال لطايف البلاغة ثم اردفه صفت الربوبية العامة فان الله كان ككنز مخفى من
اعين اهل المعرفة فاول ما عرفوه كانت ربوبيته بكمال الحكمة والقدرة ثم ذكر الله فى الفاتحة
رحمانية وبعدها رحيمية وقفاها مالكية فوضعها طباقا وطبقها اشراقا وجعل بعضها فوق
بعض وضعا كما كان مدارجها طبعا وفيه آيات للمتدبرين - وعلم الله عباده ان يقدموا
هذه المحامد بين يديه ويسئلوا الهداية والاستقامة بعد الثناء عليه لتكون هذه الصفات
وتصورها سببا لفور عيون الروحانية ووسيلة للحضور والذوق والمواجيد الغيبية
وليستجاب الدعاء بهذا الحضور ويكون موجبا لانواع السرور والنور والبعد عن المعاصى والتحجر
لان العبد اذا عرف الله يعبد ربا احاط ذاته جميع انواع المحامد وهو قادر على ان يستجيب
جميع ادعية المحامد وعرف انه رب عظيم يوجد فيه جميع انواع الربوبية ورحمان كريم يوجد فيه
جميع اقسام الرحمانية ورحيم قديم يوجد فيه كل اصناف الرحيمية ومالك مجازات يقدر على

ان يجزى كل ذى مرتبة فى الاخلاص على حسب المرتبة فيجد ذاته عظيم الشأن فى القدر وعظمة صفاته خارجة من الاحاطة فيسعى الى بابه ويبادر الى جنابه تاليا اياك نعبد واياك نستعين - فيجمع فى هذا الكلام انكسار العبد وجلال رب العالمين - فهذا الاجتماع المبارك يقطع عرق الاستنزابة ويكون سببا قريبا للاستجابة فيكون الداعى من المقبولين بل ممن لا يشقى بهم جليس ولا يقربهم غول ولا تلبيس ولا يغيب فيهم مظنون وترفع حجبهم فلا يطوى دونهم مكنون فيطلع على ما حاك فى صدور الناس وعلى امور سماوية متعالية عن طور العقل والقياس ويدخل فى اهل السر والقرب المكلمين - ويكون له الرب الكريم كالخل الودود والمحزن الموجود بل اقرب من كل قريب واحب من كل حبيب ويكون كلامه احلى من كل شربة والهامه الذ من كل لذة ويدخل الله فى القلب فيشغفه حبا وينظر الى المحب فيجعله لبا ويصبغه بصبغ المتبتلين - ويأتيه منه البرهان والنور واللمعان والعلم والعرفان فلا يسعه الكتمان ولو اختفى فى مغارة الارضين فسبحان ربنا رب الاولين والآخرين -

واعلموا ايها الناظرون والعلماء المستبصرون ان عيسى عليه السلام علم تمهيدا قبل الدعاء والقرآن علم تمهيدا قبل الدعاء والفرق بينهما ظاهر على اهل الدهاء فان تمهيد القرآن يحرك الروح الى عبادة الرحمان ويحرك العباد الى ان ينتجعوا حضرته باخلاص النية واخلاص الجنان ويظهر عليهم انه عين كل رحمة وينبوع جميع انواع الحنان ومخصوص باسم الرب والرحمان والرحيم والديان فالذين يطلعون على هذه الصفات فلا يزايلون اهلها ولو سقطوا فى فلوات الممات بل يسعون اليه ويوطنون لديه بصدق القلب وصحة النيات ويتركضون اليه خيلهم ويسعون كالمشوق ويضطرم فيهم هوى المعشوق

فلا ينافش اهواء اخرى عند غلبة هوا رب العالمين - فثبت ان فى تمهيد هذا الدعاء تحريكا عظيما للعابدين -

فان العبد اذا تدبر فى صفات جعلها الله مقدمة لدعاء الفاتحة وعلم انها مشتملة على صفات كماله ونعوت جلاله باستيفاء الاحاطة ومحركة لانواع الشوق والمحبة وعلم ان ربه مبدء لجميع الفيوض ومنبع لجميع الخيرات ودافع لجميع الآفات ومالك لكل انواع المجازات منه بدء الخلق واليه يرجع كل المخلوقات وهو منزه عن العيوب والنقائص والسيئات ومستجمع لسائر صفات الكمال وانواع الحسنات فلا شك انه يحسبه منجح جميع الحاجات ومنجيا من سائر الموبقات فيكابد فى ابتغاء مرضاته كل المصائب ولو قتل بالسهم الصائب ولا يعجزه الكروب ولا يدرى ما اللغوب ويجذبه المحبوب ويعلم انه هو المطلوب وييسر له استقراء المسالك لتطلب مرضات المالك فيجاهد فى سبله ولو صار كالهالك ولا يغشى هول بلاء ويبرى لكل ابتلاء ولا يبغى له من دون حبه الاذكار ولا تستهويه الافكار وينزل من مطية الاهواء ليمتطي افراس الرضاء ويضفر ازمة الابتغاء ليقطع المسافة النائية لحضرت الكبرياء ويظل ابدا له مدانيا ولا يجعل له ثانيا من الاحياء ولا يعتور قلبه بين الشركاء ويقول يا رب تسلم قلبى تكفينى لجذبى وجلبى ولن يصبينى حسن الآخرين - هذه نتائج تمهيد دعاء الفاتحة واما تمهيد دعاء عيسى عليه السلام فقد عرفت حقيقته ومافيه من الآفة فلا حاجة الى الاعادة فنتفكر فى ايما ضى ونندم من زمان ماضى ونكن من التائبين +

ثم بعد ذلك ننظر الى دعاء علمه عيسى والى دعاء علمه ربنا الاعلى ليتبين ما هو الفرق بينهما لذي النهى ولينتفع به من كان من الصالحين +

واعلم ان عیسی علیہ السلام علم دعاءً یترزی علیہ انصا فنا اعنی خبزنا کفافنا۔ واما القرآن فعاف ذکر الخبز والماء فی الدعاء وعلمنا طریق الرشد والاهتداء وحث علی ان نقول اهدنا الصراط المستقیم ونطلب منه الدین القویم ونعوذ به من طرق المغضوب علیهم والضالین۔ واشار الی ان راحة الدنیا والآخرة تابعة لطلب الصراط وخصال الطاعة فانظر الی دعاء الانجیل ودعاء القرآن من الرب الجلیل وکن من المنصفین۔ واما ما جاء فی دعاء عیسٰی ترغیب فی الاستغفار فهو تاکید لدعاء طلب الخبز کاهل الاضطرار لعل الله یرحم ویعطی خبزا کثیرا عند هذا الاقرار فالاستغفار تضرع لطلب الرغفان واصل الامر هو طلب الخبز من الله المنان ویثبت من هذا الدعاء ان اکثر امم عیسٰی کانوا عشاق الذهب واللجین وهاجری الحق المجرمین۔ وباعی الدین بخسیس من الدراهم ومجتنبی خلاصة النص وتارکی ذیل الرب الراحم والعائثین عاصین۔ وحبب الیهم ان یتخذوا الطمع شرعة وحب الدنیا نجعة فاستشرف الاناجیل لیظهر علیک صدق ما قیل واتق الرب الجلیل ودع الاقاویل ولا تحسب الحق الصریح کالمعضلات واستوضح منی المشکلات لا تخبرک عن انباء العصاة والجنایات والمهلکات ففتش الحق قبل حوم الحمام وهجوم الالام ونزع الروح وحصر الکلام واعلم ان الخیر کله فی الاسلام فطوبی للذی ضرب الخیام فی هذا المقام وقوی یقینه بالالهام ووحی الله العلام ورداه الله رداء الاکرام۔ ان المسلمین قوم سجایاهم اعلاء کلمة التوحید وبذل النفس ابتغاءً لمرضات الله الوحید وصلحاءهم یتانفون من الدنیا بل من الامرة ولا یتخیرون لانفسهم الا وجه رب ذی العزة ولا تنجیهم الآن غفلة من ذکر الحضرة۔ یتوکلون علیه ویطلبون منه هداه ولا یرکنون الی الخلق بل یبتغون حبه ویمشون فی الارض هونا ولا یبطشون جبارین۔ وشانهم اطالة الفکرة

وتحقیق الحق وتنقیح الحکمة یراعون فی الریاست تھذیب السیاست وفی اوان الخصاصة والافتقار اداب التبصر والاصطبار ولا تفاضل فیھم الا بتفاضل التقوی والتقات ولا دین لھم الا رب الکائنات وکل ذلک نوادر حاصلة من الفاتحة کما لا یخفی علی اھل الفطرة الصحیحة والتجربة فالحق ان الفاتحة احاطت کل علم ومعرفة واشتملت علی کل دقیقة حق وحکمة وتجیب کل سایل وتذیب کل عدو صایل ویطعم کل نزیل الی التضییف مائل ویسقی الواردین والصادرین — ولا شک انھا تزیل کل شک خبیث وتجیح کل ھم شتیت وتعید کل ھند وتخیب وتجعل کل خصیم نبیب ویبشر الطالبین — ولا معالج کمثله لسم الذنوب وتبیغ القلوب وھو الموصل الی الحق والیقین —

واما الھدایة التی قد امرنا لطلبھا فی الفاتحة فھو اقتداء محامد ذات الله وصفاته الاربعة والی ھذا یشیر اللام الذی موجود فی اھدنا الصراط المستقیم ویعرفه من اعطاه الله الفھم السلیم ولا شک ان ھذه الصفات امھات الصفات وھی کافیة لتطھیر الناس من الھنات وانواع السیئات فلا یؤمن بھا عبد الا بعد ان یاخذ من کل صفت حظه وتخلق باخلاق رب الکائنات فمن استفاض منھا فیفتح علیه باب عظیم من معرفت الرب المحبوب وتجلی له عظمت فیحصل الانابة والتنفر من الذنوب والسکینة والاخبات والامتثال الحقیقی والخشیة والانس والذوق والشوق والمواجید الصحیحة والمحبة الذاتیة المغنیة المحرقة باذن الله مربی السالکین —

وھذه کلھا ثمرات التدبر فی مضامین الفاتحة فانھا شجرة طیبة تؤتی کل حین اکلا من المعرفة ویروی من کاس الحق والحکمة فمن فتح باب قلبه لقبول نورھا فیدخل فیه نورھا ویطلع علی مستورھا ومن غلق الباب فیرجع ظلمته الیه بفعله وری التباب ولحق

بالمهالكين۔

ثم اعلم ان قوله تعالیٰ ایاك نعبد و ایاك نستعین یدل علی ان السعادت کلها
فی اقتداء صفات رب العالمین ۔ وحقیقة العبادة الانصباغ بصبغ المعبود وهو عند
اهل الحق کمال السعود فان العبد لایکون عبدا فی الحقیقة عند ذوی العرفان
الابعد ان تصیر صفاته اظلال صفات الرحمان فمن امارات العبودیة ان تتولد
فیه ربوبیة کربوبیة حضرت العزت وکذالك الرحمانیة والرحیمیة وصفت المجازات
اظلالا لصفات الحضرت الاحدیة وهذا هو الصراط المستقیم الذی امرنا لنطلبه
والشرعة التی اوصینا لنرقبها من کریم ذی الفضل المبین ۔

ثم لما کان المانع من تحصیل تلك الدرجات الریاء الذی یاکل الحسنات
والکبر الذی هو راس السیأت والضلال الذی یبعد عن طرق السعادات اشار الی
دواء هذه العلل المهلکات رحمة منه علی الضعفاء المستعدین للخطیات وترحما علی
الساالکین ۔ فامران یقول الناس ایاك نعبد لیستخلصوا من مرض الریاء وامر
ان یقولوا ایاك نستعین لیستخلصوا من مرض الکبر والخیلاء وامران یقولوا اهدنا
لیستخلصوا من الضلالات والاهواء فقوله ایاك نعبد حث علی تحصیل الخلوص
والعبودیة التامة وقوله ایاك نستعین اشارة الی طلب القوة والثبات والاستقامة منه
وقوله اهدنا الصراط اشارة الی طلب علم من عنده وهدایة من لدنه لطفا منه علی
وجه الکرامة فحاصل الآیت ان امر السلوك لایتم ابدا ولا یکون وسیلة للنجات الابعد
کمال الاخلاص وکمال الجهد وکمال فهم الهدایات بل کل خادم لایکون صالحا للخدمات
الابعد تحقق هذه الصفات ۔

مثلاً ان کان خادم مخلصاً وموصوفاً باوصاف الامانة والخلوص والعفت ولکن کان من الکسالی والوانیین القاعدین وکالضجعة النومة لامن اهل السعی والجهد والجد والقوة فلاشك انه کلّ علی مولاه ولا یستطیع ان یتبع هداه ویکون من المطاوعین۔ وخادم آخر مخلص امین۔ ومع ذالك مجاهد ولیس بقاعد کالاخرین ولکنه جهول لا یفهم هدایات مخدومه ویخطی ذات مرار کالضالین۔ فمن جهله ربما یجترء علی الممنوعات ویوقع نفسه فی المخاطرات والمحظورات ویبعد عن مرضات المولی من جهل جاذب من الجهلات وربما یضیع نفائس المولی ودرره وجواهره من کمال جهله وحمقه وسوء فهمه ویضع الاشیاء فی غیر محلها من زیغ وهمه فهذا الخادم ایضاً لا یستطیع ان یستحصل مرضات المخدوم ویسقط جهله کلّ مرة عن اعین مولاه فیبکی کالموقوم وکذلك یعیش دائماً کالملعون الملوم ولا یکون من المحمدوحین بل یراه المولی کالمنحوس الذی لا یاتی بخیر فی سیره ویخرب بقعته ربها واموالها فی کل حین۔

واما الخادم المبارك والعبد المتبرك الذی یرضی مولاه ولا یترك نکتة من هداه ویسمع مرحباه فهو الذی یجمع فی نفسه هذه الثلث

سو یار لایودی مولاہ بخیانۃ وحیل ولا یعطیہ بکسل او جہل فیصیر عبداً مرضیا۔ فہذہ ہی الاشراط الثلثۃ للذین یسلکون سبل ربہم مسترشدین۔ وفی ایاک نعبد اشارۃ الی الشرط الاول والی الشرط الثانی فی ایاک نستعین والی الثالث فی اھدنا الصراط فطوبی للذین جمعوا ھذہ الثلث ورجعوا الی ربہم کاملین۔ وتأدبوا مع ربہم بکل الادب وسلکو بکل شریطۃ غیر قاصرین فاولئک الذین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ودخلوا حظیرۃ القدس آمنین ولما کانت ھذہ الشرائط اھم الامور للذی قصد سبل النور جعلہا اللہ الحکیم من اجزاء الدعاء لیتدبر السالک کالعقلاء ولیستبین سبیل الخائنین۔

وھذا آخر ما اردنا فی ھذا الکتاب بفضل رب الارباب

والحمد للہ رب العالمین۔ والسلام علی سیدنا

ورسولنا محمد خاتم النبیین ربنا امطر

مطر السوء علی مکذبیہ واجعلنا

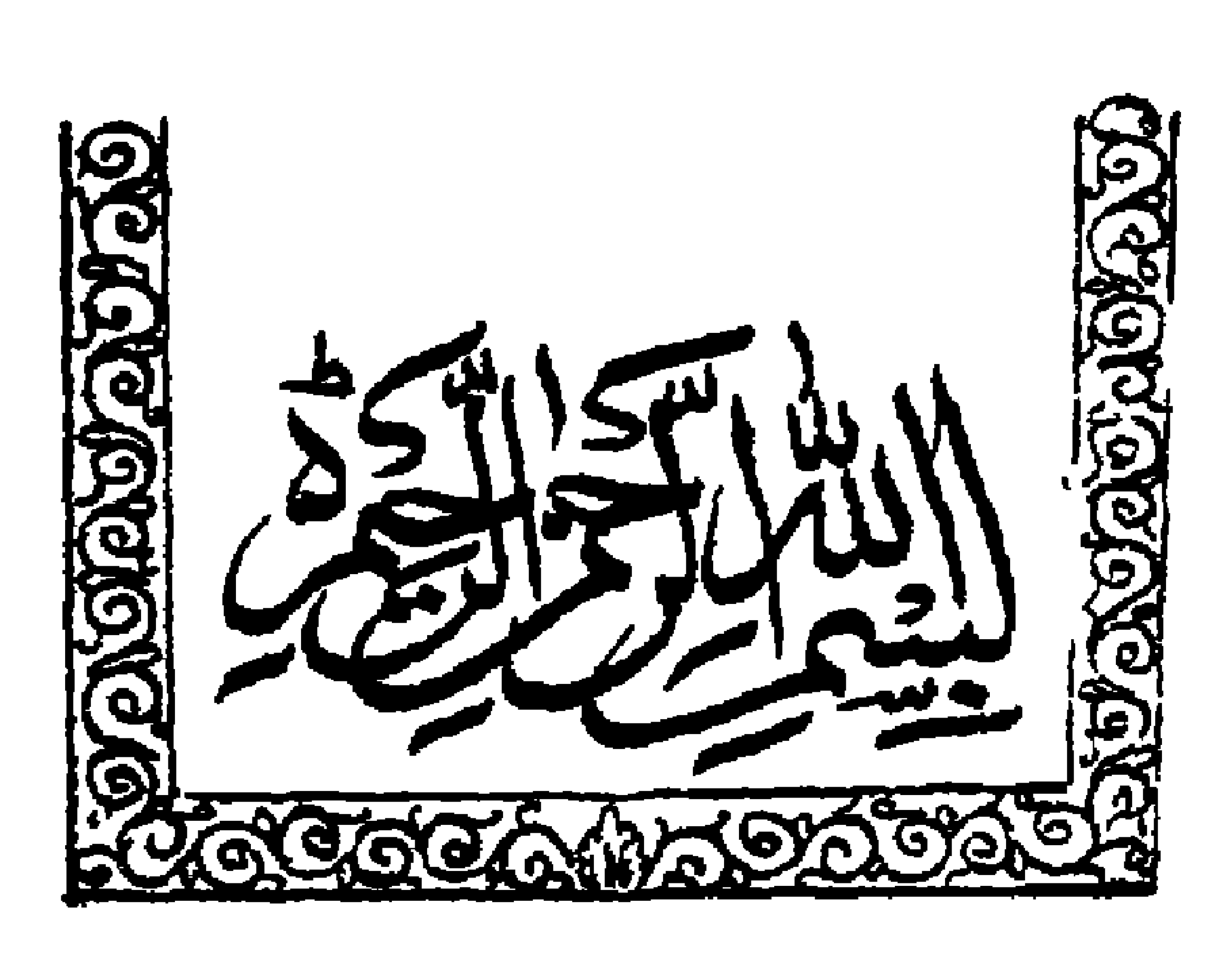
من المنصورین۔

آمین

بقلم احقر العباد من المریدین لحضرت المسیح الموعود والمہدی المسعود العبد المفتقر الی اللہ الاحد

غلام محمد الامرتسری

عفی عنہ



الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحیم ملک یوم الدین والصلوۃ والسلام علی
سید ولد آدم سید الرسل والانبیاء اصفی الاصفیاء محمد خاتم النبیین و آلہ
واصحابہ اجمعین۔ اما بعد فیقول العبد الضعیف المفتقر الی اللہ القوی الامین
نور الدین عصمہ اللہ من الآفات وادخلہ فی زمرۃ الآمنین وجعلہ کاسمہ
نور الدین۔ انی قد کنت لھجت لما رایت المفاسد من اھل الزمان وشاھدت
تغیر الادیان۔ ان ارزق رویۃ رجل یجدد ھذا الدین۔ ویرجم الشیاطین
وکنت ارجو ھذہ المنیۃ لان اللہ قد بشر المومنین فی کتاب مبین
وقال وھو اصدق القائلین وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت
لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ الی آخر ما قال رب العلمین
وکذا قال الذی ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی وھو الصدوق الامین
صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان اللہ یبعث فی ھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ
من یجدد لھا دینھا فکنت لرحمتہ من المنتظرین۔ فقصدت لھذہ
البغیۃ بیت اللہ مھبط انوار الحق والیقین وکنت اجوب البراری۔ واقطع الصحاری

وكم من عويص مشكل غير واضح   انار علي فصرت منه مسهدا
وما ان راينا مثله بطل ابدا   وما ان راينا مثله قاتل العدا
واكفرة قوم جهول فظا لم   وكذبه من كان فظا ولحدا
وهذا على الاسلام احدى المصائب   يكفر من جاء النبي مؤيدا
اني القوم تمدح يا مكفر صادق   الا ان اهل الحق سموك مفندا
نبذت هدى العرفان جهلا وبعده   اخذت طريقا قد دعاك الى الردى
وانكنت تسعى اليوم في الارض مفسدا   فتخرق في يوم النشور من ودا
ولو قبل الكفار تفكرت ساعة   لعمري اهتديت وما ابيت تبددا
قصدت لترضى القوم من سوء نية   وكان رضى الباري اتم واوكدا
وما في يديك لتبعدن مقربا   الله البرايا قد دناه واحمدا
وقد كنت تقبل صدقة وكتبته   نمثلك كفرانا ما رئينا ضفندا
الا انه قد فاق صدقا خواصكم   ودا فارؤس الصائلين وارجدا
اتكفر يا غول البرارى مثيله   اتلعن مقبولا يحب محمدا
وتعسا لكم يا زمر شيخ مزور   هلكتم واردا كم وعقا وافسدا
له كتب السب والشتم حشوها   شرير ويستقرى الشرور تعمدا
اضل كثيرا من ضلالات وهمه   وباعد من حق مبين وابعدا
وما ان ارى فيه الفضيلة خصلة   نعم في طريق المفسدين تفردا
يشيع رسالات لبغي شرايه   ويجلب الحمق اليها ويرفدا
وما كان سيلي بغضه وعداوة   وفي الله عاديناه اذ ذم احمدا

فجذ بالهي رأس كل معاند — كاخذك من عادى وليا وشددا

لتكون آيات لكل مكذب — حريص على سب مباهي محمدا

ويا طالب العرفان خذ فيل نوره — ودع كل ذي قيل بقول المهتدي

وفي الدّين اسرار وسبل خفية — يلاحظها بصر رأى في اشهدا

وآخر دعوانا ان الحمد كله
لربّ رحيم بعث فينا مجدّدا

قد تمت هذه القصائد وقد حببنا ان نلحقها ببعض قصائد بليغة فصيحة من كلام الاديب الفاضل السيد محمد سعيد الشامي الطرابلسي سلمه الله تعالى قد نظمها ومدح بها سيدنا ومرشدنا المشار اليه فيها وهجى الفرقة النصرانية ومن خالفه

خضعت لرفعة مجدك العظماء — واتتك تسحب ذيلها العلياء

وزهت اليك مع الوقار وسلمت — وتفاخرت بمديحك الشعراء

ولك الامان من الزمان وما على — من لاذ فيك من الزمان عناء

قد حزت فضلا من الهك فوق ما — قد حازه من قبلك الآباء

وحويت علما ليس فيه مشارك — لك في الانام وللاله عطاء

يا من اذا نزل الوفود ببابه — اغناهم عما اليه جاؤا

انت الذي وعد الرسول وحبذا — وعد به قد صحت الانباء

انت الذي ان حل جدب في الملا — ودعوت ربك حله الارواء

طوبى لعبد قد رضي بك ملجأ — اذ لا يخيب وراحتاه ملاء

طوبى لقوم انت بيضة كلهم — وكذا العصر انت فيه ذكاء

طوبى لدار انت فيها قاطن | فلقد بدت في سوحها الزهراء
يا ايها الحبر الاجل ومن به | يرجى المراد وتكشف الغمّاء
انى لارغب ان ارى لك سيدى | وجهًا عليه من الجمال رداء
يا واحدًا فى ذاته وصفاته | قد حققت بوجود ذلك الاشياء
وبك استقامت للعلا اركانه | وتزينت بمقامك الجوزاء
ايدت دين الحق يا علم الهدى | وابنت طرقًا طمها الجهلاء
ورفعت للاسلام حصنًا باذخًا | تفنى الدّهور وما يليه فناء
ونكثت اهل الشرك حتى اصبحوا | فى غيّهم قد مسهم اقواء
وسللت سيفًا للشريعة بينهم | لما رأوه اكبهم اعياء
ما زلت تضرب فيهم حتى انثنوا | من وقعه فكأنهم اهباء
جاؤا لينتصروا عليك فما دروا | ان الاله عليك منه لواء
صالوا وراموا ان يفوزوا بالذى | قصدوا اليه فصدهم اعياء
وتفرقت احزابهم لما رأوا | اسدًا هصورًا كفه عضباء
ما ضرهم لو آمنوا اذ جئتهم | بل كذبوك فخابت الآراء
هيهات ان يصلوا الى ما املوا | حتى تلين وتنبت الصمّاءُ
بئس الذى قصدوا اليه من الردى | وتنزلت بقلوبهم باساء
ضلوا وقالوا ان عيسى لم يمت | بل فى السماء واين منه سماء
قد مات عيسى مثل موتة امّه | والموت حق ليس فيه خفاء
من كان ينكر ذا فليس بمؤمن | فيما ارى والرب منه براء

ان كان عيسى يا تين بعيد ما ... ذاق الحمام فهكذا القدماء

لا مرحبا بهم ولا اهلا ولا ... سهلا ولا حملتهم الغبراء

كلا ولا برحت صباحا مع مسى ... مر الدهور تجذهم حصباء

قوم كانهم الذياب اذا عوت ... فاستحوزتها اكلب ورعاء

لا يقربون من الحلال وعندهم ... ان الحلال طريقة شنعاء

والى الحرام شواخص ابصارهم ... ان الحرام لمن يرمه غذاء

يا ايها البحر الذى ما مثله ... بحر وما لجميله احصاء

بل ايها الغيث الذى انوائه ... فعلت بما لا تفعل الانواء

حياك ربي كلما هبت صبا ... نجد وما قد غنت الورقاء

اوما ترنم فى مديحك منشد

خضعت لرفعة مجدك العظماء

السيد محمد سعيد الشاسى

وله رحمه الله تعالى

حمد غزير صادق الاذعان ... لله رب دائم الغفران

فرد كثير العفو والاحسان ... منشى الانام ومنزل الفرقان

اذ قد ابيرت دولة الصلبان ... من وقع شهم حاذق الطعان

في الحرب اذ يعدو بحد سنان ... محي المنون وموقد النيران

كالليث صادف علة الضبعان | في يوم مخمصة على اسوان
اسد هزبر ثابت الجنان | لم يكترث بكثرة الفرسان
بتل الشكوك بقاطع البرهان | ودلائل قرت بها العينان
حبر امد موائد العرفان | واسع ابحرها على الظمآن
ردع الخصوم بقدرة المنان | يدعون ويلا نكس الاذقان
يا ايها المولى العظيم الشان | هيهات عيني ان ترى لك ثان
اذ كنت علما فخر كل زمان | ولقد تناقل فضلك الثقلان
فانعم ودم بالعز والامان | ما هز ريح ميد الاغصان

ولہ رحمه الله تعالى متغزلا وممتدحا الجناب المشار اليه

الا لا ارى من احب بعيني | وعدوى اراه بكرة واصيلا
يا لقومي ويا لصحبي الحقوني | وادركوني فقد غدوت قتيلا
من لحاظ راشقات بقلبي | اسهما عنه لا ترى تحويلا
وخدود ابنع الشقيق عليها | ورضاب مزاجه زنجبيلا
ظبية من قاديان سبتني | اذ رنت رنوة وطرفا كحيلا
حبذا قدها اذ يتثنى | كتثني الغصون ذللت تذليلا
ما الشمس عندي ولا البدر فاعلم | في حلاها ارى لها تمثيلا
كلا ولست في الجنان براض | بسواها ان اراها بديلا
ولقد اراني بعد ما كنت ليثا | مصملا عمثهلا خنشليلا
يرهب الاحمس المدجج صوتي | وبعيني يرى العزيز ذليلا

تسعب النملة يا قد نبك جسمي ... وابن آوى يدعو على العويلا

غير انى وان جننت غراما ... في هواها لاصبرن جميلا

فعسى الهمام الذي اليه المطايا ... قد تخطت تلائعاً وسهولا

خير عبد براه اشرف قوم ... من لعيسى المسيح اضحى مثيلا

ان يراني ويكشف ما بي ... عن نجم يقبل انوي الرحيلا

وقال رحمه الله تعالى مقرظا على هذا الكتاب المبارك وما دحا جناب الاقدس نفع الله به المسلمين

كتاب حكى زهر الربيع نضارة ... وحوى من النظم البديع طروسا

يغني الاديب فكاهة ومسرة ... عن ان يكون له الحبيب جليسا

قد صاغه الحبر الذي انواره ... تدع الليالي اذا دجين شموسا

لله در القاديان فانها ... كالشام حيث اقام فيها عيسى

بلد بها غيث المواهب قد همى ... ولقد سمت ارجاؤها تقديسا

فكانما هي ايليا اذ حوت ... جبلا حباه ربه الناموسا

قرم تقاصر عن ثناء خصاله ... فرد الزمان ولا يرى تدليسا

بحر تلاطم بالمعارف موجه ... شهم علا رتبا لكمال عروسا

وقال مقرظاً عليه ايضاً

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ـ وصلى الله على سيد المرسلين ـ اما بعد ـ فاني قد سرحت طرفي في مضمار حلبة البيان ـ واجلت قداح فكري في حديقة بستان الاذهان ـ اعني العجالة التي ابتكرها نتيجة افكار الزمان ومحط رجال العرفان ـ نابغة دهره ـ وسحبان تطره ـ سيدنا ومرشدنا مسيح الزمان ـ مركز العز والامان ـ الشيخ العالم العلامه ـ الحبر الفاضل الجهبذ الفهامه ـ سمي من انزل عليه الفرقان ـ سيد ولد عدنان عليه الصلوة والسلام ـ احمد الفعال و الخصال ـ ادام الله عليه سوابغ الاجلال ـ ومنابع الافضال ولازال مرفوع الجناب مقبل الاعتاب ـ فوجدتها القدح المعلى ـ والدرة اليتيمه ـ والروضة الاريضه والحديقة المثمره ـ وكيف لا ومرجدها حبر يشار اليه بالانامل وبحر ليس له من ساحل ـ فكانما قد عنيته بقولي اذ كان به احرى وبسره ادرى

هيهات يوجد في الزمان نظيره	ولقد حلفت بالله لا يوجد
بالله رب الراقصات الى منا	والقائمين ظلامهم يتهجدوا

فلله دره ولا فض فوه ولا عدمه بنوه اذ قد احسن واجاد وبالغ فيما به افاده

تمت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اطلع شموس الهداية في قلوب اهل العرفان واطمع نفوس
اهل الغواية في ورود منهل الغفران۔ وانبع ينابيع المكارم ليرد عليها كل ظمآن۔
ورفع منابر التقديس والتحميد وخفض اعلام البهتان۔ والصلوة والسلام على
سيد ولد عدنان سيدنا ونبينا محمد الذي اتى بالبينات۔ وعلى آله واصحابه وازواجه
في كل وقت واوان۔ اما بعد فيقول اسير ذنبه وفقير عفو ربه المنان محمد الطرابلسي
الشامي الشهير بجميدان۔ انني لما دخلت الهند وبلدة قاديان۔ واجتمعت بمجددها
بل ومجدد جميع البلدان مولانا وسيدنا الشيخ **ميرزا غلام احمد** صاحب الوقت
ومسيح الزمان واطلعت على هذا الكتاب فاذا كتاب اذا امعنته استمعته واني
اراه قد انتقى الحجج لازعاج المخالفين وافحام المخاصمين ذوا العوج عطى كل ذي سهم
سهمه وما اخطاء سهمه يدعو الضالين الى الصلاح وما يدع نكتة من لوازم
الفلاح وجب على المسلمين اطاعة امره وقد اشرب قلبي انه
من الصادقين والله حسيب وهو يعلم سر الناس وجهرهم ويعلم ما
في السموات والارضين واخر دعوانا
ان الحمد لله رب العلمين

رؤيا غريبة

اعلموا اني قمت في عجز الليل على العادة لصلاة الفجر ثم بعد ادائها اغلبتني عيني بالنوم فرأيت كأن مرشدنا رحمه الله تعالى قد صنع طعاماً كثيراً فاخراً ودعا اليه جماً غفيراً من الخلق من بلاد مختلفة عرباً وعجماً ثم بسط سفراً وموائد عديدة وجلس عليها اولئك القوم عشرة عشرة وانا معهم في اخرهم فاكلوا وقاموا وبقيت منفرداً فاخذني الخجل وقمت غير شبع فنظرت عن يميني مكاناً مملوا من المرق فصرت اغترف منه حتى اكتفيت ثم انتهيت وانتهى الناس الى المكان المذكور وقد فرش بانواع الفرش النفيسة فجلسوا بحسب مراتبهم وفيهم العلماء والامراء وغيرهم فقام رجل منهم يعظ الناس على طريقة الفقهاء الحنفية وكانه نسب قولاً الى الاولياء فقال احد اهل المحفل لعن الله آباء الاولياء ان كانوا يقولون بهذا فقلت لا بل اباك لم تكذب اولياء الله وجرى ذكر الامام الجوهري فسبه رجل منهم فغضبت عليه وقلت اتشتم اماماً للدنيا في اللغات العربية ولا تخاف من الله تعالى ورأيت كان المذكور رحمه الله تعالى قد اخذ بيدي وسلك بي منفرداً طريقاً مستقيماً محفوفاً بالازهار والاشجار وقال لي اني قد اردت الاقامة اما في الشام او في امرتسر فما رايك في هذا فقلت له ان رأيي ان تقيم في الشام فانها ارض الله ومعقل المسلمين وبها انا اهل وتبنى لك بيتاً وتتخذ بستاناً وارضاً وان اقمت معي في مكاني بحيث ذكرت لك فانه احسن وانا اتكفل لك بجميع ذلك فقال لي ان شاء الله افعل ما اشرت به ورأيت كان قد جيء برجل طويل القامة اصهب الوجه واللحية في ثياب رثة وهيأة قبيحة كانه يراد قتله ثم هببت من رقدتي متعجباً من ذلك واظنه خيراً واقبالاً للمذكور وامناً له من نوائب الزمان هذا ما رأيته وعبّرته

والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب.

السيد محمد سعيد الشامي

إتمام الحجة على المكفرين من العلماء والمشائخ كلهم أجمعين

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد فإني قد سمعت أنكم أيها الإخوان كفرتموني وكذبتموني وحسبتموني مفتريًا وناضلتموني حتى نثلت الكنائن وتبين الحق وظهر الأمر الكائن لكن ما ركدت زعازع غيظكم وما أخذتكم هيبة الحق بل جزتم عن القصد جدًا وحسبتم الحق شيئًا إدًا وكنتم على تولكم من المصرين فلما أدبتم في أمري وصرتم قرين الخناس ونجي الوسواس توجست ما هجس في أفكاركم وفطنت لما بطن من استنكاركم فصنفت كتبًا قد حسن ترتيبها وصفت فوج تناجيها وجمعت على التحقيق صفاء الدرر وسكر الرحيق وقنوء العقيق وكان فيها إزعاج أوهام المتوهمين وعلاج ترهات الشياطين وإصلاح نزوات المفسدين وبيان لعنات الباغين ومعاثات الطاغين ومكائد العادين وحيل المحتالين وسطوة الجائرين وكيد الكائدين مع كثير من الدلائل والبراهين. وكانت أسماؤها فتح الإسلام وتوضيح المرام وإزالة الأوهام ومرآة كمالات الإسلام ولكنكم ما رأيتم وتعاميتم وكفرتم داعي الله وعصيتم وكنتم قومًا عادين. وأصررتم على إنكاركم حتى انتهى أمركم إلى تكفير المسلمين ولعن المؤمنين وكذبتم أسرارًا لم تحيطوا بها وعنفتموني على ما لم تعلموا حقيقته وكنتم تضحكون علي مرتابين. وكم من دلو أدليتها إلى أنهاركم لعلي أجد قطرة من علمكم وأخباركم ولكنها لم ترجع ببلة ولم تجلب نقع غلة وما زادني سؤالي منكم غير يأس وقنوط ودرء خائبين. فاسترجعت على انقراض العلم ودروسه وأفول أقماره وشموسه وذرفت عيناي على حال قوم فيه تلاث العلماء الذين هم مفروق المتعلم والمتعدون من أمر الدين. ومع ذلك وجدت كل واحد منكم سادرًا في غلوائه وسادلًا ثوب خيلائه ومفارقًا من أرجاء حيائه ومن أكابر المفسدين. فلما أسرت جلباب خفركم وما طحت حبائل النفس خضراء فقركم وتواترت ريح دفركم فهمت أن النصح لا يأخذ فيكم ولا ينفعكم قول ناصح كما لا ينفع المتمردين. فتأوهت آهة الثكلان وعيناي تهملان ودعوت الله أيامًا سجدًا وقيامًا وخررت أمام حضرته واسطرحت بين يديه مبتغيًا إليه أذيال وسيلته ورفعت صرخي كعبرة المتألمين.

فرأى الله برحائي واعتداء أعدائي وقلة أخلائي وبشرني بفتوحات وآيات وكرامات ومن علي بتأييده المبين. فمنها ما وعدني ربي في عشيرتي الأقربين أنهم كانوا يكذبون بآيات الله وكانوا بها يستهزئون ويكفرون بالله ورسوله وقالوا لا حاجة لنا إلى الله ولا إلى كتابه ولا إلى رسوله خاتم النبيين وقالوا لا نقبل آية حتى يرينا الله آية في أنفسنا وإنا لا نؤمن بالفرقان ولا نعلم ما الرسالة وما الإيمان وإنا من الكافرين

قد عوت ربي بالتضرع والابتهال ومددت اليه ايدي السؤال فالهمني ربي وقال سأريهم آية من انفسهم
واخبرني وقال انني سأجعل بنتا من بناتهم آية لهم فسماها وقال انها سيجعل ثيبة ويموت بعلها وابوها الى ثلث
سنة من يوم النكاح ثم نردها اليك بعد موتهما ولا يكون احدهما من العاصمين وقال انا رادوها اليك لا تبديل
لكلمات الله ان ربك فعال لما يريد فقد ظهر احد جزئيه ومات ابوها في وقت موعود فكونوا لجزء الآخر من المنتظرين
فتأملوا في هذا تامل المنتقد وانظروا بالمصباح المتقد هل هو فعل الله تعالى او كيد المفترين — وهل يجوز ان
يستجيب الله دعاء ملحد كاذب كما يستجيب دعاء المقبولين — وكيف يخفى امر رجل يميت الله لاجل عزته واجلاله
رجلين ويجعله في انباء غيبه من الصادقين ان الله لا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الذي ارسله
لاصلاح الخلق في زي الانبياء والمحدثين — ومنها ما وعدني ربي واستجاب دعائي في رجل مفسد عدو الله
ورسوله المسمى ليكهرام الپشاوري واخبرني انه من الهالكين — انه كان يسب نبي الله ويتكلم في شانه بكلمات خبيثة
فدعوت عليه فبشرني ربي بموته في ست سنة ان في ذلك لآية للطالبين —

ومنها ما وعدني ربي اذ جادلني رجل من المتنصرين الذي اسمه عبد الله آتهم امرتسري انه كان اراد
ان يستجيب اثر الحيل على دين النصارى ويواري سوءته فصال على الاسلام وكان من المتشددين — وباحثني
في حلقة مغتصة بالانام مختصة بالزحام وزخرف كلماته لارضاء الكافرين — فثنيت اليه عناني
وابثثته من معارف بياني وجعلته من المفحمين —

فما وجم من قلة الحياء وكان يمجمج في جهلاته ويبيد في الغلواء وامتدت المباحثة
الى نصف الشهر وكنا نغدو اليه بعد صلوة الفجر ونرجع في وقت الهجير عند اشتداد حر الظهيرة
وتركنا الاستراحة كالمجاهدين — فبينما انا في فكر لاجل ظفر الاسلام وافحام اللئام فاذا بشرني
ربي بعد دعوتي بموته الى خمسة عشر شهرا من يوم خاتمة البحث فاستيقظت وكنت من المطمئنين
ثم جئناه واجتمعت الحلقة وحضر الخاص والعام واحضرت الدواة والاقلام فما لبثت ان قررت وابديت
من كل ما اخبرت من ربي كالرباب واملينه في الكتاب ثم ارتحلت من ارض بني وحسبت ذلك البحث افضل قربى
وحسبت ذلك النبأ نعمة من نعم رب العالمين — فتفكروا اعافاكم الله ولا تعجلوا في تكفيري ولا تسبوا ولا تقفوا
ان كنتم في شك فانتظروا هذه الانباء المذكورة فانها معيار لصدقي وكذبي فان لم تنتهوا فقد تمت عليكم حجة الله
وحجتي ولن تضروني شيئا وستسئلون عند مالك يوم الدين وان تتوبوا وتتقوا فالله لا يضيع اجر المحسنين